دکن لا رپورٹ

جلد (۱۵) بابتہ سنہ ۱۳۳۴ف

فہرست سالانہ

حصہ سوم

مالگزاری

باہتمام

پی انبا داس راو وکیل ہائیکورٹ

دکن لا رپورٹ پریس جام باغ حیدرآباد میں طبع ہوئی

دکن لار پورٹ

فہرست سالانہ بلحاظ حروف تہجی حصہ مالگزاری بابتہ سنہ ۱۳۳۴ ف

اسماء فریقین	صفحہ	اسماء فریقین	صفحہ
(الف)		(پ)	
اپاراؤ بنام انندراؤ	۴۳	پانڈورنگ وغیرہ بنام گوداوبائی	۸۰
آتمارام وغیرہ " سرکار عالی	۵۰	پدم ملیا " گنگدم پدیار اجیگا وغیرہ	۶۲
امرچند " سندرابائی	۷۴	پرمال پرراؤ " ترل راؤ	۲۷
ایڑلہ آتپا " سرکار عالی	۸۹	پرسہ سیتارام راؤ " سرکار عالی	۴۶
ایشونتا " ستنکر وغیرہ	۵۹	تملی نلی رنگا ریڈی " "	۳۹
(ب)		ٹکا ونداپا " منلسہ ویلیپا وغیرہ	۴۳
بندہ علی بنام سرکار عالی	۲۹	(ج)	
بھاؤراؤ " مادھوراؤ	۸۷	چن لبیپا وغیرہ بنام سرکار عالی	۶۷
بہیروجی " رکمابائی	۶۹	(ح)	
بھگونت " سرکار عالی	۷۲	حسینی پٹیل بنام پیرپا	۲۴
بھیما شنکر " رام دیو	۷۹	(د)	
بھیمراؤ " گوبند راؤ	۴۴	دترام بنام الیاجی	۳۰

درگاداس بنام سرکار عالی	۳۷
دھوبچند " نرسیا	۱۱
(ر)	
راجہ صاحب باپابیان وغیرہ بنام سرکار عالی	۵۴
رانی رامیشرما بنام لنگاریڈی وغیرہ	۹۵
رحیم خاں " سرکار عالی	۵۵
(س)	
سدو بنام سکھارام	۴۷
سکوبائی " جیجا	۲۵
سکھارام " سرکار عالی	۵۹
سنتوبا " گوبندا وغیرہ	۷۰
سید جعفر علیخاں " عبدالقادر وغیرہ	۵۷
(ش)	
شنکر راؤ بنام سرکار عالی	۶۱
شیخ بندگی وغیرہ " محمد قاسم علی	۶
شیخ محبوب " فاطمہ بی	۶۵
(ع)	
عنایت اللہ خاں بنام سردار خاں	۱
(ک)	
کرکیال وینکٹیشر راؤ بنام روپر دیرام لو	۳
کشٹیا " سرکار عالی	۹۱
کوٹم بالیا " "	۷۷
کنگنا لچھما ریڈی " "	۸۹

(گ)	
گنیش جنباجی وغیرہ بنام راجہ رام وغیرہ	۱۸
گھڑو صاحب " سرکار عالی	۴۱
(ل)	
لکشمن بنام سرکار عالی	۴۹
لچھمی نراین " نتھمل وغیرہ	۱۷
(م)	
مانک وٹھل راؤ بنام راگھویندر آنند راؤ	۳۵
ماونجی " بھوجنگا	۱۴
محمد زین الدین " سرکار عالی	۹۲
محمد سلطان وغیرہ " "	۹
محمد ہاشم " راما	۴۸
(ن)	
نرسنگراؤ " راجیسر راؤ	۵۳
(و)	
وینکٹ ترمل راؤ بنام سرکار عالی	۲۰
وینکٹیش نرسہواں " "	۹۸
ویدیا کنڈبا " "	۶۳

مضامین	صفحہ
(الف)	
اثر ادخال رقم مالگزاری ۔	۳۰
اثر غلطی نقشہ قابض پر	۷۰
اثر پٹہ داری بہ نمبر مشتبہ	۳۰
اثر دیرینہ کارگذاری کا	۴۶
اثر زر مالگزاری غیر پٹہ دار سے وصول کرنیکا	۸۰
اثر شکم تالاب میں باؤلی تیار کرنے کا ۔	۶۱
اثر عدم اندراج رقم درکردی وکھاتہ	۳۷
اثر عدم حضوری فریق کے فیصلہ کئے جانیکا	۴۳
اثر متعدد خواہشمند پیدا ہونیکا قبل از پٹہ ہونے کے ۔	۸۹
اثر نابالغ پر بافعال ولی نابالغ ۔	۴۴
اثر نگرانی نامنظور ہونیکا	۸۷
اثر نمبرات کو پانی نہ پہونچنے کا ۔	۳۹
اثر ہراج سہ بارہ ختم کئے جانے کا ۔	۱۴
اجماع رقم مالگزاری کی دلیل قبضہ نہونا ۔	۳۰
اختیار رجوع ۔	۶
اختیار سررشتہ مال کا ۔	۶
اختیار سماعت ۔	۱۱
اختیار سماعت صیغۂ مال وعدالت ۔	۱۴
ادائی زر مالگزاری کی وجہ سے پٹہ دار کی	

مضامین	صفحہ
حیثیت پیدا نہ ہونا ۔	۵۴
ادائی قرضہ ۔	۵۵
ادائی رقم کی بابتہ شہادت لسانی	۵۵
اراضی انعام کی تاحیات بحالی ۔	۶۷
اراضی انعام سیت سندی	۶۲
اراضی لاوارثی ۔	۵۰
از دیاد سزا کا عدم جواز بر طبق اپیل ۔	۹۸
اشتراک خاندان کا عذر ۔	۶۹
اشتہار کے بعد ہراج ۔	۷۷
احکام حاصل کرنے کا عدم جواز بر بناء درخواست سرسری ۔	۸۷
احکام محکمۂ کروڑگیری کی خلاف ورزی ۔	۷۲
اصل دار کو نوٹس بغرض تقرر دو سرے گماشتہ کے نسبت دیدینا ۔	۴۹
افعال ولی نابالغ کا اثر نابالغ پر ۔	۴۴
انتظام کاشت یکسالہ ۔	۵۰
انتقال کے بعد اوس کے نام حصہ کیا جانا جو شریک شکمیدار ہو ۔	۶۵
اندراج دہی ۔	۶۷
ایکسالہ کاشت کا انتظام ۔	۵۰
(ب)	
باغات کا دہارہ ۔	۶۱

باؤلی کھودنا۔	۶۱
باؤلی میں پانی نہ ہونے سے معافی کی استدعا	۲۰
باؤلی وتالاب مشترک۔	۹۱
بحالی انعام اراضی بشرط تاحیات	۶۷
بصیغہ مرافعہ سزا میں زیادتی کرنا۔	۹۸
بعد انتقال حصہ داوس کا نام شریک شکمیداری	۶۵
بغیر ثبوت حقیت کے سند دینے سے انکار	۲۲
بلا تحقیقات گماشتہ مقدم کو توالی کو علیحدہ کرنا	۴۹
بنجرائی۔	۹۲
بنجرائی کب وصول کیجا سکتی ہے۔	۹۲
بنجرائی کے وصولی کا عدم جواز۔	۹۲
بندوبست سے ایا کٹ مساوی طور پر قائم کرنا۔	۹۵
بیعنامہ کی بناء پر قبضہ۔	۵۴
بیوہ خاندان مشترکہ کا حق۔	۲۵
بیوہ کے نام پٹہ ہونا	۵۳
(پ)	
پانی لینے کا عمل درآمد۔	۹۵
پانی لینے میں رعایائے مقطعہ وخالصہ کے حقوق کب مساوی ہوتے ہیں۔	۹۵
پٹواری کا زاید رقم وصول کرنا۔	۷۹
پٹواری کا زاید رقم وصول کرنا ثابت ہونے کا اثر۔	۷۹

پٹواری کی غفلت۔	۳۷
پٹواری گری کی سند۔	۴۶
پٹہ۔	۴۷
پٹہ اراضی۔	۲۷و۶۷
پٹہ بیوہ کے نام کیا جانا ذیل خاندان منقسمہ	۵۳
پٹہ پٹواری گری۔	۳۵
پٹہ پٹواری گری بنام وارث قریب کئے جانیکا لزوم۔	۳۵
پٹہ دار کے مقابلہ میں دعوے نقصان کاشت کا منجانب غیر پٹہ دار ہونا۔	۱۴
....	
پٹہ دار کی رضامندی۔	۶۵
پٹہ دار کی حیثیت پیدا نہ ہونا محض رقم مالگزاری داخل کرنے سے۔	۴
پٹہ دار وارث کا قائمقام ہونا بمقابلہ شخص غیر۔	۴
پٹہ دار وقولدار کے مراعات میں فرق۔	۸۹
پٹہ داری نمبر مشتبہ کا اثر۔	۳۰
پٹہ زمین گڑہی۔	۲۷
پٹہ کئے جانے کا جواز بنام وارث قریب	۳۵
پٹہ مقدم مالی۔	۳۳
پٹہ ہونے کے پہلے متعدد خواہشمند پیدا ہونے کا اثر۔	۸۹

پٹیل پٹواری کی رپورٹ نہ دینے کے صلہ میں نقصان کے وصولی کا حکم۔	۵۰
پٹیل پٹواری موضع کی شکایت۔	۵۹
(ت)	
تاحیات کی شرط لگائی نہ جانا۔	۶۳
تالاب کے تحت نمبرات۔	۳۹
تالاب میں پانی نہ ہونا۔	۳۹
تاوان۔	۷۲
تحقیقات کے بغیر مقدمہ کو توالی کو علیحدہ کرنا۔	۴۹
تحقیقات کے نسبت ضلع کا اختیار	۵۷
تجویز کا جواز مال کی حد تک۔	۶۹
تری کی رقم کب معاف کیجاسکتی ہے	۳۹
تقرر گماشتہ۔	۴۸
تقسیم کے قابل وطن۔	۸۵
تقسیم وطن کا امکان۔	۸۵
تکمیل نیلام کے بعد تنسیخ ہراج کا عدم جواز	۴۱
(ج)	
جاگیردار کے مظالم۔	۵۷
جمعبندی میں رعایت کا جواز۔	۹۱
جواز معافی رقم بوجہ عدم میسری آب۔	۳۹
(چ)	
چوپڑی ہی۔	۳۷
چوپڑی ہی میں اندراج رقم کا لزوم۔	۳۷
(ح)	
حصہ۔	۱
حصہ دار قدیم۔	۱
حصہ دار کا اپنا حق حصہ منتقل کر دینا۔	۲۵
حضوری فریق کے بغیر فیصلہ کئے جانیکا عدم جواز۔	۴۳
حق مرجح ہونا بھانجہ کو بمقابلہ بھائی کے خاندان منقسمہ میں۔	۵۳
حق وراثت نہ ہونا وارث بعید کو بمقابلہ وارث قریب کے۔	۳۵
حقوق قولدار۔	۸۹
حقوق مقطعہ دار متعلق حصول آب۔	۹۵
حقوق نابالغ کب قائم رہ سکتے ہیں۔	۴۴
حقیت کے ثبوت کے بغیر سند دینے سے انکار	۲۲
حکم قطعی ہوجانے کے بعد مکرر ایک ہی ارسال مرتب کرنے کا حکم۔	۴۷
حکم نسبت وصولی نقصان بر بناء عدم رپورٹ پٹیل وپٹواری۔	۵۰
(خ)	
خاندان مشترکہ۔	۲۵
خاندان مشترکہ میں بیوہ کا حق۔	۲۵
خاندان منقسمہ کی دلیل۔	۵۳

خاندان منقسمہ میں بھانجہ کو بمقابلہ بھائی کے ترجیح دینا۔	۵۳
خدمت پٹواری گری۔	۴۶
خلاف حکم رقم برآئندہ بجائے ایک ثلث وصول کرنے کے سالم وصول کرنا۔	۵۹
خلاف مصلحت گماشتہ رکھنا۔	۱۸
خلاف وزیری احکام کروڑگیری	۷۲
خواندہ شخص کا تقرر کرنا۔	۴۸
(د)	
درخواست سرسری پر احکام حاصل کرنیکا عدم جواز۔	۸۷
دستاویز بیعنامہ وساگولی پتر۔	۱۱
دست اندازی کے قابل مقدمہ نہ ہونا۔	۵۵
دعوائے۔	۱۴
دعوائے بربناء معاہدہ۔	۲
دعوائے شکمی۔	۵۴
دعوائے محاصل رفع مزاحمت منجانب مدعی بمقابلہ پٹہ داران قابض۔	۵۱
دعوائے نقصان کاشت کا منجانب غیر پٹہ دار بمقابلہ پٹہ دار	
دلیل خاندان منقسمہ۔	۵۳
دوامی قول میں معافی نہ ہونیکی شرط۔	۲۰
دوبارہ ہراج کرکے تکملہ کا حکم دیا جانا اور اوسکی ناجوازی	۷۷
دوہارہ باغات۔	۲۱
دیرینہ کارگزاری کا اثر۔	۴۶
(ڈ)	
ڈگری عدالتی۔	۳۳
ڈگری عدالتی کی پابندی۔	۳۴
(ر)	
راضینامہ۔	۶
راضینامہ دہندہ۔	۶
رجوع از راضی نامہ	۶
رضامندی پٹہ دار۔	۶۵
رقبہ قابل بنجرائی۔	۹۲
رقم تری۔	۳۹
رقم زائد کا وصول کرنا اور اوس کا اثر۔	۷۹
رقم کے اندراج کا لزوم دہ چوپڑی ہی۔	۲۷
رقم کے معافی کا جواز بوجہ عدم سیری آب۔	۳۹
رقم مالگزاری کے ادخال کا اثر۔	۳۰
رقم مالگزاری کی ادائی سے مالک اراضی متصور نہ ہونا۔	۴
رقم محاصل جو سنین ماضیہ میں لیگئی ہو اوس کے لینے سے انکار کرنا۔	۱۷
(ز)	
زر مالگزاری غیر پٹہ دار سے وصول کرنے کا اثر۔	۸۰
زیادتی سزا کا عدم جواز برطبق اپیل۔	۹۸

(س)	
سررشتۂ مال پر عدالتی فیصلہ کی پابندی	۴۷
سررشتۂ مال کا اختیار۔	۶
سند پٹواری گری۔	۴۲
۱۳۱۳ف میں موضع اور مزروعہ کا علیحدہ علیحدہ ارسال مرتب کرنیکا حکم۔	۴۷
سہ بارہ ہراج ختم کئے جانیکا اثر۔	۱۴
(ش)	
شرط تاحیات ناواجب ہونا۔	۶۳
شریک نام شکمیدار۔	۶۵
شکایت رعایا نسبت گماشتہ مقدم کوتوالی	۴۹
شکایت نسبت پٹیل پٹواری موضع۔	۵۹
شکم تالاب کا ہراج۔	۷۷
شکم تالاب میں باؤلی تیار کرنے کا اثر۔	۶۱
شودر۔	۴
شودر کا قائمقام برہمن ہونے کا عدم جواز	۴
شودروں میں متبنے اور صلبی بیٹے کا حصہ	۸۵
شہادت کا موقعہ دیا جانا۔	۶۷
(ص)	
صدرالمہام بہادر کے اختیارات بصیغۂ نگرانی۔	۵۷
صلبی بیٹے اور متبنے کا حصہ شودروں میں	۸۵

(ع)	
عدالتی ڈگری۔	۳۴
عدالتی ڈگری کی پابندی	۳۳
عدالتی فیصلہ۔	۴۷
عدالتی فیصلہ کی پابندی سررشتۂ مال پر	۴۷
عذر اشتراک خاندان۔	۶۹
عدم ادخال بیعنامہ۔	۵۴
عدم اثبات قبضہ دیرینہ۔	۵۴
عدم ثبوت حقیت کی وجہ سند دینے سے انکار۔	۲۲
عدم جواز بیدخلی بوجہ غلطی نقشہ۔	۲۰
عدم جواز تنسیخ نیلام بعد تکمیل نیلام۔	۱۴
عدم جواز زیادتی سزا بصیغۂ مرافعہ مال	۹۸
عدم جواز حصول احکام بربناء درخواست سرسری	۸۷
عدم جواز حکم بادخال رقم مشتری۔	۱۷
عدم جواز خلاف حکم نسبت وصول رقم برآئندہ بجائے ایک ثلث کے سالم وصول کرنا۔	۵۹
عدم جواز عطائے سند پٹواری گری بوجہ غیر وطندار ہونے کے۔	۴۶
عدم جواز قائمقامی شودر برہمن ہونیسے	۴
عدم حاضری موضع کی وجہ سے منصرم کوتوالی پٹیل کی شکایت۔	۹
عدم لزوم ہراج دوبارہ بازدیاد رقم ہراج	۷۷

عدم معافی کی شرط قول دوامی میں ہوتو معافی نہیں دیجاسکتی۔	۲۰
عمل یکسالہ۔	۳۹
(غ)	
غفلت پٹواری کی۔	۳۷
غفلت ولی کا اثر نابالغ پر۔	۴۴
غلطی نقشہ۔	۷۰
غیر وطندار۔	۴۲
غیر وطندار کو عطائے سند پٹواری گری کا عدم جواز۔	۴۶
(ف)	
فرزند اکبر کے نام منظوری پٹہ کا جواز۔	۳۳
فرزند اکبر کے نام وراثت کی منظوری۔	۱
فریق ثانی کو یکطرفہ حکم دیا جانا۔	۲۲
فیصلہ۔	۲۹و۴۳
فیصلہ بغیر حضوری فریق۔	۴۳
فیصلہ عدالتی۔	۷۴
فیصلہ کا عدم جواز بوجہ غیر حاضری مرافع۔	۲۹
(ق)	
قابض کی بیدخلی کا عدم جواز بوجہ غلطی نقشہ	۷۰
قائمقام ہونا پٹہ دار وارث کا بمقابلہ شخص غیر۔	۴
قبضہ۔	۵۴
قبضہ بربناد بیعنامہ۔	۵۴
قبضہ ناجائز۔	۵۴
قبضہ دیرینہ کا اثر اراضی انعام سیت سندی میں	۶۲
قدیم حصہ دار۔	۱
قدیم حصہ قائم رکھنے کا جواز۔	۱
قدیم قابض کو بیدخل کرکے سیت سندی کو نہ دیا جانا۔	۶۲
قرضہ۔	۵۵
قولدار و پٹہ دار کے مراعات میں فرق۔	۸۹
قولدار کے حقوق۔	۸۹
قول دوامی میں معافی نہ ہونیکی شرط۔	۲۰
قول کے مدت پر رعایت کا عدم جواز۔	۸۹
قیاس متعلقہ اندراج دہی۔	۲۷۰
(ک)	
کمردی کھاتہ میں رقم کا اندراج نہ ہونا اور راہن کا اثر۔	۳۷
کوتوالی مثیل منصرم کی شکایت بوجہ عدم حاضری موضع۔	۹
کمیشن کے ذریعہ کاغذات کی جانچ کا عدم جواز۔	۸۰
کمی یکسالہ کا عمل۔	۳۹
(گ)	
گڑہی۔	۲۷

گڑھی کے زمین کا پٹہ ۔	۲۷
گشتی نشان ۲۴ سنہ ۲۰ف ۔	۶
گماشتہ ۔	۱۸
....	
....	
گماشتہ کا تقرر ۔	۴۸
گماشتہ کے نسبت اصلدار کو بغرض تقرر شخص دیگر نوٹس کا دیا جانا ۔	۴۹
گماشتہ مردم آزار ہو تو خدمت پر رکھنا خلاف مصلحت ہونا ۔	۱۸
(ل)	
لزوم ہراج پٹہ ۔	۸۹
لاوارث پٹہ ۔	۵۴
لاوارثی اراضی ۔	۵۰
(م)	
مالکٹ اراضی متصور نہ ہونا محض رقم مالگزاری داخل کرنے سے ۔	۴
مال کی حد تک تجویز کا جواز ۔	۶۹
مالی پٹیل کی ذمہ داری وصول رقم میں ۔	۷۹
مرافعہ کی غیر حاضری میں فیصلہ کا عدم جواز ۔	۲۹
مرافعہ ۔	۹۸
مردم آزاری ۔	۱۸
مشترکہ ذریعہ آبرسانی ۔	۹۱

مشتری کے نام اجماع رقم کا حکم ۔	۱۷
محکمہ مال فیصلہ عدالتی کے خلاف تجویز کرنے کا مقتدر نہ ہونا ۔	۴۷
مظالم جاگیردار ۔	۵۷
معافی رقم تری ۔	۳۹
معافی کی استدعا باؤلی میں پانی نہ ہونے سے ۔	۲۰
معافی کی نامنظوری ۔	۲۰
معافی نہ ہونیکی شرط قول دوامی میں	۲۰
معاملہ ۔	۴۱
معاہدہ کی بنا پر دعویٰ ۔	۶
معطلی پٹواری بوجہ عدم اندراج رقوم درج کردہ دکھاتہ ۔	۳۷
مقدمہ قابل سماعت نہ ہونا بصیغہ مال	۵۵
مقطعہ دار کے حقوق پانی لینے کے متعلق ۔	۹۵
منظوری وراثت بنام فرزند اکبر ۔	۱
منقسمہ خاندان میں بھانجہ کو ترجیح دینا بمقابلہ بھائی کے ۔	۵۳
(ن)	
نابالغ پر اثر بوجہ غفلت ولی ۔	۴۴
ناجوازہی ۔	۱۷ و ۲۲
ناخوانندہ گماشتہ کا تقرر نہ ہونا ۔	۴۸
ناقابل دست اندازی مقدمہ ۔	۵۵
نان ونفقہ ۔	۲۵

نقد رقم ایصال کرنا۔	٦٢
....	
نقشہ میں غلطی ہونے سے قابض پر اثر۔	٧٠
نگرانی نامنظور ہونے کا اثر۔	٨٧
نمبرات تحت تالاب۔	٣٩
نمبرات کو پانی نہ پہونچنے کا اثر۔	٣٩
نیک نیتی۔	٧٢
نیلام شکم تالاب۔	٧٧
(و)	
وارث بعید۔	٣٥
وارث بعید کو بمقابلہ وارث قریب کے حق وراثت ہونا۔	٣٥
وارث پٹہ دار کا قائمقام ہونا کہ شخص غیر کا۔	٤
وارث قریب کے نام پٹہ کئے جانیکا جواز۔	٣٥
وارث قریب کے نام بمقابلہ وارث بعید پٹہ پٹواری گری کئے جانیکا لزوم۔	٣٥

وجہ علیحدگی۔	٩
وراثت۔ ١٤ ٣ ٥	٦٧
وراثت کی منظوری بنام فرزند اکبر۔	١
وصول رقم میں مالی پٹیل کی ذمہ داری۔	٧٩
وطندار کے فوت ہونے کے بعد زوجہ کے نام وطن صین حیاتی بحال کرنا۔	٦٣
وطن قابل تقسیم۔	٨٥
وطن کی تقسیم آنہ داری سے ہونا۔	٨٥
ولی نابالغ۔	٤٤
(ھ)	
ہراج۔	١٤
ہراج پٹہ کا لزوم۔	٨٩
ہراج حق مقابضت۔	٥٤
ہراج سہ بارہ ختم ہونے کا اثر۔	١٤
ہراج شکم تالاب	٧٧

دکن لا رپورٹ

جلد پانزدہم حصۂ مالگزاری بابتہ سنہ ۱۳۳۴ ف

صیغۂ مرافعہ مال

عنایت اللہ خاں مرافع

بنام

سرداد خاں وغیرہ .... مرافعہ علیہم

حصہ۔ حصہ دار قدیم۔ قدیم حصہ قائم رکھنے کا جواز۔ وراثت۔ منظوری وراثت بنام فرزند اکبر۔

الف چند مواضعات کا مالی وکوتوالی پٹیل تھا۔ اوس نے اپنے بھائی (ج) کے نام کوتوالی پٹیلی منتقل کی۔ الف کا انتقال ہوا (ب) اوس کا بیٹا اپنے چچا (ج) کے ساتھ رہتا تھا۔ من بعد (ج) کا انتقال ہوا (ج) کو (۶) لڑکے تھے اور (ب) اپنی بیوی اور ایک نابالغ لڑکے کو چھوڑ کر فوت ہوا۔

بعد وفات (ج) کے چھ ۶ فرزندان وراثت کے دعویدار ہوئے جس میں بیوہ نے یہ عذر داری کی کہ اوس کو ثلث حصہ کا حق ہے تحصیل نے مذدوارہ کے موافق رائے دی۔ لیکن ڈیوٹری نے اوس سے اختلاف کیا اور تجویز کی کہ کارروائی وراثت میں بڑے بیٹے کے نام پٹیلی ہوگی۔ اور بقیہ کا نام شکمی میں قائم رہے ضلع نے بھی یہی تجویز بحال رکھی۔ مجلس معتمدی مال سے یہ

بنا راضی فیصلہ محکمۂ اول تعلقداری ضلع عادل آباد مورخہ ۱۰ امر تیر سنہ ۱۳۳۰ ف نمبر مثل انگریز مرافعہ ناشنکور ہے۔

عنایت اللہ خاں
بنام
سردار خاں

تجویز ہوئی کہ جو حصہ مرافع کا قدیم سے ہے اوس میں رد و بدل نہیں کیا جاسکتا۔

وراثت کی حدتک منظوری دیجاتی ہے۔ حصہ دار قدیم کی حالت حسب سابق قائم رہے گی۔

عنایت اللہ خاں منتقل کنندہ — موسیٰ خاں منتقل الیہ

قدرت اللہ خاں — سردار خاں وغیرہ چھ اسم (مرافعہ علیہم)

عنایت اللہ خاں نابالغ (مرافع)

واقعات یہ ہیں کہ مواضع مندرجہ حاشیہ کی وطنداری مالی دکوترالی عنایت اللہ خاں کے نام تھی۔ } موضع نلوائی[1] ۔ موضع کمیاتن پلی[2] ۔ مامڑہ[3] ۔ کمل پیٹھ[4] ہدوپلی[5] بے چراغ۔

۱۲۹۶ف میں عنایت اللہ خاں نے اپنے پانچوں مواضعات کی کوترالی پٹیلی اپنے بھائی موسےٰ خاں کے نام منتقل کی اور مالی پٹیلی اپنے نام رکھا۔ کوترالی پٹیلی موسیٰ خاں کے نام رہی قدرت اللہ خاں فرزند عنایت اللہ خاں اپنے چچا کے پاس رہا۔ قدرت اللہ خاں کا بھی انتقال ہوگیا۔ اس کے بعد موسیٰ خاں بھی ۱۳۲۶ف میں انتقال کرگئے

موسیٰ خاں کے (چھ لڑکے) وراثت کے دعویدار ہوکر پٹیلی اپنے بڑے بھائی سردار خاں کے نام ہونے اور تکمیداری میں اپنا نام رہنے کی خواہش ظاہر کی۔

قدرت اللہ خاں کی بیوہ اور اوس کا لڑکا نابالغ (عنایت اللہ خاں نابالغ) عذردار ہوئے کہ یہ وطن میرے دادا اور خسر کا مکسوبہ ہے۔ اونہوں نے برادرانہ شفقت سے اپنے بھائی موسیٰ خاں کے نام منتقل کردی تھی۔ میرے والد تاحیات اپنے چچا کے پاس ہی رہے۔ بیوہ نے اپنا بیان کمیشن کے ذریعہ قلمبند کرائی کہ اب یہ لوگ خبرگیری نہیں کررہے ہیں۔ اور موسیٰ خاں خبرگیری کرتے تھے اور اپنے بھائی کا دیا ہوا وطن خیال کرکے انکی ثلث حصہ بھی دیتے تھے۔ اب یہ لوگ انکار کررہے ہیں۔ ہماری حصہ داری بھی شریک کیجائے۔

تحصیلدار صاحب وقت (مولوی عبدالخالق صاحب) نے بعد قلمبندی شہادت یہ رائے ظاہر کی کہ عذردار کو بھی حصہ وطن ملنا چاہئے۔ اور اون کا حق اس وطن پر ہے پانچ مواضع نلوائی[1] ۔ مامڑہ[2] ۔ ہدوپلی[3] ۔ کمل پیٹھ[4] کمیاتن پلی کے منجملہ تین مواضع نمبر ۱ تا ۳ دعویداروں کے نام اور نمبر ۴ و ۵ عذرداروں کے نام کئے جائیں تو مناسب ہے

عنایت اللہ خاں بنام سردار خاں

جب یہ کارروائی ڈویژن میں گئی تو سوم تعلقدار صاحب وقت (مولوی کمال الدین صاحب) نے بخلاف رائے متذکرۂ بالا یہ استدلال کرکے کہ کارروائی درانت ہے یہ تجویز کی کہ حب متوفی کے چھ لڑکے ہیں اور متوفی بلا شرکت غیرے قابض وطن رہا ہے تو متوفی کی وراثت اوس کے بڑے بیٹے سردار خاں کے نام منظور کیجاتی ہے - ابقیہ پانچ بھائیاں تکمیدار رہیں گے - عذر دار اگر حصہ پاتا تھا تو پائیگا ورنہ نہیں تو نہیں -

تجویز متذکرہ بالا کی ناراضی سے عنایت اللہ خاں (نابالغ) نے ضلع میں مرافعہ پیش کیا تعلقدار صاحب ضلع نے فیصلہ کیا کہ عنایت اللہ خاں نابالغ جو اپنے ماموں عبد القادر کے ذریعہ اور ہمراہی میں پیروی کر رہا ہے - اپنے حصہ داری کا کوئی ثبوت پیش نہ کر سکا - اگر آئندہ اوس کو کوئی دعوے ہو تو باضابطہ چارہ کار اختیار کر سکتا ہے - کارروائی وراثت جسقدر اور جو کچھ ہوئی وہ صحیح اور غیر قابل دست اندازی ہے - لہذا مرافعہ نامنظور فیصلہ ڈویژن بحال عنایت اللہ خاں نے ضلع کے فیصلہ کی ناراضی سے صوبہ داری میں مرافعہ پیش کیا - صوبہ داری سے ابھی تصفیہ ہونے پایا تھا کہ صوبہ داری تخفیف ہوگئی - مثل صوبہ داری بغرض تصفیہ محکمۂ ہذا میں منتقل ہوئی ہے -

حکم جناب صدر المہام بہادر مال -

تمہید مثل پیش ہوئی - فریقین باوجود اطلاعیابی کے غیر حاضر ہیں -

مرافع کا یہ عذر کہ صاحب ضلع نے خلاف رودادِ مثل اس کے حصہ داری سے بھی انکار فرمایا ہے درست ہے جو حصہ مرافع کا قدیم سے قائم ہے - اوس میں کوئی ردوبدل نہیں ہو سکتا - صرف وراثت موسی خاں کے حد تک موسیٰ خاں کے فرزندوں کے نام حسب رائے ڈیویژن وراثت منظور کیجانی چاہیے حصہ دار قدیم کی حالت حسب قدیم قائم رہے گی -

لہذا تجویز ہوئی کہ

مرافعہ ترمیماً حسب صراحت صدر منظور -

صیغۂ نگرانی مال

کڑکیال وینکٹیشر راؤ ... نگرانی خواہ

بنام

روپر ویرا ملو ... نگرانی علیہ بوکالت رامچندر راؤ صاحب وکیل -

نگرانی بناراضی تجویز مولوی سید احمد صاحب قادری اول تعلقدار ضلع مورخہ ۱۵ اردی بہشت ۱۳۳۲ ف شعر اینکہ مرافعہ نامنظور

کڑکیال گوپال راؤ
بنام
ادیپو ویرالمو

وراثت ۔ وراثت پٹہ دار کا اوس کا قائم مقام ہونا نکہ شخص غیر۔ شودر ۔ شودر کا قائم مقام برہمن ہونے کا عدم جواز۔ پٹہ دار کی حیثیت پیدا نہ ہونا محض رقم مالگزاری داخل کرنے سے ۔ مالک اراضی متصور نہ ہونا محض رقم مالگزاری داخل کرنے سے ۔

تجویز ہوئی کہ :۔

(۱) پٹہ دار کے وفات کے بعد اوس کا وارث قائم مقام ہوگا نکہ غیر شخص ۔

(۲) شودر کا قائم مقام برہمن نہیں ہوسکتا ۔

(۳) اگر کوئی شخص محض رقم محاصل ادا کرے تو وہ پٹہ دار یا مالک اراضی متصور نہیں ہوسکتا ۔ اور نہ اوس کو وراثت میں کوئی حق پٹہ دیا جاسکتا ہے ۔

واقعات یہ ہیں کہ مقدم پٹواری موضع پرکال نے مسماۃ رام لنگما زوجہ کونڈیا پٹہ دارہ سروے نمبرات ۶۱۹ و ۶۲۹ و ۱۴/۷ و ۱۵/۷ / ۱-۲-۱ و ۳۴۱ و ۳۲۲ و ۸۳۷ و ۸۳۸ موازی ۲۱ ایکر ۱۱ گنٹے محاصلی ما ... موقوعہ موضع پرکال تعلقہ پرکال کی فوتی کی رپورٹ ۱۳۲۷ف میں دی ۔ بربنا رپورٹ دیہی تحصیل سے ترتیب و ترسیل تختہ وراثت کا حکم مقدم پٹواری کو دیا گیا ۔ بتاریخ ۲۴ ر تیر ۱۳۲۷ف مسمی ردیپو ویرالمو نگرانی علیہ رجوع ہوکر خواہان وراثت ہوا ۔ دفتر دیہی سے جو تختہ وصول ہوا ہے ۔ اوس میں یہ شرح درج ہے ۔ کہ ویرالمو اپنے کو متوفیہ کے بہن کا لڑکا اور متبنی فرزند متوفیہ بیان کرتا ہے ۔ لیکن ہمارے پاس کسی قسم کا ثبوت نہیں ہے ۔ بتاریخ ۲۴ ر آبان ۱۳۲۷ف مسمی کڑکیال گوپال راؤ پدر نگرانی خواہ بحیثیت قابض نمبرات عذر دار ہوا کہ بعد تحقیقات اوس کے نام پٹہ کیا جائے ۔

تحصیلدار صاحب نے تحقیقات آغاز کی مگر عدم پیروی کی وجہ سے ۱۱ ر امرداد ۱۳۲۸ف کو مقدمہ خارج کر دیا ۔ مگر من بعد بربنا درخواست کڑکیال گوپال راؤ پدر نگرانی خواہ تحصیلدار صاحب نے یہ تجویز کی کہ جبکہ دس سال سے کڑکیال گوپال راؤ رقم سرکاری ادا کر رہا ہے تو پٹہ اوسی کے نام کر دیا جائے چنانچہ حسبہ احکام اجراء کئے گئے اور ۱۳۲۹ف کی جمعبندی میں پٹہ کا عمل بھی ہوچکا ۔ بتاریخ ۱۲ ر تیر ۱۳۲۹ف مسمی ویرالمو نگرانی علیہ نے ضلع میں درخواست پیش کی کہ میری والدہ مرنے کے بعد گوپال راؤ نے زمینات پر قبضہ کر لیا ہے ۔ میری زمینات مجھے دلائی جائیں ۔ ضلع سے اصل درخواست بغرض تصفیہ ڈویژن میں بھیجدی گئی تو ڈویژن افسر صاحب نے تحصیل سے کیفیت دریافت کی ۔ چنانچہ تحصیلدار صاحب نے واقعات کا اظہار کر دیا ۔ مگر ڈویژن نے کارروائی تحصیل کو خارج الاقتدار تحریر کر کے تنسیخ تجویز تحصیل کے لئے ضلع کو لکھا ۔ جہاں سے کارروائی کالعدم کیجا کر پابندی

کڑکیال ونکٹیشر راؤ
بنام
رو پرو مایلو

ضابطہ عمل کرنے کا حکم دیا گیا۔

تحصیلدار صاحب نے حسب ایمائے ضلع مکرر تحقیقات کرکے یہ تجویز کی کہ اوپل کنٹہ یا ستونی پٹہ دار کا ویرا ملو متبنٰی فرزند اور وارث ہے۔ لہذا اوسی کے نام پٹہ کی منظوری دیجانی مناسب ہے۔ جب کارروائی ڈویژن میں پیش ہوئی تو ڈویژن افسر صاحب نے بھی بعد دریافت حسب رائے تحصیل عہدیدار ویرا ملو کے نام منظوری دیدی۔ فیصلہ ڈویژن کی ناراضی سے کڑکیال ونکٹیشر راؤ ولد گوپال راؤ نے ضلع میں اپیل کیا تو صاحب ضلع نے یہ فیصلہ کیا کہ یہ کارروائی وراثت پٹہ کے نسبت ہے۔ اس میں قبضہ کا دعوے اور بحث بالکل غیر متعلق ہے اور بمقابل وارث شاستری تو الفض کے نام پٹہ کیا جاتا کسی طرح صحیح ہو نہیں سکتا۔ اور نہ منظوری وراثت سے قبضہ کو کوئی تعلق ہے۔ بلحاظ اس کے تحت سے جو تجویز صادر ہوئی ہے۔ وہ ناقابل دست اندازی ہے۔ لہذا مرافعہ نامنظور اور تجویز تحت بحال رہے۔ فیصلہ ضلع کی ناراضی سے کڑکیال ونکٹیشر راؤ نے محکمۂ ہذا میں درخواست نگرانی پیش کی ہے۔

حکم جناب صدر المہام بہادر مال۔

تمہید مثل پیش ہوئی۔ وکلاء صاحبان فریقین کی بحث سماعت کی گئی۔ یہ ایک عجیب کارروائی ہے۔ رام لنگما پٹہ دارہ تھی وہ فوت ہوئی تو اس کا وارث قائم مقام ہوگا نکہ غیر شخص۔ یہ شودر ہیں اور ان کا قائم مقام برہمن نہیں ہو سکتا۔

جبکہ جملہ حکام تحت متوفیہ کا متبنٰی اور وارث جائز اوپر ویرا ملو کو قرار دے چکے ہیں تو کوئی وجہ نہیں ہے کہ نگرانی خواہ جو ایک غیر قوم کا شخص ہے اس کے کسی عذر پر توجہ کیجائے محض یہ اپنا قبضہ اور ادائی رقم کو تبلا کر خواہان پٹہ ہے ڈویژن و ضلع میں ان کو موقع دیا گیا۔ مگر غیر حاضر۔ اگر کوئی شخص رقم محاصل ادا کرے تو وہ پٹہ دار یا مالک اراضی نہیں ہو سکتا۔ اور نہ اوس کو وراثت میں کوئی حق پٹہ دیا جا سکتا ہے۔ تحصیل نے عمال دیہہ کے اعتماد پر جو عمل پٹہ اس کے نام کر دیا۔ وہ غلطی اور عمال دیہہ کی چالاکی کو ظاہر کرتا ہے ایسے عمل سے نگرانی خواہ کو کوئی فائدہ نہیں پہونچ سکتا۔ لہذا

تجویز ہوئی کہ

نگرانی نامنظور۔ نگرانی علیہ اوپر ویرا ملو کے نام متوفیہ کے اراضیات کا پٹہ حسب رائے حکام تحت کیا جائے۔

صیغۂ نگرانی مال

شیخ بندگی نگرانی خواہ بوکالت مولوی سید نجم الدین صاحب وکیل

بنام

محمد قاسم علی نگرانی علیہ بوکالت مولوی محمد فیض الدین صاحب وکیل

راضی نامہ۔ راضی نامہ دہندہ۔ رجوع از راضی نامہ۔ اختیار رجوع گشتی نشان (۲۴) ۱۳۲۷ف۔ سررشتۂ مال کا اختیار۔ معاہدہ کے بنا پر دعوے۔

تجویز ہوئی کہ :-

(۱) حسب گشتی نشان (۲۴) ۱۳۲۷ف راضی نامہ دہندہ کو قبل عمل رجوع کا حق حاصل ہے۔

(۲) سررشتۂ مال کو یہ حق نہیں ہے کہ وہ پٹہ دار کو رجوع کرنے سے روکے۔

(۳) اگر کوئی شخص بربناء دستاویز یا معاہدہ دعویدار ہو تو اوس کو سررشتۂ مال سے کوئی تعلق نہیں ہے بلکہ عدالت سے چارہ جوئی کرنی چاہئے۔

واقعات یہ ہیں کہ مسمی شیخ بندگی نگرانی خواہ نے ڈویژن حضور آباد ضلع کریم نگر میں درخواست پیش کی کہ سائل سروے نمبرات ۴۵ و ۴۶ و ۴۷ و ۴۸ موازی ۱۹ ایکر محاصلی لعہ موقوعہ موضع ناخارم تعلقہ مہادیوپور کا پٹہ دار ہے۔ نمبرات مذکور بہ حیالہ بدت کے مبلغ بعوض مبلغ (سمہ) بعنوان بیع رہن باقبض بنام قاسم علی منقطعہ دار رجسٹری کرا دیا ہے۔ چونکہ حسب شروط مندرجہ رہن نامہ ادائے رقم کی مدت منقضی ہو چکی ہے۔ لہذا حسب معاہدہ نمبرات متذکرہ صدر کا پٹہ و قبضہ بنام قاسم علی منتقل کیا جاتا ہے استدعا ہے کہ بمنظوری راضینامہ ہذا سائل کا نام خارج اور قاسم علی کا نام شریک فرمایا جائے مسمی قاسم علی کیجانب سے قبولیت نامہ بھی پیش کر دیا گیا تو ڈویژنل افسر صاحب نے بعد تصدیق راضی نامہ اور قبولیت نامہ بغرض کارروائی ضابطہ تحصیل میں روانہ کر دیا۔ اور تحصیل سے حسب ضابطہ اشتہار جاری کیا گیا۔ مگر قبل وصول اشتہار تعمیلی منجانب شیخ بندگی درخواست پیش کی گئی کہ سائل کو بوجوہات چند عمل منتقلی سے انکار ہے۔ لہذا قاسم علی کے نام عمل دخل اور منتقلی پٹہ نہ فرمایا جائے۔ مگر تحصیلدار صاحب نے یہ تجویز کی کہ معاہدہ کی تکمیل ہونے کے بعد

بنا راضی فیصلہ اول تعلقدار صاحب ضلع کریم نگر مورخہ ۴ آبان ۱۳۳۲ف مشعر اینکہ مرافعہ نامنظور۔

شیخ بندگی بنام قاسم علی

اوس سے انکار جائز قرار نہیں دیا جاسکتا - اور رپورٹ دیہی پر حکم عمل دخل جاری کردیا - مگر ناظم صاحب جمعبندی نے فیصل ٹپی پر ورگ مبادلہ کا عمل بوجہ درخواست رجوع نامنظور کردیا - مگر من بعد بصیغہ نظر ثانی یہ تجویز کی کہ راضی نامہ دہندہ ہر وقت اختیار سے رجوع کرسکتا ہے - مگر منتقلی کے بعد اون کے وجوہ پر سررشتہ مال میں غور کیا جاسکتا ہے - معائنہ مثل سے ظاہر ہے کہ ایک مجرد درخواست ذریعہ پٹہ معمولی منتقل کنندہ کے جانب سے وصول ہونا پایا جاتا ہے - اوس کی تصدیق منتقل کنندہ نے نہیں کی ہے اور نہ کوئی وجوہ درج درخواست ہوئے ہیں - جن پر غور کیا جاسکے - لہذا تجویز ثانی منظور - ورگ مبادلہ کا عمل کردیا جائے -

تجویز ڈویژن کی ناراضی سے شیخ بندگی نے ضلع میں مرافعہ کیا تو صاحب ضلع نے یہ فیصلہ کیا کہ بروئے گشتی نشان (۲۴) بابتہ ۱۳۲۷ف یہ امر واقعی لایق لحاظ قرار دیا گیا ہے کہ راضی نامہ دہندہ اگر قبل عمل داخل خارج رجوع کرے تو راضی نامہ نامنظور کیا جاسکتا ہے - مگر سرکار نے جس اصول پر یہ استحقاق راضی نامہ دہندہ کو عطا فرمایا ہے - اوس کا معیار بصراحت گشتی مذکور میں ظاہر فرمادیا ہے - تحصیل سے حکم عمل دخل اجراء ہونے کے بعد خبب عمال دیہی اوس کی تعمیل نہ کردیں یعنے راضی نامہ دہندہ سے قبولیت گزار کو علی الاعلان قبضہ نہ دلائیں راضی نامہ دہندہ کو خبر نہیں ہوتی - اور ممکن ہے کہ تحصیل میں فرضی شخص پیش کیا جاکر اوس کی تصدیق کرادی گئی ہو لہذا عمل دخل کی تعمیل ہونے کے قبل راضی نامہ کی واپسی ہوسکتی ہے اس مقدمہ میں قضیہ بالکل برعکس ہے - یہاں جو کچھ بھی کارروائی داخل خارج کی ابتداء سے ہوئی ہے وہ خود راضی نامہ دہندہ کے درخواست اور دستاویز رجسٹری شدہ کے بناء پر ہوئی ہے - یعنی راضی نامہ دہندہ نے قبولیت دہندہ سے تین ہزار روپیہ قرض لیکر ۱۳۲۶ف میں نمبرات متنازعہ رہن بالقبض لکھدیا - اور نمبرات پر قبضہ بھی کرادیا - اور یہ بھی لکھدیا کہ پانچسال میں ادائی نہ ہونے کی صورت میں رہن نامہ مذکور بمنزلہ بیعنامہ متصور رہوگا - اس کے بعد راضی نامہ دہندہ نے پانچسال میں ایفائے وعدہ نہ کرنے سے حسب معاہدہ ذریعۂ درخواست یہ استدعا کی کہ علاوہ رقم قرضہ دستاویز رجسٹری شدہ اور کل دیگر مطالبات سرکاری جو واجب الادا ہیں - قبولیت دہندہ نے یہ باقی مطالبات مذکور کردی ہے - لہذا داخل خارج کا عمل کردیا جائے تو اب کسی طرح یہ شبہ باقی نہیں رہ سکتا - کہ یہ راضی نامہ فرضی یا بلا علم و مرضی راضی نامہ دہندہ پیش اور منظور ہوا - علاوہ اس کے ۱۳۲۶ف سے آجتک نمبرات مذکورہ قبولیت دہندہ کے قبضہ میں ہیں - پس کل

شیخ بندگی بنام قاسم علی

مدارج خود راضی نامہ دہندہ کے جانب سے علی الاعلان مکمل ہونے کے بعد رجوع کا عذر پیش کرنا سراسر بدنیتی اور بد دیانتی ہے۔ اور قانون و انصاف ایسے بد روشوں کو ہرگز مدد نہیں دیتا۔ اس لئے کہ قانون انصاف رسانی کے لئے وضع ہوا ہے نہ کہ بد دیانتوں کے مدد کے لئے نظر براں مرافعہ نامنظور۔

فیصلہ ضلع کی ناراضی سے منجانب شیخ بندگی درخواست نگرانی پیش ہوئی ہے۔

حکم جناب صدر المہام بہادر مال۔

تمہید

مثل پیش ہوئی وکلائے صاحبان فریقین کی بحث سماعت کی گئی۔ گشتی نشان (۴۲) ۱۳۲۷ف کے لحاظ سے راضی نامہ دہندہ کو قبل عمل رجوع کا حق حاصل ہے۔ ایسی صورت میں کسی وجہ سے کیوں نہ ہو اگر وہ راضی نامہ دینے سے رجوع کرے تو وہ مجاز رجوع ہے سررشتہ مال کو یہ حق نہیں ہے کہ وہ پٹہ دار کو راضی نامہ جو دیا تھا اس کے رجوع کرنے سے روکے۔

اگر بربنائے دستاویز یا معاہدہ کوئی دعوے طرفثانی کو ہے تو اس کا تعلق سررشتۂ مال سے نہیں ہے۔ عدالت سے چارہ جوئی کرنی چاہئے۔ اور اگر کوئی حقوق طرفثانی کو حاصل ہو چکے ہیں تو اس کا کوئی اثر رجوع راضی نامہ سے نہیں پڑ سکتا ہے۔ لہذا

تجویز ہوئی کہ

نگرانی منظور۔

سنہ ۱۳۳۲ ف
نشان مثل ۱۹۳
۸۶
مرقومہ یکم اردی بہشت ۱۳۳۳ ف

مرافعہ مال

محمد سلطان وغیرہ — مرافعان

بنام

سرکار عالی — مرافعہ علیہ

کوتوالی پٹیل منصرم کی شکایت بوجہ عدم حاضری موضع - وجہ علیحدگی -

مرافع منصرم کو توالی پٹیل ہے اسکا ہر وقت موضع میں حاضر رہنا لازم ہے

اسکی نسبت یہ شکایت کہ حاضر نہیں رہتا منصرمی سے علیحدگی کیلئے

کافی تھی -

تجویز ہوئی اس اول تعلقدار نے جو موقع دیا ہے ایک رعایت ہے

اب اور کوئی رعایت ممکن نہیں -

واقعات یہ ہیں کہ بتاریخ ۲۹ دے ۱۳۲۹ ف رعایا موضع واڑہ ہونہ تعلقہ ہنگولی نے ایک قطعہ درخواست بدیں مضمون تحصیل میں پیش کی کہ محمد سلطان ولد محمد شاہ میر منصرم کوتوالی پٹیل موضع واڑہ ہونہ جب سے کارگزار ہے اس زمانہ سے ہم رعایا تنگ ہیں یعنے ہمکو جانوروں کے داخلہ ملتے ہیں اور نہ ہم جانور فروخت کر سکتے ہیں اور نہ جانوروں کو دوسری جگہ لے جا سکتے ہیں - اگر داخلہ ملجائے تو اُس کے لیے بیحد مجبوریات پیدا ہوتے ہیں کیونکہ وہ موضع میں حاضر نہیں رہتا اور اس کے دو تین لڑکے ہیں جو ہمیشہ نشہ پیکر کبھی تو کسی کا بیل پکڑتے ہیں - کسی کی گڑبی چرا لاتے ہیں اور کسی کے کھیت میں جانور چھوڑتے ہیں - علاوہ اس کے ہمارے جانور اگر کسی نے کونڈواڑہ میں ڈالا تو ایک دو ہفتہ تک وہ چھوڑے نہیں جاتے - کیونکہ پولس پٹیل گاؤں میں نہیں رہتا - اور اگر ایک روز کے لیے آجاوے تو گالی گلوج دیا کرتے ہیں - ہم تفصیلی حالات عرض کرنے میں مجبور ہیں لہذا منصرم کوتوالی پٹیل علیحدہ کیا جاکے دوسروں کو منصرم فرمایا جائے - بربنائے درخواست مذکور تحصیلدار صاحب نے رعایا کے اظہارات وغیرہ قلمبند کر کے یہ تجویز کی کہ محمد سلطان منصرم کوتوالی پٹیل کو بامید منظوری علیحدہ کر دیا جائے اور مالی پٹیل کو بامید منظوری اجرائی کار کے لیے منصرمانہ حکم دیا جائے اور حالات کا اظہار ڈویژن میں کر کے لکھا جائے

بنا راضی تجویز اول تعلقدار ضلع پربھنی مورخہ ۲۷ بہمن ۱۳۳۱ ف سفر انیکہ مرافعہ نامنظور رہو -

محمد سلطان بنام سرکار عالی

کہ بعد وصول جواب نفس معاملہ کا تصفیہ کیا جائیگا۔

تحریک تحصیل کے جواب میں ڈویژن افسر صاحب نے یہ لکھا کہ اظہارات کو توالی پٹیل کے عدم موجودگی میں قلم بند ہوکر اسکو علیحدہ کیا گیا ہے اسکو جرح کا موقعہ نہیں دیا گیا نہ اسکا جواب قلم بند کیا گیا لہذا بالمواجہ فریقین تحقیقات کرکے رپورٹ کی جائے۔ چونکہ اس کی شکایت متعدد رعایا رنے کی ہے لہذا تا ختم تحقیقات محمد سلطان گماشتہ کو توالی پٹیل معطل رہے۔ فیصلہ ڈویژن کی ناراضی سے محمد سلطان منصرم کو توالی پٹیل نے ضلع میں اپیل دائر کیا تو صاحب ضلع نے یہ فیصلہ فرمایا کہ ڈویژن افسر صاحب نے مرافع کو بربناء شکایت رعایا رجس میں کثرت سے شاکی لوگ ہیں معطل کرکے دریافت کا حکم دیا ہے جس سے انتظاماً عدالت ڈویژن کا منشا یہی ہوسکتا ہے۔ پٹیل جو مرافع ہے اس کا دباؤ رعایا کے دلوں سے اُٹھ جائے اور وہ آزادی سے اپنی دادخواہی کرسکیں۔ اصولاً تجویز درست ہے لہذا مرافعہ نامنظور۔ تجویز تحت بحال رہے۔

تجویز ضلع کی ناراضی سے محمد سلطان نے محکمۂ صوبہ داری میں اپیل دائر کیا تھا مگر بوجہ تخفیف صوبہ داری یہ مثل محکمۂ ہذا میں وصول ہوئی ہے۔ مرافع کے اعذار حسب ذیل ہیں۔

(۱) فیصلہ تحت خلاف روئداد ہے۔ کوئی مواد مثل میں خلاف مرافع نہیں ہے۔ و نیز ظاہر ہے کہ بلا وجہ اور بلا ضرورت مرافع کو معطل کیا گیا ہے۔

(۲) محض درخواست بلا اثبات پر اور جس کی حالت یہ ہے کہ وہ بغرض تحقیقات عدالت تحت میں واپس ہوئی ہے۔ ایسی حالت میں مرافع کو معطل کرنا بلا اثبات جرم محض مرافع کا نقصان کرنا ہے اس لیئے معطلی قابل بحالی نہیں ہے لہذا استدعا ہے کہ مرافعہ منظور فرماکر فیصلہ تحت منسوخ فرمایا جائے تو پروری ہے۔

تمہید

مثل پیش ہوئی۔ مرافع غیر حاضر ہے اسکو اطلاع ہوگئی ہے۔ مرافع منصرم ہے۔ منصرم کار کے ایسے شکایات کا پیش ہونا درست نہیں ہے خصوصاً کو توالی پٹیل کا ہر وقت موضع میں موجود رہنا لازمات سے ہے۔ شکایت سے یہ ظاہر ہے کہ موضع میں رہتا ہی نہیں ہے۔ تحصیل نے بہت سارے رعایا کے اظہارات لیئے ہیں۔ سب کے سب متفق البیان ہیں۔ یہ کارروائی اسکی علیحدگی از منصرمی کے لیے

کافی ہتی۔ تاہم صاحب ضلع نے اسکو موقعہ دینے کا حکم بہ پابندی ضابطہ کے مدنظر جو دیا ہے اس سے بڑہکر رعایت ناممکن ہے لہذا تجویز ہوئی کہ مرافعہ نامنظور۔

حسب الحکم جناب راجہ صدر المہام بہادر مال

نگرانی مال

دھولچند (مدعی) نگرانیخواہ

بنام

نرسپا (مدعا علیہ) نگرانی علیہ

دستاویز بیعنامہ و ساگولی پتر۔ دعوی محاصل رفع مزاحمت منجانب مدعی بمقابل پٹہ داران قابض اختیار سماعت۔

تجویز ہوئی (۱) جبکہ مدعی کے نام پٹہ نہیں ہے اور مدعی علیہ کے نام پر ہے تو سال ماضیہ کے محاصل رفع مزاحمت کا دعوی سررشتہ مال کی سماعت کے قابل نہیں ہے۔

(۲) جب دستاویز بیعنامہ و ساگولی پتر کی بنا پر دعوی ہے تو مدعی کو عدالت میں رجوع ہونا چاہیئے۔

منجانب نگرانی خواہ پنڈت مدہو راؤ صاحب و پنڈت راما چاری صاحب وکلا۔

منجانب نگرانی علیہ پنڈت گوپال راؤ صاحب و پنڈت گنیش راؤ صاحب وکلا۔

واقعات یہ ہیں کہ نگرانی خواہ دہول چند نے تحصیل میں درخواست دی کہ سائل کی مقبوضہ و مملوکہ اراضی سالانہ (۵) کلدار کی شرط پر مدعی علیہم نے صرف ایک سال کے لیے ۱۳۲۸ف میں ساگولی پتر تحریر کردی اور بربنا معاہدہ زبانی ۱۳۲۹ف ایک سال کے لیے اسی رقم پر کاشت کے لیے وعدہ ادائی رقم ہر سال کے ماہ پھاگن بدی اماس م ۱۹۲۶ و ۱۹۲۷ اردی بہشت ۱۳۲۸ و ۱۳۲۹ف کاکیا پیداوار سے فائدہ اٹھایا لیکن رقم دیتے ہیں اور نہ زمین چھوڑتے ہیں لہذا دو سال کی رقم (۱۰) بابت کلدار اور اس کا تاوان بحساب فیصدی (۱۲) کے (۵) جملہ (۱۵) سکہ عثمانیہ وصول طلب ہے دلایا جائے نیز قبضہ اراضی سروے نمبرات ۹ و ۱۰ اور رقم ساگولی (۱۵) کلدار بحق سائل ڈگری صادر ہو۔

نبار اضی تجویز اول تعلقدار صاحب ضلع رائچور۔

دہولچند بنام نرسیا

نرسیا کو تحصیل نے طلب کیا بوجہ عدم حاضری تحصیل نے یکطرفہ ڈکری یہ صادر کی کہ مدعی علیہم کو کئی موقع دیے گئے اس لیے یکطرفہ کاررروائی کیگئی۔ مدعی نے دو گواہ اور ایک ساگولی پتر کپیش کیا۔ شہادت سے ثابت ہے کہ اراضیات کو ٹبائی سے مدعی علیہم (نگرانی علیہم) کو دیا گیا لیکن دو ڈہائی سال سے رقم ٹبائی نگرانی علیہم نے نگرانی خواہ کو نہیں دی ہے لہذا رقم کی نسبت عدالت دیوانی میں کارروائی کیجائے البتہ نگرانی علیہم کی مزاحمت دور کی جائے اس تجویز کا اپیل دہولچند ڈویژن میں بایں عذر کیا کہ دعوے دخلیابی اراضی کا معہ زرلگان کیا تہا اور صرف رفع مزاحمت کی ڈکری دیگئی۔ ڈویژن افسر صاحب نے حسب دفعہ ۲۷ قانون مالگزاری یہ فیصلہ کیا کہ "حسب دفعہ ۲۷ اگر دعوے اندرون مدت ۳ سال ہو زرلگان مدیون سے دلایا جا سکتا ہے۔ تحصیل نے جو مزاحمت دور کرنے کی تجویز کی ہے وہ خلاف استدعا ہے۔ زرلگان کی ڈکری دینے میں کوئی امر مانع نہیں ہے لہذا مرافعہ کو علاوہ قبضہ دلانے کے مبلغ ما ہے کی ڈکری دیجاتی ہے" بناراضی فیصلہ ڈویژن نرسیا وغیرہ (نگرانی علیہم) نے محکمۂ ضلع میں اپیل کیا۔ صاحب ضلع نے اس اصول پر فیصلہ فرمایا ہے۔ تحریری قبولنامہ مچلکہ ایک ایک سال کے لیے تہا اس لیے اس کی جبقدر تجدید ہے عملاً یا فعلاً ہونے کی وہ اس کے مطابق یعنی ایک سال کے لیے سمجھی جائے گی۔ چنانچہ دو سال کا زمانہ بلانزاع گزرا اور تیسرا سال بنائے نزاع ہے جس میں قبضۂ مخالفانہ کی نوبت آئی ہے۔ قبضہ مخالفانہ عدالت ہذا ۹ تیر ۱۳۲۹ف سمجھتی ہے اس لیے نالش اندرون میعاد ہے اور قبضہ ناجائز مزاحمت رفع کیجائے لہذا حکم دیا جاتا ہے کہ جہاں تک درخواست مرافعہ کا تعلق اس جز و سے ہے اُسے نامنظور کیا جاتا ہے یعنی رفع مزاحمت یا قبضہ تو بحال رکہا ہے اور رقم ساگولی کے خلاف تجویز بالا کے معنی نکلتے ہیں۔ بناراضی فیصلہ ضلع دہول چند نے بعذرات ذیل محکمۂ ہذا میں نگرانی پیش کی ہے۔

(۱) رقم لگان اور ساگولی ایک ہے جس کے سمجھنے میں ضلع کو سہو ہوا ہے۔ ہر رقم ساگولی جو اندرون سہ سال ہو عدالت دلا سکتی ہے۔ ہر سال جو شخص قول پر لیتا ہے اس کی حیثیت حسب دفعہ ۲۷ قانون مالگزاری شکمی کی ہے۔ ہر حال میں رقم متدعویہ کے پانیکا سائل مستحق ہے لہذا استدعا ہے کہ مرافعہ منظور فرمایا جائے۔ تجویز ضلع منسوخ اور فیصلہ ڈویژن بحال ہو۔

ڈہولچند بنام نرسیا

تمہید

اس مقدمہ کے کاغذات کو میں نے دیکھا - اور وکلاء فریقین کے مباحث کو سنا - مدعی ڈہول چند نے دفعہ ۴۲ اور ۴۳ قانون مالگذاری کے لحاظ سے مدعی علیہم پر سہ سالہ محاصل اور رفع مزاحمت کا دعوے کیا - مدعی علیہم کیطرف سے پیروی نہیں ہوئی اسلیئے تحصیل نے یکطرفہ مقدمہ کی سماعت کی - مدعی نے دو گواہ پیش کیے جن کا بیان ہے کہ مدعی علیہم نے مدعی کو ساگولی پترک ۶۰ کلدار کے حساب سے لکھدیا ہے جس کو ڈیڑہ سال کا عرصہ ہوتا ہے - اسی بیان اور ساگولی پترک پر تحصیلدار صاحب نے رفع مزاحمت کی ڈگری دی - اور زر نقد کی ڈگری کے لیے عدالت پر محول کردیا عند المرافعہ ڈویژنل افسر صاحب نے سہ سال کے محاصل اور رفع مزاحمت دونوں کی ڈگری دے دی صلع میں مدعا علیہم نے مرافعہ کیا جو رفع مزاحمت کی حد تک نامنظور کیا گیا - اور بقایا محاصل کی حد تک منظور - مثل میں ساگولی پترک اور ایک دستاویز بیعنامہ اسٹامپ پہ ۵ کلدار کا شامل ہے دستاویز کے ملاحظہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ دستاویز مدعی علیہم نے جو پٹہ دار ہیں لکھدیا ہے اور پھر ان ہی پٹہ داروں نے زمین کو کاشت پر لے کر ساگولی پترک لکھدیا ہے - دستاویز کی مالیت کے لحاظ سے رجسٹری لازمی تھی مگر اس کی رجسٹری نہیں ہوئی ہے اور یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ اسوقت تک یہ نمبرات مدعی علیہم کے نام کاغذات میں قایم ہیں -

دفعہ ۴۲ کا مضمون یہ ہے کہ اگر پوٹ پٹہ دار یا شکمیدار و اسامی شکمی مالگذاری یا لگان بر وقت ادا نہ کرے تو واجب الادا ہونے کی تاریخ سے تین سال کے اندر اس کے متعلق دعوے تحصیل میں ہو سکیگا - دہولچند کے نام پٹہ نہیں ہے بلکہ پٹہ دار خود مدعی علیہم ہیں تو پھر دعوے مدعی سر رشتہ مال میں سماعت نہیں ہو سکتا ہے - تاوقتیکہ پٹہ دہول چند کے نام نہ ہو - اراضی پر قبضہ پٹہ داروں کا مسلسل ہے تو پھر مدعی رفع مزاحمت کا دعوے بھی سر رشتہ مال میں نہیں کر سکتا ہے اگر دستاویز مناط دعوے اور ساگولی پترک کی بناء پر مدعی کو دعوے ہے تو اس کو عدالت دیوانی میں نالش کر کے ڈگری حاصل کرنا چاہیئے - سر رشتہ مال جائز قابض اور پٹہ دار کے قبضہ کو برخاست کرنے کے لیئے ان کاغذات پر استدلال نہیں کر سکتا ہے - حکام تحت کو اولاً اس امر پر غور کرنا چاہیئے تھا کہ یہ دعوی لائق سماعت سر رشتہ مال ہے یا نہیں - اگر ہے تو کس وجہ پر جس دفعہ پر استدلال کیا گیا ہے - وہ تو

پٹہ داران سرکار سے متعلق ہے نہ مشترکہ اراضی سے اسلیے تجویز ہوئی کہ نگرانی نامنظور۔ دعوے مدعی خارج۔ اگر مدعی کو دستاویز بیعنامہ اور ساگولی پٹرک کی بنا پر دعوے ہے تو وہ عدالت میں بمقابلہ پٹہ داران دعوے کرکے ڈگری حاصل کرے۔ اُسوقت سررشتۂ مال اراضی پر قبضہ کرادیگی الا لا۔

حسب الحکم جناب راجہ صدر المہام بہادر مال

مرافعہ مال

ماونجی — مرافع

بنام

بھوجنگا — مرافعہ علیہ

سنہ ۱۳۳۲ ف نشان مثل ۱۶۵/۸۷ منفصلہ ۱۵ اردی بہشت سنہ ۱۳۳۲ ف

دعوی۔ دعوی نقصان کاشت کا منجانب غیر پٹہ دار بمقابلہ پٹہ دار۔ اختیار سماعت صیغۂ مال و عدالت

جب مدعی بر بنائے اشتراک قابض اراضی ادر کاشت کرتا ہوا کر یہ بیان کرے کہ سابقہ پٹہ داروں نے کاشت کو مویشی سے نقصان پہنچایا ہے لہذا نقصان دلایا جائے تو

تجویز یہ ہوئی کہ جب غیر پٹہ دار پٹہ دار کے مقابلہ میں دلاپانے نقصان کا دعوے رجوع کرے تو اُس کا تعلق صیغۂ مال سے نہیں ہے بلکہ صیغۂ عدالت سے ہے۔

واقعات یہ ہیں کہ ماونجی نے بمقابلہ بھوجنگا وغیرہ تحصیل میں دعوے پیش کیا کہ میں اراضی سروے نمبر (۲۰) موضع وائی کا مالک و قابض ہوں۔ پٹہ دار مونجاجی ہنمونتو جی نے ۱۳۲۶ ف اراضی بحق مدعی بیع کردی ہے فصل ۱۳۳۰ ف مدعی نے کی ہے لیکن بھوجنگا وغیرہ فریق ثانیوں نے اپنے جانور چراکر کپاس و جوار کا (۵) کا نقصان کیے اور جواڑ مالگی تین من قیمتی (عہ) جملہ ۸ کا نقصان مرافع کا ہوا۔ لہذا نقصان دلایا جائے۔ مرافعہ علیہم (بھوجنگا وغیرہ) بھاگ کر چلے گئے۔ کھیت میں دو بیل اور ایک بنڈی رہگئی تھی۔ بیل کونڈواڑے میں پہونچا دیا۔ بنڈی کھیت میں موجود ہے۔ بھوجنگا کی جانب سے جواب دعوی انکاری پیش ہوا اور خود کو پٹہ دار قابض بتلایا اس لیے جواب الجواب منجانب مرافع

ماد ونجی
بنام
بھوجنگا

(ماد ونجی) پیش ہوا کہ بھوجنگا فریق ثانی کے نام وراثتہً پٹہ اراضی ہوا ہے لیکن وہ قابض نہیں ہے۔ دعوےٰ قابل ڈگری ہے۔

تحصیلدار صاحب نے فیصلہ کیا کہ فریقین طلب کیے گئے۔ مرافعہ علیہم سے صرف بھوجنگا حاضر ہوا ہے۔ بقیہ مرافعہ علیہم کے مقابلہ میں ایکطرفہ کارروائی کی گئی۔ تائید دعوے میں منجانب مرافع دو گواہ اور ایک بیعنامہ بابتہ سنہ ۱۳۰۶ف پیش ہوا ہے۔ بیعنامہ سے ظاہر ہے کہ وہ آنا قبضہ مرافع کے حق میں بیع ہوا ہے جو بھوجنگا سے قبل کے پٹہ دار نے بیع کیا ہے وہ منجانب بھوجنگا کا حقیقی بھائی تھا اور منجانب مرافعہ علیہ دو گواہ تردیدی پیش ہوئے۔ مدعی کے بیان سے فریقین میں عداوت پائی جاتی ہے اور گواہان مدعی کے زیر اثر پٹیل موضع ہونیکی وجہ سے ہے اور پولس پٹیل کی شکایت بھی ہے اس لیے گواہوں کی شہادت دباؤ کی وجہ سے ہوئی ہے اور بیعنامہ جو ہوا ہے وہ نامناسب ہے کیونکہ بھوجنگا کے نابالغ ہونے کے زمانہ میں اس کے سگے بھائی نے یہ بیع کیا ہے جسکا اُسکو حق نہ تہا۔ علاوہ اس کے مرافع پٹیل موضع ہے۔ ملازمین دیہی اپنے حلقہ داراضی میں ایسے خرید و فروخت کے مجاز نہیں ہیں جس سے ملازمین دیہی بھی خارج نہیں ہوسکتے گواہان مرافعہ علیہ سے ظاہر ہے کہ قبل نزاع کاشت و قبضہ مرافعہ علیہ کا ثابت ہے اور مشتبہ روئداد پر مرافع مستحق ڈگری نہیں ہے لہذا دعوے بعدم ثبوت خارج۔

بناراضی فیصلہ تحصیل (ماد ونجی مرافع) نے ضلع میں مرافعہ پیش کیا تعلقدار صاحب نے فیصلہ کیا کہ فریقین باوجود اطلاعیابی بھی حاضر اور یہ کارروائی ولاپانے نقصان پیداوار مال کی ہے جسمیں مقدم تحقیقات قبضہ کی ہے۔ تحصیلدار صاحب نے جو تصفیہ کیا ہے وہ نامناسب نہیں ہے۔ عذرات ناقابل التفات ہیں لہذا مرافعہ نامنظور تجویز تحت بحال۔

مرافع ماد ونجی نے فیصلہ ضلع کی ناراضی سے صوبہ داری میں مرافعہ پیش کیا۔ فیصلہ نہ ہونے پایا تہا کہ صوبہ داری تخفیف ہوگئی۔ مثل بغرض تصفیہ محکمہ ہذا میں منتقل ہوئی ہے۔

عذرات یہ ہیں۔

(۱) مرافع نے تحصیل میں ولاپانے نقصان پیداوار مال کا دعوےٰ دائر کر کے بہ تائید دعوےٰ گواہ پیش کیے اور قبضہ کی تائید میں دستاویز رجسٹری شدہ پیش کیگئی ہے۔ یہ دستاویز سنہ ۱۳۰۶ف کا مرافعہ علیہ بھوجنگا کا بھائی مونجا کا تحریر کردہ ہے وہ فوت ہوگیا ہے۔ اب تحصیلدار صاحب تحریر کرتے ہیں کہ بھوجنگا نابالغ ہونے کے

مادھوجی بنام بھوجنگا

زمانہ میں اُس کے بھائی نے یہ بیع کیا ہے جس کا اُسکو حق نہ تھا ان اسقام پر دعوے مدعی خارج فرمادیا گیا اور صاحب ضلع نے بھی اس تجویز کو بحال فرمایا جسکا اپیل پیش ہے۔

(۲) مان لیا جائے کہ یہ بھوجنگا کے بھائی کے حق میں دستاویز تحریر ہوا ہے اس صورت میں مرافع مستحق قبضہ کیونکر نہیں ہوسکتا لیکن جب اس دستاویز کی رجسٹری ہوچکی ہے اور ہر سال با دائی مالگزاری مرافعہ گزار قابض ہا در مسلسل ۱۳۱۶ف سے برنباء دستاویز سائل کا قبضہ آرہا ہے۔ تو سررشتہ مال سے قبضہ کن وجوہ سے ہٹایا جاسکتا ہے جائے غور ہے۔

(۳) اگر بھوجنگا بالغ ہونیکے بعد اُسکو کوئی عذر ہوتا تو وہ عدالت مجاز میں چارہ جوئی کرسکتا تھا اُسکو بالغ ہوکر آج ۲۰ سال کا عرصہ ہوتا ہے۔ آج تک خاموش ہوکر بسازش دیگر مدعی علیہم قبضہ مرافع کا مزاحم ہوکر پیداوار کا نقصان کرنا نقصان رسانی کے حد تک پہنچتا ہے۔

(۴) سائل نے شہادت لسانی و تحریری تحصیل میں پیش کی ہے جس سے مرافعہ گزار کا قبضہ ثابت ہے اور نقصان پیداوار ہونا منضبط ہے۔ استدعا ہے کہ بہ طلبی امثلہ جات تحصیل و ضلع مرافعہ منظور فرماکر نقصان دلانے کے متعلق حکم صادر فرمایا جائے۔

تمھید

مثل پیش ہوئی۔ مرافع باوجود اطلاعیابی کے غیر حاضر ہے۔ مرافعہ علیہ بھی حاضر نہیں ہے واقعات صاف ہیں اسلیے فیصلہ لکھدیا جاتا ہے۔ مرافعہ نے دلایا نے نقصان کا دعوے کیا تھا جس کا تعلق عدالت سے ہے۔ صیغہ مال نے اس ضمن میں قبضہ کی دریافت کر کے مرافع کے خلاف تجویز کی۔ بمصداق مسجد کو نماز کے لیئے مرافع گیا تو روزہ اس کے گلے پڑا۔ حیلۂ نقصان رسانی میں مرافعہ علیہ کے حقوق کو تلف کرنا چاہتا تھا۔ برعکس قبضہ کا بھی تصفیہ حکام تحت نے کردیا۔ مرافع کا دعوے برنباء دستاویز رجسٹری شدہ ۱۳۱۶ف بمقابلہ برادر متوفی مرافعہ علیہ ہے۔ قبضہ کی حد تک تو صیغہ مال نے اس کے خلاف تجویز کردی ہے۔ اب اگر حقیقت کا دعوے ہے تو عدالت دیوانی میں رجوع ہوکر ڈگری حاصل کرنی چاہیئے۔ لہذا تجویز ہوئی کہ مرافعہ نامنظور۔

حسب الحکم

جناب راجہ صدر المہام بہادر مال

صیغۂ مرافعہ مال

لچھمی نارائن وغیرہ مرافعان

بنام

نتھمل وغیرہ مرافعہ علیہم

نشان ۸۳ ۱۳۳۰ ف نتھمل منفصلہ ۱۰ اردی بہشت ۱۳۳۱ ف

وہ رقم محاصل جو سنہ ماضیہ میں لی گئی ہو اُس کے لینے سے انکار کرنا مشتری سے جمع کا حکم۔ ناجوازی۔

تجویز ہوئی کہ جبکہ مرافع کا نام شکمی میں پانچسال کے لیے شریک کیا گیا ہے اور ۱۳۲۸ف و ۱۳۲۹ف کا محاصل اُس نے داخل کیا ہے اور عمل پٹہ کی نسبت برنبائے عذرداری دریافت جاری ہے تو مرافع سے جس نے ۱۳۲۸ف و ۱۳۲۹ف میں رقم داخل کی ہے رقم لینے سے انکار کرنا اور مشتری سے رقم لینے کا حکم دینا درست نہیں ہے۔

واقعات اینکہ مسمی سیورام پٹیل نے اپنی اراضی سروے نمبر ۱۶۵ کا راضی نامہ بربنائے بیع مسمی نتھمل مارواڑی پیش کیا۔ تحصیل سے اشتہار جاری ہوا تو مسمی گنپتی نے عذرداری کی کہ بوجہ دست برداری سیورام کو منتقلی پٹہ کا حق نہیں ہے۔

اسکی تحقیقات تحصیل میں جاری تھی کہ دوران کارروائی میں مسمی نتھمل نے درخواست دی کہ درگ مبادلہ کی درخواست پیش ہو چکی ہے اشتہار جاری ہو کر بعد تعمیل شریک مثل ہے۔ اب سائل کے نام پٹہ ہونیوالا ہے لہذا زر مالگزاری لینے سے بوجہ مخالعت پٹیل پٹواری عذر کرتے ہیں۔ اسکی نسبت حکم فرمایا جائے۔ اسپر تحصیلدار صاحب نے تجویز کی کہ درگ مبادلہ کی درخواست پیش ہوئی ہے اشتہار جاری ہو چکا مگر بوجہ برادری منتقلی کا حق ہونیکی نسبت عذرداری پیش ہوئی ہے۔ نمبر مذکورہ میں شکمی کا کوئی عذر نہیں کیا گیا ہے اور قبولیت گزار کا قبضہ اور کاشت بھی ہے لہذا نتھمل سے مالگزاری لی جائے۔ اور لکشمی نارائن سے جو رقم وعدہ لیگئی ہے وہ واپس کیجائے۔ اس تجویز تحصیل کی ناراضی سے مسمی لچھمی نارائن نے محکمۂ ضلع میں مرافعہ کیا تو ضلع سے فیصلہ ہوا کہ مرافعہ نامنظور تجویز تحت بحال رہے۔ اس تجویز ضلع کی ناراضی سے لچھمی نارائن نے محکمۂ صوبہ داری میں مرافعہ پیش کیا۔ مگر بوجہ تخفیف دفاتر صوبہ داری یہ مثل محکمۂ ہذا میں منتقل ہوئی ہے۔ عذرات مرافع کا ماحصل درج ذیل ہے۔

بنا راضی تجویز اول تعلقدار صاحب ضلع ناندیڑ مورخہ مہر آبان ۱۳۲۹ف مشعر اینکہ مرافعہ نامنظور۔

بنام لچھمی نارائن متعلقہ

(۱) کاروائی منتقلی میں ادائی مالگزاری کا۔

(۲) جبکہ من مرافع کی شکمی نمبر نزاعی میں پانچ سال کے لیے درج ہوئی ہے اور رپورٹ پٹیل پٹواری سے اسکی تصدیق ہوتی ہے تو سائل سے رقم نہ لیکر غیر مستحق سے لینا درست نہیں۔

(۳) ادائی زر مالگزاری میں پٹہ دہندہ کی بحث بے سود ہے۔ ادائی کا ذمہ دار وہی شخص ہے جو قابض ہو۔

(۴) مرافعہ علیہ کا ادخال زر مالگزاری پر استدلال محض بہ نیت ازالہ حقیت قبضہ سائل ہے۔

(۵) کیفیت صیغہ بے بنیاد ہے مثل سے مرافعہ علیہ کا قبضہ و کاشت غیر ظاہر ہے۔ استدعا ہے کہ منظوری مرافعہ تجویز تحت منسوخ فرمائی جائے۔

حکم جناب صدر المہام بہادر مال :

تمہید: مثل پیش ہوئی۔ فریقین باوجود اطلاعیابی کے غیر حاضر ہیں۔ مثل تحصیل و ضلع دیکھی گئی تو معلوم ہوا کہ اس نمبر میں سنہ ۱۳۲۸ف سے مسمی لچھمی نارائن (مرافع) کی شکمی پانچ سال کے لیے شریک کی گئی اور محاصل بابت سنہ ۱۳۲۸ف و سنہ ۱۳۲۹ف مرافع نے ہی داخل کیا ہے۔ مرافعہ علیہ تنجھل بارواڑی بر بناء بیع و شری رجوع ہوا ہے مگر غدر داری ہونے سے عمل پٹہ مرافعہ علیہ کے نام نہیں کیا گیا اور دریافت جاری ہے۔ جب بر بنائے غدر داری دریافت جاری ہے تو مشتری سے رقم مالگزاری لے کر مرافع سے جو سنہ ۱۳۲۸ف و سنہ ۱۳۲۹ف میں مالگزاری داخل کیا ہے رقم کے لینے سے انکار کرنا اور سنہ ۱۳۲۹ف کی رقم جو اُس سے لیگئی واپس کرنیکا حکم دینا درست نہیں ہے۔ عمال دیہی نے بھی یہی رپورٹ کی ہے مگر تحصیل نے اس رپورٹ پر شریک مثل کی تجویز کر دی ہے۔ تا تصفیہ غدر داری و تسلیم حق مرافعہ علیہ حسب سابق مرافع ہی سے رقم مالگزاری کا لینا بدرجہا بہتر ہے ورنہ آیندہ چلکر مرافعہ علیہ کو موقعہ اس قسم کے ادخال کے حوالہ سے اپنی حقیت پر بحث کرنیکا ملے گا لہذا تجویز ہوئی کہ مرافعہ منظور۔

نسل ۸۷ مثل ۱۲۹ سنہ ۱۳۳۲ف منفصلہ ۱۰ اردی بہشت سنہ ۱۳۳۳ف

صیغہ مرافعہ مال

گنیش جمناجی وغیرہ — **مرافعان**

بنام

راجہ رام وغیرہ — **مرافعہ علیہم**

گماشتہ۔ مردم آزاری۔ خلاف مصلحت۔

مرافعہ نبار اضی تجویز اول تعلقدار صاحب ضلع اورنگ آباد مورخہ ۲۳ آبان سنہ ۱۳۲۹ف

گنیش جنباجی
بنام
سرکار عالی

جب گماشتہ کی نسبت یہ ظاہر ہے کہ وہ مردم آزار ہے تو ایسے شخص کو خدمت پر رکھنا مصلحت کے خلاف ہے۔

واقعات یہ ہیں کہ رعایا موضع نارائن گاؤں تعلقہ پٹن نے بتاریخ یکم ماہ اردی بہشت ۱۳۲۸ف ایک قطعہ درخواست بمسمی گنیش جنباجی گماشتہ پٹواری موضع نارائن گاؤں مرافع کی شکایت کے متعلق پیش کی۔ درخواست کا خلاصہ یہ تھا کہ گماشتہ مذکور نے رعایا موضع سے اس اقرار کیساتھ فی کس دو روپیہ وصول کیے کہ وہ اُن کے باغات کے محاصل کو معاف کرادے گا۔ ڈویژن افسر صاحب کی تحقیقات میں شکایت صحیح اور رقم کا وصول کرنا ثابت ہونے سے صاحب مذکور نے پٹواری گیے علیحدگی کی تجویز کی۔

فیصلہ ڈویژن کی ناراضی سے مسمی جنباجی گماشتہ پٹواری نے ضلع میں اپیل کیا تو صاحب ضلع نے یہ فیصلہ فرمایا کہ مرافعہ علیہم اور جن رعایا سے رقم ناجائز پٹواری نے وصول کی ہے اُن میں سے اکثر بیانات سے رقم کا وصول کرنا ثابت ہے لہذا جو سزا سوم تعلقدار صاحب نے صادر کی ہے وہ درست ہے لہذا مرافعہ نامنظور یہ تجویز تحت بحال رہے۔ فیصلہ ضلع کی ناراضی سے مسمی جنباجی نے محکمۂ صوبہ داری میں اپیل دائر کیا تھا مگر بوجہ تخفیف صوبہ داری یہ مثل محکمۂ ہذا میں وصول ہوئی ہے۔ عذرات حسب ذیل ہیں۔

(۱) شہادت سے الزام ثابت نہیں ہے۔

(۲) مرافع کو جرح کا موقعہ نہیں دیا گیا۔

(۳) مرافع کی بلا شکایت مسلسل کامل گزاری کو دواماً مسدود کرنا بعید از انصاف ہے لہذا استدعا ہے کہ بمنظوری مرافعہ فیصلہ جات تحت منسوخ فرمائے جائیں۔

حکم جناب صدر المہام بہادر مال۔

تمہید مثل پیش ہوئی۔ مرافع باوجود اطلاعیابی کے غیر حاضر ہے۔ مرافع گماشتہ ہے نہ کہ اصلدار۔ گماشتہ کے مقابلہ میں جو شہادت پیش ہوئی اُس سے اسقدر تو قیاس لازمی ہے کہ یہ مردم آزار ہے جب گماشتہ کا رویہ مشتبہ ہو تو اسکو خدمت پر رکھنا مصلحت کے خلاف ہے اسوجہ سے حکام تحت نے اُس کو علیحدہ کر دیا ہے لہذا تجویز ہوئی کہ مرافعہ نامنظور۔

حضور مرافعہ مال

نشان نمبر ۱ مثل ۱۳۳۰ فیصلہ ۳ شہریور ۱۳۳۰ ف

دنیکٹ ترمل راؤ — مرافع

بنام

سرکار عالی — مرافعہ علیہ

باؤلی میں پانی نہ ہونے سے معافی کی استدعا ر معافی کی نامنظوری۔ قول دوامی میں معافی نہ ہونے کی شرط۔ فقرۂ (۵۹) قواعد بند وبست وگشتی نشان (۱) بابتہ ۱۳۳۱ ف۔

مرافع قول دار دوامی ہے۔ قول کے فقرۂ (۴) میں آفت سماوی وارضی کے سبب سے معافی نہ دینے کی شرط درج ہے۔ باوجود اس کے مرافع گشتی نشان (۱) بابت ۱۳۳۱ ف و فقرۂ (۵۹) قواعد بند وبست پر استدلال کر کے معافی کا مستدعی ہے۔ تجویز ہوئی کہ باوجود کھدائی و درستی کے پانی باؤلی ہذا میں موجود نہ رہا۔ جب صریح شرط عدم معافی کی قول میں ہے تو معافی نہیں دی جاسکتی۔

واقعات یہ ہیں کہ مسمی ونیکٹ ترمل راؤ سروے نمبرات ۴۰۸ - ۴۰۹ - ۲۲۲ - ۲۹۴ - ۱۹۰ موقوعہ موضع منگلگدہ تعلقہ برگی کا پٹہ دار ہے۔ سروے نمبرات مندرجہ بالا کی نسبت حین جمعبندی تحصیلدار صاحب نے حسب ذیل اظہار رائے کیا۔ سروے نمبرات ۲۹۴ - ۱۹۰ - ۲۲۲ تری دو فصلہ تحت باؤلی قولی منہدمہ ہیں۔ موازی عــہ ایکر ۳۵ گنٹہ محاصل آبی عــہ اور تابی عــہ جملہ سالانہ عــہ تری دو فصلہ تحت باؤلی قولی منہدمہ ہیں لہذا ان کو کوئی معافی نہیں دیجاسکتی اور سالم رقم قابل وصول ہے۔ سروے نمبرات ۴۰۸ و ۴۰۹ موازی عــہ ایکر ۴ گنٹہ محاصل آبی عــہ وتابی عــہ جملہ عــہ تری دو فصلہ آبی حال باؤلی وتابی باؤلی ہے۔ فصل آبی میں بوجہ غیر ہنگام وعدم روانگی جال خشکی کاشت تابی میں باؤلی بے افتادہ رہنا تصدیق گرداورے ظاہر ہے لہذا سالم رقم عــہ لائق وصول ہے۔ ڈویژنل افسر صاحب نے حین جمعبندی سروے نمبرات سے ۲۹۴ و ۱۹۰ تا ۲۲۲ کی نسبت عــہ کمی یکسالہ منظور کیا اور سروے نمبرات ۴۰۸ و ۴۰۹ سے متعلق عــہ کمی یکسالہ منظور کیا۔ فیصلہ ڈویژن کی ناراضی سے ضلع میں مرافعہ کیا گیا۔ تو صاحب ضلع نے یہ تصفیہ فرمایا کہ نمبرات ۲۲۲ و ۲۹۴ کی بابتہ اصل دستیقہ منتقلی پیش ہوا اور تحصیل نے بھی عمل مجرائی کی رائے دی ہے۔ نمبر ۱۹۰ کی بابت ہنوز پیش ہوا ہے مگر مل داخلخارج کا دستیقہ پیش نہیں ہوا ہے۔ نمبرات ۴۰۸ و ۴۰۹ خاص باؤلی بوجہ قلت آب افتادہ رہے ہیں لہذا حسب گشتی نشان (۱) بابتہ ۱۳۳۱ ف رعایت جائز ہے

بناراضی تجویز اول تعلقدار صاحب ضلع محبوبنگر۔

ڈنیکٹ ٹرملراؤ بنام سرکار عالی

لہذا مرافعہ منظور۔ تجویز تحت منسوخ۔ نمبرات ۲۲۲ و ۲۹۴ کی بابتہ حسب رائے تحصیل سودنگہداشت مجرادی جائے اور نمبرات ۴۰۸ و ۴۰۹ زیر باؤلی کی بابتہ صرف تابی دھاراخشکی وصول ہو نمبرات ۱۹۰ کی بابتہ مرافع سے وثیقہ طلب کر کے بعد المنیان منتقلی رقم سودنگہداشت مجرادی جائے۔

فیصلہ ضلع کی ناراضی سے محکمہ ہذا میں اپیل داخل کیگئی ہے۔ مرافعہ گزار کے اہم عذرات حسب ذیل ہیں۔

(۱) نمبرات ۴۰۸ و ۴۰۹ پر جو رقم آبی کی بندوبست سے مقرر ہے وہ باعتبار ذرائع نگہ و باؤلی ہے۔ فصل آبی میں نگہ رواں نہیں ہوتا اور باؤلی میں پانی نہ رہنے سے خشکی کاشت ہوئی ہے اس لیے بموجب گشتی نشان (۱) بابتہ ۱۳۳۱ف فصل آبی کی رقم بھی بدرجہ اولی قابل معافی ہے۔

(۲) تصبہ مغلگدہ میں چار سال سے ہنگام نہیں ہوا حتی کہ پینے کے پانی کی بھی قلت رہی جسکو صاحب ضلع نے حین دورہ ملاحظہ فرمایا ہے۔

(۳) باؤلیات متعلقہ نمبرات زیر اپیل چار ہیں اُن کی مرمت مرافع نے اپنی ذاتی صرفہ سے کرائی ہے۔ لیکن پانی بر آمد نہیں ہوا لہذا باؤلیات کی رقم قابل معافی ہے۔

(۴) نمبر ۱۹۰ کی نسبت سودنگہداشت کی مجرادہی کے لیے وثیقہ پیش کرنیکی ضرورت جو محسوس کیگئی ہے وہ صحیح نہیں ہے۔ سرکاری کاغذات مین مرافع کا نام کارروائی و مراتب ضابطہ طے ہونے کے بعد داخل کیا گیا ہے جبکہ مرافع کی قولداری کا داخلہ سرکاری کاغذات میں درج ہے اور بیعنامہ رجسٹری شدہ کو مرافع پیش بھی کر چکا تھا تو ان وثائق پر حاکم تحت کو تشفی نہونا قابل غور ہے۔

(۵) مرافع پٹہ دار و قولدار ہے اسیلئے حسب گشتی نشان (۱) بابتہ ۱۳۳۱ف نمبرات زیر مرافعہ پر معافی یکسالہ پانے اور آیندہ سے سودنگہداشت حسب اقرار سرکار عالی مجرا لینے کا مستحق ہے لہذا استدعا ہے کہ بمنظوری مرافعہ نمبرات ۴۰۸-۴۰۹ و ۲۲۲ و ۲۹۴ و ۱۹۰ پر حسب گشتی نشان (۱) بابتہ ۱۳۳۱ف رقم خشکی لے کر بقیہ رقم بدمعافی یکسالہ معاف فرمائی جائے نمبر ۱۹۰ جو منہدمہ قولی ہے اُس کی رقم بندوبست سودنگہداشت بموجب شرط قول نامہ مثل نمبرات ۲۲۲ و ۲۹۴ مجرا دینے کے لیے حکم دیا جائے۔ چونکہ تحت مین مرافع سے کامل رقم وصول کر لی گئی ہے اس لیے وہ اقساط آیندہ میں مرافع کو مجرا لینے کا حکم صادر فرمایا جائے۔

حکم جناب صدر المہام بہادر مال۔

تمہید اس مقدمہ کے کاغذات اور گشتی نشان (۱) بابتہ ۱۳۳۱ف گو پیش نہیں ہوئے مگر اُس کا

ڈینکٹ تول دار بنام سرکار عالی

مضمون مجھکو یاد ہے۔ یہ اراضیات باؤلی کے تحت معافی بصورت کاشت خشکی۔ خشکی محاصل کے متعلق ہے۔ جو معتمد مولوی عبداللہ یوسف علی صاحب صدر المہام وقت بعہد دورہ سنگاریڈی جاری ہوئی ہے۔ نائب معتمد صاحب نے جو فیصلہ فرمایا ہے وہ واجبی ہے۔ اب جو کچھ بحث ہے وہ نمبرات دوامی ۲۲۲ و ۲۹۴ و ۱۹۰ کے متعلق ہے جو تولی ہیں۔ اور یہہ قول دوامی ہے۔ اس قول کے نقرہ (۴) میں کمی اور معافی نہ دینے کا ارشاد ہے۔ مرافع کو فقرہ (۵۹) قواعد بندوبست پر استدلال ہے کہ جب باوجود مانعتی حکم کے سرکار نے سقامت ہنگام کے نظر کرتے خاص رعایت کرکے معافی دی ہے تو مجھ کو بھی معافی ملنا چاہیئے اس لیے کہ باوجود کھدائی اور مرمت کے پانی موجود نہ تھا اور اس کی تصدیق جب موجود ہے تو پھر اس مراعات سے میں کیوں محروم رکھا جاتا ہوں۔ اگر یہ قول دوامی نہ ہوتا اور اس کے فقرہ (۴) میں آفت سماوی و ارضی کے سبب سے معافی نہ دینے کی شرط درج کیگئی ہے تو مجبوری ہے ورنہ عام قولی باؤلیات سے تو اب بلحاظ گشتیات صرف خشکی ہی دہارہ وصول کیا جاتا ہے۔ البتہ جن قولداروں کے ساتھ قبل نفاذ احکام تری و باغات کا دہارہ قایم ہو چکا ہے اُن سے برابر وہی رقم تری باغات لی جاتی ہے۔ خواہ وہ کاشت کریں یا نہ کریں۔ جب معاہدہ موجود ہے اور اس معاہدہ کے نظر کرتے قول دار کی ابتدعاء ناواجبی متصور ہوتی ہے اس لیے تجویز ہوئی کہ نمبرات ۲۲۲ - ۲۹۴ - ۱۹۰ کی حد تک مرافعہ نامنظور۔ اور نمبرات ۴۰۸ و ۴۰۹ کا مرافعہ منظور ہوکر رقم کی معافی دی جانی واجبی ہے۔

مینغہ مرافعہ مال

نشان مثل ۱۴۳ / ۸۷ سنہ ۱۳۳۲ ف منفصلہ ۸ اردی بہشت سنہ ۱۳۳۳ ف

حسینی ٹپیل — مرافع

بنام

پیرز پا — مرافعہ علیہ

بغیر ثبوت حقیت کے سند دینے سے انکار۔ فریق ثانی کو یکطرفہ حکم۔ ناجوازی۔

جب مرافعین کی درخواست پر یہ تجویز ہو چکی تھی کہ تا وقتیکہ حقیت

حسینی پٹیل بنام پیر پا

ثابت نہ ہو سند نہیں دی جاسکتی تو فریق ثانی کو مرافع کی عدم موجودگی میں صرف اظہار قلم بند کر کے سند دینا درست نہیں ہے۔

واقعات

یہ ہیں کہ کارروائی ہذا کا تعلق سمستان کولاس سے ہے ابتداءً پولیس پٹیلگی موضع کھنڈی ملور سے تین دعویدار تحصیل کولاس میں رجوع ہوئے یعنے حسینی پٹیل مرافع ایرپا اور رہنما بائی زوجۂ سیوم ریڈی بعد تحقیقات تحصیلدار صاحب کولاس نے حسب صلحنامہ فریقین یہ تصفیہ کیا کہ پانچ پانچ سال تک خدمت پٹیلگی اصالتہً یا گماشتہ گانہ کام انجام دیا کریں۔ من بعد ایک درخواست منجانب ایرپا ولد پیرپا وحسینی اور رہنما بائی نے اسپشل افسر صاحب علاقہ کولاس کی خدمت میں پیش کی۔ جسمیں ہر ایک کی استدعا تھی کہ مالک وطن قرار دیا جائے اس درخواست پر یہ تجویز ہوئی کہ

تاوقتیکہ حقیت ثابت نہ کیجائے کسی کو سند نہیں دیجاسکتی یہ مثل تحصیل تعلقہ دیگلور میں منتقل کر دی گئی۔ پھر یہ کارروائی ڈویژن میں آغاز ہوئی۔ ڈویژن سے حسب ضابطہ نوٹس بغرض ادخال وثایق اجراء کیا گیا۔ منجملہ سہ اشخاص کے مسمی پیرپا مرافعہ علیہ حاضر آیا بعد قلم بندی اظہار سند پولیس پٹیلگی دیدی گئی اس اثناء میں منجانب حسینی مرافع درخواست غدرداری پیش ہوئی کہ سایل اصل وطندار پولس پٹیل ہے جس کی تصدیق دفتر تحصیل سے ہو سکتی ہے۔ علاقۂ سمستان میں سند دینے کا قاعدہ نہ تھا۔ خارجاً سُنا گیا کہ پیرپا نے دھوکہ دیتے کر سند حاصل کر لیا ہے۔ لہذا بعد دریافت عطا شدہ سند منسوخ فرمائی جائے اور سائل کو سند عطا ہو۔ اس اثناء میں منجانب رہنما بائی ایک قطعہ درخواست تحصیل میں پیش کی گئی کہ پیرپا نے دھوکہ دے کر سند حاصل کیا ہے۔ قبل ازیں اس خصوص میں بربنا ر صلحنامہ تصفیہ ہو چکا ہے۔ ڈویژن افسر نے بارہا تاریخ پیشیاں تبدیل کر کے فریقین کی طلبی کی مگر کوئی متخاصمانہ جانب پیش کیا نے سے پیرپا کو جو سند عطا کی گئی تھی اُس کو بحال رکھا۔

فیصلۂ ڈویژن کی ناراضی سے مسمی حسینی نے محکمۂ ضلع میں اپیل [illegible] صاحب

حسینی پٹیل بنام پیرپا

ضلع نے یہ فیصلہ فرمایا کہ ڈویژن افسر صاحب کا فیصلہ بالکل درست ہے۔ جب سابق میں مسٹر بالکشن نے یہ فیصلہ کردیا تو اُس کا مرافعہ ہونا چاہیے تھا یا عدالت کی ڈگری۔ منصرم سیوم صاحب نے غلطی کی کہ منفصلہ مقدمہ کی تحقیقات آغاز کی لہذا مرافعہ نامنظور۔ فیصلہ تحت بحال رہے فیصلہ ضلع کی ناراضی سے مسمی حسینی پٹیل نے محکمۂ صوبہ داری میں اپیل داخل کیا تھا۔ مگر بوجہ تخفیف صوبہ داری یہ مثل محکمۂ ہذا میں وصول ہوئی ہے۔

عذرات مرافعہ حسب ذیل ہیں۔

(۱) باری باری سے کام کرنے کی ممانعت پٹواریان کے لیے ہے نہ کہ پٹیل کے لیے ایسے جبکہ باہمی قرار داد پانچ پانچ سال کام کرنے کا ہوچکا تھا تو اُس کی پابندی لازم تھی۔ محکمۂ تحت نے اسطرف توجہ مبذول نہ فرمائی۔

(۲) تختہ تقرر ۱۳۱۵ف سے بخوبی واضح ہے کہ سائل وطن پولیس پٹیلگی پر کارگزار ہے۔

(۳) فریق ثانی کے تختۂ وراثت پیش کرنے سے کوئی ثبوت اس امر کا تعین ہے کہ مالک وطن صاحب تختۂ وراثت ہے۔ تختۂ وراثت شخص وارث کے ثبوت کے لیے ہے نہ کہ سند وطن پولس پٹیلگی کے لئے۔

. . . .

(۴) محکمہ تحت کو یہ حکم دینا مقتضاء انصاف تھا کہ بالمواجہ فریقین کامل تحقیقات کرکے فیصلہ صادر کیا جائے۔

(۵) مرافعہ علیہ ذات کا دھوبی ہے جائے غور ہے اسر جو شخص ذات کا ایسا ہو۔ اُس ہے کے متعلق ایسی اہم خدمت کیونکر سپرد کی گئی۔ اور سند وطن عطا کی گئی۔ لہذا التماس ہے کہ مرافعہ منظور۔ فیصلہ تحت منسوخ۔ سائل کو سند پولیس پٹیلگی عطا ہوئے یا کم از کم مثل بغرض تکمیل تحقیقات واپس فرمائی جائے۔

بغیر ثبوت صدر المہام بہادر مال

تمہید

حسینی پٹیل
بنام
پیرا

مثل پیش ہوئی فریقین باوجود اطلاعیابی کے غیر حاضر ہیں۔ واقعات صاف ہیں اسلئے فیصلہ لکھدیا جاتا ہے۔

مرافعہ کا اہم ترین عذر یہ ہے کہ

مرافعہ علیہ کے مفید یکطرفہ کارروائی ہیں رائے دیگئی ہے۔ مثل کے دیکھنے سے عذر مرافعہ کا صحیح معلوم ہوتا ہے۔ جبکہ ایک مرتبہ اسپیشل افسر علاقہ کولاس کے یہاں مرافعین نے درخواست کی۔ بنا دریہ تجویز ہوئی ہے کہ تاوقتیکہ حقیت ثابت نہو کسی کو سند نہیں دیجاسکتی تو پھر دوسرے فریق کو غیاب مرافع میں جو سند صرف اظہار کے قلمبندی کے بعد دی گئی ہے وہ درست نہیں ہے۔ بعد از تکمیل تحقیقات تجویز ہونی چاہئے۔ لہذا

تجویز ہوئی کہ

مرافعہ منظور۔

صیغہ مرافعہ مال

سنہ ۱۳۳۲ف
نشان مثل ۹۲
م ۲۴ دے سنہ ۱۳۳۲ف

سکو بائی مرافعہا بوکالت رائے گنپت لال صاحب وکیل

بنام

جیجا مرافعہ علیہ بوکالت ....

خاندان مشترکہ۔ بیوہ خاندان مشترکہ کا حق۔ نان ونفقہ۔

تجویز ہوئی کہ جبکہ خاندان مشترکہ ہو اور خاندان کے ممبران میں سے متوفی
کا بھائی اور بیوہ ہو تو ٹپیلگی کی وراثت بھائی کے نام منظور کیجانی چاہیے
اور بیوہ کو حقوق پرورشی سے بڑھکر کوئی حق نہ دیا جانا چاہیے۔

واقعات مقدمہ ہذا یہ ہیں کہ مسمی واجی ولد نیکاجی پولیس پٹیل موضع گوگل گاؤں تعلقہ پاتھری فوت ہوا۔ بر بنا رپورٹ اہلیان دیہہ تحصیل سے اشتہار اجرا کیا گیا۔ بتاریخ ۱۴ اردی بہشت سنہ ۱۳۳۳ف مسماۃ سکو بائی مرافعہ گذارہ رجوع ہوکر درخواست پیش کی کہ مسمی واجی متوفی پولیس پٹیل سائلہ کا شوہر تھا۔ لہذا پولیس پٹیلی بنام سائلہ منظور فرمایا جائے۔ بتاریخ ۴ اردی بہشت سنہ ۱۳۳۳ف مسمی جیجا حاضر ہوکر عذرداری پیش کیا کہ سائل متوفی پٹیل کا برادر حقیقی ہے لہذا وراثت سائل کے نام منظور فرمائی جائے۔

بنا راضی تجویز مولوی محمد وقار الدین احمد صاحب تعلقدار ضلع پربھنی

سکوبائی بنام جیجا

تحصیلدار صاحب نے بعد تحقیقات یہ رائے دی کہ مسمی جیجا کے بیان سے اور اوس کے گواہوں کے بیانات سے صاف و صریح طور سے ظاہر ہو رہا ہے کہ پٹہ دار واجی متوفی کا خاندان مشترکہ تھا ان میں باہمی تقسیم نہیں ہوئی تھی۔ جیجا اپنے بڑے بھائی واجی کے زیر پرورش تھا۔ جبکہ خاندان مشترکہ ہوا اور منقسمہ ہونے کے متعلق کوئی مواد پیش نہ ہوا ہو تو ایسی صورت میں زوجہ متوفی کی استدعا قابل قبول نہیں ہو سکتی۔ لہذا موضع گوگل گاؤں کی پولس پٹیلی کا پٹہ بجائے واجی کے اوس کے برادر حقیقی مسمی جیجا کے نام کر دیا جائے زوجہ متوفی کی پرورش جیجا کے ذمہ رہے۔ تجویز تحصیل کی ناراضی سے سکوبائی نے ڈویژن میں مرافعہ کی تو صاحب ڈویژن نے یہ فیصلہ کیا کہ جیجا کے جانب سے جو گواہ پیش ہوئے ہیں وہ متفقاً بیان کرتے ہیں کہ عرصۂ تین سال سے جیجا اور واجی علیحدہ رہا کرتے تھے اور خور و نوش بھی علیحدہ تھا۔ اور ان گواہوں نے کاشت کے مشترک ہونے کی حقیقت بیان کیا ہے اور نہ خاندان کے اشتراک کا بیان دیا ہے سماۃ سکوبائی کے جانب سے جو گواہ پیش ہوئے ہیں اونہوں نے متفقی علیحدگی قیام و بود و باش و خور و نوش کی مزید تصدیق کی ہے ان بیانات سے بمقابلہ اشتراک خاندان صورت تقسیم کو ترجیح اور تقویت ہوتی ہے اور ادعائے سکوبائی لائق لحاظ ہو جاتا ہے۔ سکوبائی کے نام پٹہ کیا جانے سے مسمی جیجا اپنے حصۂ آنہ واری سے محروم نہیں ہو سکتا ہے اور بعد انتقال سکوبائی معاش لامحالہ جیجا پر مسترد ہوگی لہذا پٹہ سکوبائی کے نام کیا جائے فیصلہ ڈویژن کے ناراضی سے جیجا نے ضلع میں اپیل کیا تو صاحب ضلع نے یہ فیصلہ کیا کہ بیانات گواہاں سے قطع نظر کر لیجائے تو بھی سکوبائی ایسا جس کی بنا پر اشتراک ثابت ہے وہ بیان کرتی ہے کہ کاشت ایک جگہ تھی اور اوس کے شوہر متوفی نے جیجا کی شادی اپنے صرفہ سے کی ہے اور اوس کا یہی ایک حقیقی بھائی ہے لہذا رائے تحصیل مناسب ہے۔ مرافعہ منظور ڈویژن کی تجویز منسوخ حسب رائے تحصیل پٹہ وراثتاً بنام جیجا برادر حقیقی متوفی منظور ہ۔

اس وقت یہی تجویز ضلع زیر اپیل ہے۔

حکم جناب صدر المہام بہادر مال :-

تمہید۔ مثل پیش ہوئی۔ فریقین کے جانب سے کوئی حاضر نہیں تھے وراثت پٹیلگی کی کارروائی ہے متوفی پٹیل کی زوجہ اور اوس کا چھوٹا بھائی دعویدار ہیں تحصیل و ضلع متفق ہیں کہ پٹہ بھائی خرد کے نام کیا جائے۔ ضلع نے جس بیان زوجہ پر استدلال کیا ہے دیکھا گیا اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ خاندان مشترکہ ہے

سکو بائی بنام جیجا

اور کوئی وجہ نہیں پائی جاتی کہ زوجہ خاندان مشترکہ کو حقوق پرورشی سے بڑھکر کوئی حق دیا جائے۔ لہذا پٹہ حسب تجویز ضلع مرافعہ علیہ کے نام کیا جانا چاہئے۔ البتہ اسقدر صراحت ضروری ہے کہ بیوہ کی پرورش اسپر لازم ہوگی اگر کسی وقت اسکی شکایت پیش ہو تو اسکیل سے راست پرورشی تحصیل سے دلائی جائیگی۔ پس

تجویز ہوئی کہ

مرافعہ ترمیماً منظور حسب صراحت صدر عمل ہو۔

صیغۂ نگرانی مال

پرمال راؤ نگرانخواہ۔ بوکالت مسٹر گوپال ریڈی بیرسٹرایٹ لا۔

بنام

ترمل راؤ نگرانی علیہ۔ بوکالت مولوی سید عبدالقادر صاحب و مولوی فیض الدین صاحب وکلاء

پٹہ۔ پٹہ اراضی۔ گڈھی۔ گڈھی کے زمین کا پٹہ۔ اندراج دہی۔ قیاس متعلقہ اندراج دہی۔

تجویز ہوئی کہ گڈھی کی زمین دیسائی کی ہوا کرتی ہے۔ اگر کسی شخص کو اس متعلق دعوے ہو تو اوس کو عدالت دیوانی سے چارہ کار اختیار کرنا چاہئے۔

واقعات یہ ہیں کہ مسمی کرکیال انتیا نے تحصیل میں درخواست دی کہ سروے نمبر (۶) موازی ۳۰ گنٹہ محاصلی (۶؍ہ) موقوعہ موضع کرکیال کا پٹہ سابق میں کنٹرل راؤ برادر مدعی کا نام تھا۔ اس زمین میں بقدر (۱۵) گنٹہ گھڑی واقع ہے۔ من مدعی کے دادا کے وقت سے قابض و کاشتکار ہیں لیکن پٹواری موضع نے ۱۳۱۲ف میں چالبازی سے رامراؤ مدعی علیہ کے باپ کے نام عمل پٹہ کر دیا جسکی اصلاح کے لئے درخواست دی گئی لیکن تصفیہ نہیں ہوا۔ اور اوس کا پٹہ وراثتاً مدعی علیہ کے نام ہوا۔ مگر قابض اراضی قدامت سے من مدعی ہیں۔ مگر مدعی علیہ کاشت میں مزاحم ہو رہا ہے بعد دریافت مزاحمت رفع فرمائی جائے بربناء درخواست مذکور تحصیل سے کارروائی ضابطہ غاز کیگئی تو مدعی علیہ پرمال راؤ نے جوابدہی کی کہ دعوے مدعی غلط ہے محض تکلیف دینے کے لئے دعوے دائر کیا گیا ہے۔ مدعی علیہ زمین متدعویہ کا پٹہ دار اور قابض ہے۔ اور رقم سرکاری ادا کر رہا ہے۔ لہذا دعوے مدعی خارج فرمایا جائے۔

نگرانی بنا راضی تجویز ادلی تعلقدار صاحب ضلع کریم نگر مورخہ ۲۴ بہمن ۱۳۲۳ف متضمن اینکہ صرف پٹہ کیوجہ سے قبضہ کا خواستگار ہو تو عدالت مجاز میں چارہ کار اختیار کرنا لازم ہے؟

پرمال راؤ
بنام
ترمل راؤ

تحصیلدار صاحب نے بعد دریافت مقدمہ کو خارج کر دیا جس کا مرافعہ ضلع مین ہوا تو صاحب ضلع نے بھی مرافعہ نامنظور فرما دیا۔

فیصلہ ضلع کی ناراضی سے محکمۂ صوبہ داری میں اپیل کیا گیا تو محکمۂ موصوف سے بمنظوری مرافعہ حکم صادر فرمایا گیا کہ دعوے رفع مزاحمت قبضہ کی دریافت بمواجہ فریقین کیجائے اس کی نگرانی منجانب پرمال راؤ محکمۂ ہذا مین ہوئی تو محکمۂ ہذا سے فہمائش دیگئی کہ صوبہ دار صاحب نے تحقیقات کر کے فیصلہ صادر کرنیکا حکم دیا ہے اوسمین دست اندازی کی ضرورت نہیں ہے لہذا نگرانی خارج کر دیگئی اسی حکم کے بناء پر تحصیل میں تحقیقات ہو کر یہ فیصلہ کیا گیا کہ مدعی کا دعوے بربنار قبضہ ہے اور قبضہ ثابت ہے اور مزاحمت ناجائز مدعی علیہ ثابت ہے۔ لہذا درخواست مدعی منظور مدعی علیہ کی مزاحمت دور کیجائے اور قبضہ مدعی بدستور بحال رہے۔ فیصلہ تحصیل کی ناراضی سے پرمال راؤ نے ضلع میں مرافعہ کیا تو صاحب ضلع نے یہ فیصلہ فرمایا کہ شہادت و رسائد جو منجانب مرافعہ علیہ محکمۂ تحت میں داخل ہوئی اوس سے ثابت ہے کہ مرافعہ علیہ ۱۳۱۵ف سے قابض اراضی متنازعہ ہے اور ۱۳۲۳ف سے مسلسل قابض و مالگزار ہے۔ لہذا مرافعہ نامنظور اور فیصلہ تحت بحال رہے۔ فیصلہ ضلع کے ناراضی سے منجانب پرمال راؤ محکمۂ ہذا مین نگرانی کیگئی ہے۔

حکم جناب صدر المہام بہادر مال۔

تمہید۔ مثل پیش ہوئی۔ وکلاء فریقین کی بحث سماعت کی گئی۔ اس مقدمہ میں دو امور غور طلب ہیں۔ ترمل راؤ (نگرانی علیہ) کا دعوے یہ ہے کہ نمبر نزاعی ۶۰ کو وہ قائمقام انتیا کی حیثیت سے کاشت کر رہا ہے اور اپنے دعوے کی تائید میں شہادت و رسائد پیش کیا ہے۔

تہواری موضع جس کے رسائد پیش ہوئے ہیں۔ اون کا خود یہ بیان ہے کہ رقم پرمال راؤ (نگرانیخواہ) سے ذریعہ انتیا وصول ہوتی ہے ۱۳۲۷ف کی جو رسید پیش ہوئی ہے جسکا ترجمہ شریک مثل ہے۔ اس کا ترجمہ غلط ہوا ہے اور رسید کی پیشانی پر بعد میں بنایا جانا معلوم ہوتا ہے۔ اس میں (۱۲عہ) پرمال راؤ دلیپائی کے طرف سے داخل ہونا درج ہے۔ جب پرمال راؤ کے نام پٹہ ہے اور یہ زمین گڑہی مین واقع ہے جو دیسائی یا دیسکھ کے سوا کسی کی ہو نہیں سکتی تو ترمل راؤ یا اوس کے پدر کیجانب سے بہ حیثیت مالکانہ کاشت ہونا صحیح متصور نہیں ہو سکتا یہ خود مقدم مالی ہے۔ اس طرح کی کارروائی سے پٹہ داروں کو بیدخل کرنا چاہتا ہے۔ اگر ۱۳۲۷ف کی رسید کو جیسا کہ وہ چاہتا ہے قبول کیجائے تو نہ صرف

پربال راؤ
بنام
ترل راؤ

پربال راؤ نگرانی خواہ بیدخل ہو جائیگا ۔ بلکہ دیگر پٹہ داران بھی جنکا اندراج اس میں ہے بیدخل ہو جائینگے شہادت جو پربال راؤ کے جانب سے پیش ہوئی ہے ۔ اس سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ اس کی جانب سے اراضی مذکور متعدد لوگوں نے بحیثیت تولدار کے کاشت کی ہے ۔

جب پربال راؤ دیسائی اس موضع میں نہیں رہتا ہے تو گڑھی مقدم مالی کے قبض و تصرف میں ہو جانا خالی از استعجاب نہیں ہے یہ امر قابل تسلیم ہے کہ دیہات کی مالگذاری کے ادخال کے لئے خود دیسائی نہیں آتے اور یہ مشکل ہے اس لئے سیت سندیوں کے ورکیہ رقم آئی اور انتیا اور اسکے پسر نے من مانے کاغذات میں اندراج کرلیا ہے جو بالکل قرین قیاس ہے ۔ ایسے عمل سے کوئی حق حاصل نہیں ہوتا ہے ۔ اگر ترل راؤ طرفثانی کو دعوے ہے تو عدالت سے چارہ جوئی کرسکتا ہے ۔ لہذا

تجویز ہوئی کہ

نگرانی منظور ۔

صیغۂ مرافعہ مال

بندہ علی . . مرافع

بنام

سرکار عالی مرافعہ علیہ

فیصلہ ۔ مرافع کی غیر حاضری میں فیصلہ کا عدم جواز ۔

تجویز ہوئی کہ مرافع کے عذرات سماعت کرنے کے بعد تجویز صادر کیجانی چاہئے ۔

واقعات یہ ہیں کہ مسمی بندہ علی مرافع پٹہ دار سروے نمبرات ۱۰ ۔ ۱۲ ۔ ۱۰۹ ۔ ۴۸ ۔ ۴۹ ۔ ۵۳ ۔ ۵۴ ۔ موقوعہ موضع بوڑنگیرتی تعلقہ نلگنڈہ ہے موضع مذکو سابق میں سمستان نارائن پور سے متعلق تھا ۔ اب شریک خالصہ ہو چکا ہے ۔ بزمانہ جاگیر یہ نمبرات انعام مقدم پٹواری کے نام سے تھے ۔ جب جاگیر شریک خالصہ ہو چکی تو نمبرات مذکور بھی شریک خالصہ کرلئے گئے اسواسطے کہ اب اون کو حسب احکام خالصہ نقد اسکیل ایصال ہوا کرتا ہے ۔

مگر اغراض جمعبندی و اصول کے لحاظ سے نمبرات متذکرہ صدر کی جو کچھ کاشت و افتادہ کے

بناراضی تجویز مولوی سید عباس حسین صاحب تعلقدار ضلع نلگنڈہ

بندہ علی بنام سرکار عالی

حالت قرار پائی اوسی طرح کمی ایک سالہ کا عمل ہونا ضروری تھا۔ مگر ایسا عمل فیصل پٹی میں ہونا غیر ظاہر ہے۔ بلکہ تحصیلدار صاحب نے حین جمعبندی عمل شمول قائم کرکے وصولی رقم کی رائے دی جسکو ناظم صاحب جمعبندی نے منظور کرلیا۔ جس کی ناراضی سے ضلع میں مرافعہ کیا گیا تو صاحب ضلع نے یہ فیصلہ فرمایا کہ "مرافع پٹواری ہے اور بوقت کاشت کوئی شرح نہیں لکھی گئی۔ اور عذر عدم کاشت ہے جو بوجہ قلت آب ہے۔ اگر یہ عذر صحیح ہوتا تو خود پٹواری نے اپنے نمبرات کے نسبت فیصل پٹی میں عمل نکرانا۔ اور اس وقت معافی کی کارروائی کرنا نہایت مشتبہ امر ہے اور جبکہ جو عذرات بتلائے گئے ہیں لغو ہیں اور کیفیت صدر میں بصراحت بے ضابطگی ثابت ہے جو خود پٹواری مرافع کی غلطی ہے اس میں سرکار نقصان اوٹھانے کی کوئی وجہ نہیں ہے لہذا مرافعہ نامنظور تجویز تحت بحال رہے۔

فیصلہ ضلع کی ناراضی سے محکمہ صوبہ داری میں اپیل داخل کیا گیا۔ مگر بوجہ تخفیف صوبہ داری پرشل محکمہ ہذا میں وصول ہوئی ہے۔

حکم جناب صدر المہام بہادر مال۔

تمہید۔ مثل پیش ہوئی مرافع غیر حاضر ہے۔ اسکو اطلاع ہے مرافع کا اہم عذر یہ ہے کہ بلا سماعت عذرات غیر حاضری مرافعہ میں فیصلہ اس کے خلاف ہوا ہے اگر اس کو موقع دیا جاتا تو یہ عدم وجود ذرایع آب کو ثابت کرتا۔ رفع حجت کے نظر مناسب یہ ہے کہ مرافع کو عذرات کے پیش کرنے کا موقع دیا جاوے۔ لہذا

تجویز ہوئی کہ

مرافعہ ترمیماً منظور۔

صیغہ نگرانی مال

وتر ام . نگرانیخواہ بوکالت بی کیشو راو صاحب وکیل

بنام

ایساجی . نگرانی علیہ بوکالت مولوی عبدالحمید صاحب وکیل

رقم مالگزاری کے اوغال کا اثر۔ پٹہ واری نمبر مثبتہ کا اثر۔ شکمی۔ ادعاء رقم مالگزاری کا دلیل قبضہ نہ ہونا۔

ناراضی فیصلہ اول تعلقدار صاحب ضلع پربھنی مورخہ ۲۰ فروردی سنہ ۱۳۳۰ف مشعر اینکہ مرافعہ منظور۔

وترام
بنام
ایساجی

تجویز ہوئی کہ :-

جبکہ کاغذات سرکاری سے نہ شکمی ثابت ہو نہ پٹہ دار اور نہ قبضہ ایسی
صورت میں محض رقم مالگزاری کا ادا کرنا دلیل قبضہ متصور نہیں ہوسکتی

واقعات یہ ہیں کہ مسمی ایساجی نگرانجواہ تحصیل تعلقہ کلمنوری میں درخواست پیش کی کہ سائل اراضی سروے نمبر ۱۴ موازی ۴ ایکر ۲۳ گنٹے محاصلی (۵ ؎) موقوعہ موضع ٹیمور دیرہ کا پٹہ دار اور قابض ہے مسمی وترام کا اس اراضی میں کوئی حق نہیں ہے بلاوجہ مزاحم ہو رہا ہے لہذا بعد دریافت مزاحمت دور فرمائی جائے ۔ منجانب وترام جوابدہی کی گئی کہ دعوائے مدعی سے صاف انکار ہے ۔ سروے نشان (۱۴) میرے قبضہ میں ہے ۔ سائل ہر سال کاشت کر رہا ہے ۔ اراضی متدعویہ کا پٹہ ایساجی مدعی کے نام ہے مگر سالم زمین سائل کے قبضہ میں ہے ۔ مدعی کا اس زمین پر قبضہ ہے نہ کبھی کاشت کیا ہے لہذا دعوائے خارج ہو ۔ تحصیلدار صاحب نے بعد تحقیقات یہ فیصلہ کیا کہ وترام موضع ٹیمور دیرہ کا پٹیل ہے ۔ اسکا بیان جبکہ یہ ہے کہ یہ سالم نمبر نزاعی کا شکمیدار ہے تو چاہئے تھا کہ کاغذات سرکاری سے اپنی شکمی ثابت کراتا جبکہ یہ کاغذات سرکاری سے شکمی ثابت کرانے سے قاصر رہا ہے تو قیاس ہوتا ہے کہ نہ اسکی شکمی ہے اور نہ قبضہ بلکہ جابرانہ طریقہ سے اس نمبر پر قابض ہوا چاہتا ہے کہ موضع کا پٹیل بھی ہے پس ایسی حالت میں مدعی علیہ کی پیش کردہ شہادت آزاد اور قابل اطمینان متصور نہیں ہوسکتی اور نہ پٹہ دار کے مقابلہ میں محض زبانی شہادت پر کامیاب ہوسکتا ہے ۔ لہذا اراضی سروے نمبر ۱۴ سے مدعی علیہ وترام کی مزاحمت دور کردیجائے کہ اوسکو مزاحمت اور مداخلت کا حق نہیں ہے ۔

فیصلہ تحصیلدار کی ناراضی سے وترام نے ڈویژن میں مرافعہ کیا تو صاحب ڈویژن نے یہ فیصلہ کیا کہ مرافعہ علیہ کا قبضہ ثابت ہوتا ہے ۔ گواہان نمبر ۲ و ۳ میں اختلاف ہے ۔ ایک کھیت کو شمال میں دوسرا جنوب میں بیان کرتا ہے و نیز پٹہ مرافعہ علیہ کے نام سال حال ہوا ۔ اور گواہ بیان کرتا ہے کہ مرافعہ علیہ کے طرف سے پہلے ہنا پھر گوپالہ آٹھ سال سے کاشت کر رہے ہیں پھر جب پٹہ ان کے نام نہ تھا اور یہ یہاں کا رہنے والا نہیں تو نہ معلوم یہ مجاز بٹائی دینے کے کیسے ہوا گواہان کے کہتے ہیں کہ دس سال سے صرف دو مرتبہ مرافعہ علیہ گاؤں میں آیا یہ آنا اور رجانا بٹائی کے لئے بیان کیا جاتا ہے

تحصیلدار صاحب نے قیاس پر تصفیہ فرمایا ہے۔ پٹواری نے اپنے اظہار میں اصلیت کو بہت کچھ چھپایا ہے۔ لیکن پھر بھی وہ مرافع کے ادائی محاصل کو مانتا ہے۔ غرض بلا ثبوت قبضہ دعوے رفع مزاحمت ناقابل لحاظ ہے۔ پس مرافعہ منظور۔

وتر ام بنام ایساجی

فیصلہ ڈویژن کی ناراضی سے ایساجی نے ضلع میں اپیل کیا تو صاحب ضلع نے یہ فیصلہ کیا کہ جو گواہ پیش ہوئے ہیں وہ صرف دو ہیں۔ اون میں ایک پٹواری ہے جس نے قبضہ کے متعلق ذکر تک نہیں کیا ہے البتہ یہ کہتا ہے کہ رقم مرافعہ علیہ نے ۱۳۲۸ف و ۱۳۲۹ف کی دی ہے۔ مگر کردی میں اصل پٹہ دار کا نام ہے۔ قبضہ کا ثبوت کچھ نہیں ہے۔ پٹواری کا یہ بیان صرف پٹیل کی ٹپلی کی وجہ سے ہے۔ ورنہ اگر اصلیت ہوتی تو گواہوں کی کیا کمی تھی تحصیل نے جو رائے قائم کی ہے۔ ہمارے خیال میں وہ اصولاً درست ہے۔ لہذا مرافعہ منظور۔ فیصلہ ڈویژن منسوخ۔ حسب فیصلہ تحصیل عمل ہو۔

فیصلہ ضلع کی ناراضی سے وتر ام نے محکمۂ صوبہ داری میں درخواست نگرانی پیش کی مگر بوجہ تخفیف محکمۂ صوبہ داری یہ مثل محکمۂ ہذا میں منتقل ہوئی ہے۔

حکم جناب صدر المہام بہادر مال۔

تمہیداً مثل پیش ہوئی۔ وکلاء فریقین کی بحث سماعت کی گئی۔ نگرانیخواہ نہ پٹہ دار ہے نہ شکمیدار اور نہ اسکا کسی طرح کا قبضہ ہی ثابت ہے۔ مولوی عزیز احمد صاحب تحصیلدار نے جو تجویز کیا ہے۔ وہ مبنی بر انصاف ہے جس سے ضلع نے اتفاق فرمایا ہے

یہ استدلال کہ دو مرتبہ رقم نگرانیخواہ نے ادا کی ہے یہ قبضہ کے لئے کوئی دلیل نہیں ہوسکتی اور نہ شہادت پر غور کیا جانے کا موقع اب ہے۔

حاکم ابتدائی نے جو نتیجہ اخذ کیا ہے۔ اس سے ضلع متفق ہے اور وہ صحیح نتیجہ ہے جو مفید نگرانیخواہ نہیں ہے۔ لہذا

تجویز ہوئی کہ

نگرانی نامنظور۔

صیغۂ مرافعہ مال

اپا راؤ مرافع بوکالت مولوی سید علی الدین صاحب وکیل

بنام

انند راؤ مرافعہ علیہ

پٹہ مقدم مالی۔ ڈگری عدالتی۔ ڈگری عدالتی کی پابندی۔ فرزند اکبر کے نام منظوری پٹہ کا جواز۔ تنکمی۔ برادران کا نام تنکمی میں قائم ہونے کا جواز۔

مسمی راؤجی مقدم مالی موضع مرہنی تعلقہ احمد پور کا انتقال ہونے پر مقدم پٹواری موضع نے رپورٹ کی کہ متوفی کو (۵) فرزندان ہیں حسب ضابطہ کارروائی کیجاوے بنابراں اشتہار جاری ہوا۔ انند راؤ فرزند کلاں دعویدار ہوکر مستدعی پٹہ ہوا۔ مسمی رنگ راؤ ولد سیتا جی نے درخواست عذرداری پیش کی کہ مالی پٹیلی کا پٹہ اوس کی چچیری دادی زبدا بائی کے نام تھا مساۃ مذکور نے اپنے حیات میں سائل کے پدر کے نام پٹہ ہونے کی درخواست پیش کی جسکا یہ تصفیہ ہوا کہ تاحیات مساۃ مذکور مناجی کے نام پٹہ نہیں ہو سکتا۔ اب چونکہ مساۃ مذکور کا انتقال ہوا ہے لہذا مالی پٹیلی کا پٹہ میرے نام کیا جاوے تحصیل نے بعد دریافت انند راؤ فرزند کلاں متوفی کے نام منظوری پٹہ کی رائے دی ڈویژن اور ضلع نے بھی اس سے اتفاق کیا۔

اس فیصلہ کی ناراضی سے ورثاء زبدا بائی نے محکمۂ معتمدی مال میں مرافعہ پیش کیا۔

تجویز ہوئی کہ جبکہ ۱۲۹۹ف میں وطن کی ڈگری راؤجی کو مل چکی ہے تو اگر کوئی زمانۂ مدید کے بعد کارروائی وراثت میں زبدا بائی کے خاندان کا کوئی شخص وطن کے نسبت بحث پیدا نہیں کر سکتا۔

واقعات یہ ہیں کہ مقدم پٹواری موضع مرہنی تعلقہ احمد پور نے رپورٹ کی کہ مسمی راؤجی مالی پٹیل

بناراضی تجویز مولوی محمد سخاوت حسین خاں صاحب تعلقدار ضلع بیدر۔

آپا راؤ بنام انندراؤ

موضع مذکور فوت ہوچکا اوسکے ورثاء سے مسمیان انند راؤ - گیانوبا - تکارام تین فرزندان زوجۂ اول سے اور مسمی رنگ راؤ ایک فرزند زوجۂ ثانی سے اور مسمی اشونت راؤ ایک فرزند زوجۂ ثالث سے جملہ پانچ فرزندان موجود ہیں - حسب ضابطہ کارروائی فرمائی جائے - تحصیل سے حسب ضابطہ اشتہار جاری کیا گیا - مسمی انند راؤ رجوع ہو کر درخواست پیش کیا کہ سائل فرزند کلان متوفی ہے - لہذا پٹہ سائل کے نام فرمایا جائے - مسمیان سادبا اور منباجی نے درخواست پیش کی کہ راؤجی متوفی سائلین کا برادر تھا - پٹہ انند راؤ کے نام کیا جا کر سائلین کا نام شریک شکمی کیا جائے - مسمی رنگ راؤ ولد مناجی نے درخواست پیش کیا کہ مالی ٹیلی کا پٹہ سائل کی چچیری دادی مسماۃ زبدا بائی کے نام تھا جو حال میں فوت ہوچکی ہے - بائی مذکور نے اپنے حیات میں مسمی مناجی پدر سائل کے نام پٹہ ہونے کی درخواست پیش کی تھی - مگر یہ تصفیہ ہوا کہ بائی مذکور کے حیات تک مناجی کا نام شریک نہیں ہوسکتا - مسمی راؤجی متوفی بحیثیت گماشتہ کارگذار تھا - چونکہ وہ فوت ہوچکا ہے لہذا پٹہ سائل کے نام فرمایا جائے -

تحصیلدار صاحب نے بعد تحقیقات انند راؤ فرزند اکبر کے نام پٹہ کی رائے دی اور بقیہ چار فرزندان کا نام شریک آنہ داری کرنے کی تحریک کی - مگر ڈویژن افسر صاحب نے یہ فیصلہ کیا کہ راؤجی اس وطن کا پٹہ دار مالی نہ تھا - بلکہ وہ منجانب زبدا بائی گماشتہ تھا - مسماۃ زبدا بائی لاولد فوت ہوئی ہے - رنگ راؤ ولد مناجی کو اگر کوئی دعویٰ ہے تو عدالت دیوانی سے چارہ جوئی کرسکتا ہے لہذا وطن داخل سرکار ہو اور بپابندی گشتی نشان (۱۰) بابتہ ۱۳۲۲ف تقرر گماشتہ منجانب سرکار کی کارروائی تحصیل سے کیجاوے - جسکا مرافعہ انند راؤ نے ضلع میں کیا تو صاحب ضلع نے یہ فیصلہ کیا کہ پٹہ مالی ٹیلی بقدر ہشت آنہ رنگ راؤ ولد مناجی کے نام کیا جائے فیصلہ ضلع کے ناراضی سے انند راؤ نے صوبہ داری میں مرافعہ کیا تو صاحب صوبہ نے یہ فیصلہ فرمایا کہ یہ کارروائی پیچیدہ ہے لہذا ڈویژن کو حکم دیا جائے کہ مکرر تحقیقات کیجائے -

بربنائے فیصلہ محکمۂ صوبہ داری ڈویژن افسر صاحب نے بعد تحقیقات یہ فیصلہ کیا کہ یہ امر ثابت ہے کہ راؤجی کو بمقابلہ زبدا بائی بقدر ۴ر وطن ٹیلگی ملی - اور استقرار حق کی ڈگری عدالت دیوانی سے ۱۲۹۹ف میں ملی - اور سررشتۂ مال سے اوس کی تعمیل بھی ہوچکی ہے من بعد

اپا راؤ بنام انندراؤ

زبدا بائی نے بقیہ حصۂ وطن کو راؤجی کے نام ۱۲۹۹ف میں منتقل کیا ہے - اور اوس کی منظوری محکمہ سرکار سے ۱۲۹۹ف میں دیجا چکی ہے - لہذا وراثت انندراؤ فرزند راؤجی کے نام منظور کیجاتی ہے فیصلہ ڈویژن کی ناراضی سے رنگ راؤ ولد مناجی نے ضلع میں مرافعہ کیا تو صاحب ضلع نے یہ فیصلہ کیا کہ مرافعہ علیہ کے پیش کردہ کاغذات سے بخوبی ثابت ہے کہ ۱۲ کا حصہ اوس کے باپ راؤجی نے عدالت سے حاصل کیا - اور ۸ کا حصہ خود زبدا بائی نے منتقل کیا تھا - تحت سے جو فیصلہ کیا گیا درست ہے - لہذا مرافعہ نامنظور -

اب اس فیصلہ ضلع کے ناراضی سے اپا راؤ ولد راُنا نے محکمۂ ہذا میں درخواست اپیل پیش کیا ہے -

حکم جناب صدر المہام بہادر مال -

تمہید - مثل پیش ہوئی - فریقین غیر حاضر ہیں -

پدر مرافعہ علیہ نے جبکہ ۱۲۹۹ف میں حصۂ وطن کی ڈگری حاصل کی اور خود زبدا بائی نے بقیہ حصۂ وطن بمنظوری مجاز منتقل کردی تو ایک زمانۂ مدید کے بعد کارروائی وراثت میں زبدا بائی کے خاندان کا کوئی شخص وطن کے نسبت بحث پیدا نہیں کرسکتا -

فیصلہ تحت ناقابل دست اندازی ہے - متوفی راؤجی کی وراثت انندراؤ کے نام منظور اور اس کے بقیہ چار بھائی شکمی میں رہیں گے - مرافعہ نامنظور -

صیغۂ مرافعہ مال

مانک وٹھل راؤ — مرافع بوکالت پنڈت گوپال راؤ صاحب و ضیاء الدین صاحب وکلای

بنام

راگھویندر انندراؤ — مرافعہ علیہ بوکالت پنڈت گنیش راؤ صاحب وکیل

وارث قریب کے نام پٹہ کئے جانیکا جواز - وارث بعید - وارث بعید کو بمقابلہ وارث قریب کے حق وراثت نہ ہونا - پٹہ پٹواری گری -

تجویز ہوئی کہ جو شخص وارث قریب تر ہو اوس کے نام پٹہ پٹواری گری کیا جانا چاہیے - وارث بعید کو ہدایت دیوانی دیجانی چاہیے -

نباراضی تجویز تعلقدار صاحب ضلع گلبرگہ شریف -

نگ دھل راؤ بنام رگھونیدر انندراؤ

واقعات یہ ہین کہ موضع ہیرور خورد کے پٹواری گری کا پٹہ سماۃ وینکو بائی کے نام تھا۔ اوس کا انتقال ہو جانے سے کارروائی وراثت آغاز ہوئی اور اشتہار اجراء ہونے پر حسب ذیل اشخاص رجوع ہوئے۔

(۱) انندرام چندر باین ادعا کہ حصہ دار وطن اور خاندان کلاں سے ہون پٹہ میرے نام کیا جائے

(۲) مانک راؤ باین استدعا کہ میں متوفیہ کا قریب تر وارث ہون پٹہ میرے نام کیا جائے۔

(۳) رام چندر وینکٹیش باین بیان کہ متوفیہ کو کوئی اولاد نہیں ہے۔ متوفیہ میری چچانی ہوتی ہے۔ اوس کا کریا کرم مین نے کیا ہے۔ وراثت میرے نام کیجائے۔

(۴) جے راؤ وٹھل باین استدعا... کہ میں قریب کا وارث ہون متوفیہ کے حیات مین بطور گماشتہ کام کرتا رہا پٹہ میرے نام ہو۔

(۵) ریونیا ولد جن لبیا باین استدعا کہ متوفیہ لاولد فوت ہوئی ہے وطن لاوارث ہے ہراج کیا جائے۔

تحصیل مین تحقیقات آغاز ہوئی۔ اثناء دریافت میں انندرامچندر نمبر (۱) فوت ہو گیا اوس کا فرزند رجوع ہوا۔ وہ بھی انتقال کیا تو اوس کا بھائی رگھونیدر انندراؤ رجوع ہوا تحصیلدار صاحب نے بعد ختم تحقیقات مانک راؤ نمبر (۲) کے نام پٹہ کرنے کی رائے دی جس کو صاحب ڈویژن نے منظور کر لیا۔ ڈویژن کے تجویز کی ناراضی سے رگھونیدر انندراؤ نے ضلع میں مرافعہ پیش کیا جس کا فیصلہ اس طرح ذریعۂ تجویز زیر اپیل کیا گیا کہ:۔

اس کارروائی میں وطن لاوارث بتایا گیا ہے۔ جس کی تحقیقات ہونی چاہئے۔ جو شجرہ کہ پیش کیا گیا ہے اوس سے کوئی صحیح رائے قائم نہیں ہو سکتی کہ کون وارث ہے اس میں تو کوئی شبہ نہیں کہ متوفیہ کا کوئی وارث احق نہیں ہے دعویداران و عذر داران قرابت دار باور کئے جا سکتے ہیں۔ مگر یہ قرابتداری بعینہ ایسی ہے جیسی حضرت آدم علی نبینا کی سب اولاد ہیں قریب قریب تمام اشخاص کے دعاوی اور عذر داران بر بنا حقیت ہیں جن کے تصفیہ کے لئے عدالت دیوانی موضوع ہے لہذا مرافعہ خارج فریقین کو رہنمائی دیوانی ہو جائے تا وقتیکہ کرایا نے پٹہ کا کوئی حکم عدالت سے وصول نہ ہو یہ وطن لاوارث قرار دیا جاتا ہے۔

تجویز ضلع کا مرافعہ محکمۂ صوبہ داری میں دائر کیا گیا تھا۔ مگر بوجہ تخفیف صوبہ داری یہ مثل محکمۂ ہذا میں وصول ہوئی ہے۔

حکم جناب صدر المہام بہادر مال۔

تمہید۔ بحث سماعت کی گئی۔ رائے تحصیل متفقہ ڈویژن لائق منظوری ہے۔ اگر کسی فریق کو اعتراض ہو تو اپنی حقیت کا عدالت سے تصفیہ کرا سکتا ہے مرافعہ نا منظور و مثل داخل۔

صیغۂ مرافعہ مال

درگا داس .... مرافع بوکالت

بنام

سرکار عالی .... مرافعہ علیہ بوکالت

چوپڑی بہی۔ چوپڑی بہی میں اندراج رقم کا لزوم۔ پٹواری کی غفلت۔ معطلی پٹواری بوجہ عدم اندراج رقوم در کردی وکھاتہ۔

موضع کوتن تعلقہ پاٹودہ کی رعایا نے پٹواری کے متعلق شکایتی درخواست صاحب ضلع بیڑ کے پاس بدین مضمون پیش کی کہ پٹواری چوپڑیوں پر وصول رقم کا اندراج نہیں کرتا۔ اور بہم سے زاید رقم وصول کرتا ہے صاحب ضلع نے تحقیقات کی۔ اور شکایت واجبی ہونے کی وجہ سے پٹواری کو معطل کیا جس کے ناراضی سے پٹواری نے محکمۂ معتمدی مال میں مرافعہ پیش کیا۔

تجویز ہوئی کہ:۔

احکام یہ ہیں کہ رقم داخل ہوتے ہی داخل کنندہ رقم کو رسید دینا چاہئیے اور کھاتہ وکردی میں اندراج کرنا چاہئیے جبکہ پٹواری نے اس کا عمل نہیں کیا ہے تو تجویز ضلع لائق دست اندازی کے نہیں ہے۔

واقعات یہ ہیں کہ بر بنا ر شکایت رعایائے موضع کوتن پلی تعلقہ پاٹودہ مسمی درگا داس گرماجی پٹواری موضع مذکور کے نسبت صاحب ضلع نے یہ تجویز کی کہ اس وقت موضع کوتن پلی تعلقہ پاٹودہ کی رعایا

بناراضی تجویز مولوی محمد ظہور الدین احمد صاحب اول تعلقدار ضلع بیڑ

باکرہ دخل ...
ظہور ... تعلقدار ...
... ۱۳۲۰ ...

گادا س بنام سرکار عالی

اپنے چوپڑیاں لے کر اس کے ساتھ حاضر ہیں کہ پٹواری درگا داس اون سے رقم مالگزاری وصول کرتا ہے۔ لیکن ہمارے چوپڑیوں پر رسید مدخلہ رقم کی نہیں دیتا۔ اس سے یہ نہیں معلوم ہوتا کہ ہم سے کسقدر رقم وصول ہونے کی تھی۔ اور وصول کسقدر کی گئی جو چوپڑیاں پیش کیجاتی ہیں تو وہ واپس کر دیتا ہے۔ اور بعض وقت چوپڑیاں اپنے پاس رکھ لیتا ہے۔ چنانچہ چوپڑیاں اوسی کے پاس تھے۔ اب ہم میں سے بعض کو دیا ہے بعض پر لکھدیا ہے اور بعض پر نہیں۔ پٹواری کا جواب ہے کہ رعایا چوپڑیاں پیش نہیں کرتی اس وجہ سے اون کو اون کی مدخلہ رقم کی رسید چوپڑی پر تحریر نہیں کر دیا۔ جو چوپڑیاں معہ اس وقت ہیں وہ اس وجہ سے ہیں کہ اونہوں نے پیش نہیں کیا۔ حالانکہ اوس کا یہ جواب درست نہیں ہے احکام یہ ہیں کہ رقم داخل ہوتے ہی داخل کنندہ رقم کو رسید دینا چاہئے۔ اور کھاتہ و کر دی ہیں اوس مدخلہ رقم جس کے توسط سے یا جس نے داخل کیا ہے اندراج کرنا چاہئے۔ کر دی کھاتہ کے بھی ملاحظہ سے ظاہر ہے کہ کس نے کس قدر کس کے جانب سے رقم داخل کی ہے صراحت نہیں ہے۔ کہتا ہے کہ غلطی ہوئی اس عمل سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ اوس کی نیت درست نہیں ہے اور رعایا کو پریشان کرنا مقصود ہے۔ لہذا آئندہ کے لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اوس کو مناسب سزا دیجائے تاکہ اوس کی طبیعت کی اصلاح ہو۔ لہذا مسمی درگا داس پٹواری موضع کوتن پلی ایک سال کے لئے بعلت ہذا معطل رہے۔ اور آئندہ کے لئے متنبہ رہے کہ ایسے حرکات نہ کرے۔

تجویز ضلع کے ناراضی سے مسمی درگا داس نے محکمۂ ہذا میں اپیل داخل کیا ہے:۔

حکم جناب صدر المہام بہادر مال۔

تمہید۔ مثل پیش ہوئی مرافع غیر حاضر ہے۔

پٹواری مرافع نے صرف یہی نہیں کہ پاوتی پر رسید نہیں دیا بلکہ عمل کر دی و کھاتہ کا بھی نہیں کیا۔ اور اس عمل کے نہ کرنے سے خود اقبال ہے۔ پس صاحب ضلع نے جو تجویز کی ہے وہ ناقابل دست اندازی ہے لہذا مرافعہ نامنظور۔

صیغہ مرافعہ مال

تمل پلی رنگاریڈی مرافع بوکالت مولوی محمد فیض الدین صاحب وکیل

بنام

سرکار عالی مرافعہ علیہ

رقم تری - معافی رقم تری - تری کی رقم کب معاف کیجا سکتی ہے؟ کمی ایک سالہ کا عمل - نمبرات کو پانی نہ پہونچنے کا اثر - تالاب میں پانی نہ ہونا - نمبرات تحت تالاب -

واقعات یہ ہیں کہ تمل پلی رنگاریڈی کے نام چند نمبرات کا پٹہ ہے اور یہ نمبرات تحت تالاب "پدہ چرو" واقع ہیں تحصیلدار صاحب نے بعد معائنہ موقع یہ رائے دی کہ نمبرات تالاب سے بہت دور ہیں اس لئے ان نمبرات کو پانی میسر نہیں ہوا لہذا (سالہ) روپیہ بمد کمی ایک سالہ لائق منظوری ہیں - ڈیویژن نے اس سے اختلاف کرکے وصولی رقم کی تجویز کی جس سے ضلع نے بھی اتفاق کیا بر طبق اپیل معتمدی مالگزاری -

تجویز ہوئی کہ :-

جبکہ ان نمبرات میں ایک عرصہ سے تری کاشت نہیں ہوئی ہے اور ہر سال بمد کمی ایک سالہ رقم مجرا دیجا رہی ہے تو رقم تری لائق معافی ہے -

واقعات یہ ہیں کہ تمل پلی رنگاریڈی (مرافع) کے نام سروے نمبرات ۲۲۴/۱ و ۲۲۸ و ۲۲۹ و ۲۳۰ و ۲۳۱ و ۲۳۲ و ۲۳۳ و ۲۳۴ و ۲۳۵ و ۲۳۶ و ۲۳۸ و ۲۳۹ و ۲۴۰ و ۲۴۱ و ۲۲۷ و ۲۲۶ موازی ... ایکر محاصلی ... موقوعہ موضع پیتور تعلقہ دیورکنڈہ ضلع نلگنڈہ کا پٹہ ہے نمبرات مذکور تحت تالاب پدہ چرو واقع ہیں - رپورٹ گرداور سے ظاہر ہوتا ہے فصل آبی میں تالاب میں کافی پانی موجود تھا - مگر نمبرات افتادہ رہے تحصیلدار صاحب نے بعد معائنہ موقع تصدیق کی کہ موسم کاشت تک پانی نہیں آیا - اور جسقدر پانی تالاب میں موجود تھا وہ متصلہ نمبرات کے لئے کافی تھا - اگر بعد میں تالاب میں پانی جمع نہ ہوتا تو کاشت شدہ نمبرات کی فصل بھی تلف ہونے کا اندیشہ تھا - نمبرات زیر بحث تالاب سے بہت دور واقع ہیں - اور

بنا راضی تجویز مولوی محمد سخاوت حسین خان صاحب تعلقدار ضلع نلگنڈہ

رنگاریڈی بنام سرکار عالی

نالہ جن کے ذریعہ ان نمبرات کو پانی ملتا ہے۔ کسی قدر شکستہ اور یہ نمبرات ایک عرصہ سے افتادہ چلے آرہے ہیں۔ تا وقتیکہ پُر ہنگام نہ ہو۔ ان نمبرات کو پانی میسر آنا دشوار رہے لہذا مبلغ سمالوں روپیہ بندکمی یک سالہ لائق منظوری ہیں۔

حین جمعبندی ناظم صاحب نے یہ تجویز کی کہ تختہ جات بارش کے ملاحظہ سے ظاہر ہے کہ اس تالاب کا عمق چھ گز ہے۔ ابتداءً میں پانچ گز پانی موجود تھا۔ ایسی صورت میں کافی پانی نہ آنے کا عذر غلط ہے۔ لہذا رقم وصول ہو۔

فیصلہ ڈیویژن کے ناراضی سے ضلع میں اپیل کیا گیا تو صاحب ضلع نے یہ فیصلہ کیا کہ یہ نمبرات تابی کے ہیں۔ تالاب میں پانی بھرپور تھا۔ لہذا مرافعہ نامنظور تجویز ناظم صاحب جمعبندی بحال رہے۔

اب اس فیصلہ ضلع کے ناراضی سے محکمۂ ہذا میں مرافعہ کیا گیا ہے۔

حکم جناب صدر المہام بہادر مال۔

تمہید مثل پیش ہوئی مرافع اصالتاً حاضر ہے۔ نقشہ اور پہانی پتر ک و فیصل پٹی وصول ہوئی نقشہ کے ملاحظہ سے ظاہر ہے کہ نمبرات زیر بحث تالاب سے بہت فاصلہ پر واقع ہیں اور ان نمبرات کے درمیان خشکی اراضی بھی ہے۔

فیصل پٹی کے دیکھنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسی تالاب کے دوسرے نمبرات جنکا تالاب سے اتصال اور قرب ہے۔ (الے ماسے ۸) کی معافی منظور بوجہ قلت آب کی گئی ہے۔

نمبرات زیر بحث جس نالہ سے سیراب ہوتے ہیں یہ جا بجا شکستہ ہے ۳۳ف کی بارش یعنے ۳۲ف میں بارش کم ہوئی ہے۔ اور اس کا عام اثر ملک سرکار عالی میں محسوس کیا گیا ہے یہ نمبرات عرصہ سے تری نہیں ہوئے ہیں۔ اور ہر سال بندکمی ایک سالہ رقم مجرا دیجارہی ہے محض تختہ کارتی وار پر بھروسہ کرکے تالاب میں پانچ گز پانی تھا۔ ان نمبرات کی افتادگی بلا وجہ تسلیم کرنے میں ضرور تامل ہے۔ اور جب متصلہ نمبرات کے لئے قلت آب کی وجہ مانی گئی ہے تو پھر ان نمبرات کو جو تالاب سے بہت دور واقع ہیں نہ ملنے کی وجہ قوی متصور نہیں ہو سکتی ہے اگر بعد از موسم تالاب میں پانی آجاوے تو اس سے کاشت اگر کیجاوے تو یہ فصل اس درجہ

تل پلی رنگاریڈی (خام) سرکار عالی

ناقص اور خراب ہوتی ہے کہ سر محنت اور تخم بھی بعض اوقات حاصل نہیں ہوتا ہے۔ البتہ ایسی صورت میں دوسری فصل آبی میں پانی میسر ہو تو کاشت کرنا چاہیے۔ مگر پانی کے لئے جو بند بندی ہوتی ہے اوس میں یہ تبرات شامل نہیں ہیں۔ اور سواد بند بندی کے اگر کاشت ہو تو یہ فصل رعایا کا ناجائز منصور کیا جاتا ہے۔ اس نے آبی کی افتادگی یا وجہ تصور کیجانی چاہیے نالہ شکست ہوا کہا جاتا ہے۔ ناظم صاحب جمعبندی کو خود موقع دیکھنا چاہیے اگر نالہ زیادہ مرمت طلب ہے اور اوس کی مرمت رعیت کے خارج الاختیار ہے تو اوسکی مرمت کا انتظام سررشتہ آبپاشی سے کرادیں اور جب تک مرمت نہ ہو اور تری بحالت موجودہ کاشت محال ہو تو خشکی کاشت کی اجازت دیکر نفع کی محاصل کا تو تحفظ بحق سرکار کرلیا جاوے۔

لہذا حکم ہوا کہ

مرافعہ منظور۔ فیصلہ تحت منسوخ۔ رقم تری معاف۔

صیغہ مرافعہ مال

نشان مثل ۱۴/۱۳۳۴ ف مورخہ ۱۹ اردی بہشت ۱۳۳۴ ف

گھڑ و صاحب مرافع

بنام

سرکار عالی مرافعہ علیہ

ہراج۔ تکمیل نیلام بعد تنسیخ کا عدم جواز۔ ہراج سہ بارہ ختم ہونے کا اثر۔ معاملہ۔

تجویز ہوئی کہ سہ بارہ ہراج ختم ہوجاوے اور معاملہ پر ہراج گیرندہ کو قبضہ بھی دیدیا جاوے اس کے بعد تنسیخ ہراج کی کارروائی جائز نہیں ہے۔

واقعات یہ ہیں کہ مقدم پٹواری موضع اننت ساگر تعلقہ کلیگور نے تسکم تالاب چودھر چروکا رقبہ (دے) یکر قابل ہراج ہونیکی رپورٹ تحصیل میں دی۔ تحصیل نے حسب ضابطہ اشتہار جاری کیا گیا۔ اور بتاریخ ۹ اردی ۱۳۳۳ ف اراضی مذکور کا ہراج سہ بارہ برقم (۱۲۶) روپیہ مسمی گھڑو صاحب مرافع کے نام تحصیل سے منظور کیا گیا اور بعد ادخال رقم ہراج عمل و دخلی کے احکام ذریعہ نشان واقع ۱۲ اردی ۱۳۳۳ ف جاری کردئے گئے بتاریخ ۱۹ اربہمن ۱۳۳۳ ف رعایا موضع نے فی کس

نبار اضی تجویز مولوی سید عبداللہ صاحب رضوی تعلقدار ضلع میدک

گھرو صاحب بنام سرکار عالی

کے حساب سے دئے جانیکی درخواست ضلع میں پیش کی تو صاحب ضلع نے تحصیل کو حکم دیا کہ درخواست رعایا سے ظاہر ہوتا ہے کہ قبل ہراج گھرو صاحب نے رعایا کو رقبہ ہراج سے کچھ حصہ دینے کا لالچ بتایا تھا۔ جسکی وجہ رعایا ہراج میں اضافہ پر سوال نہ کرسکے۔ اب اون میں باہم پھوٹ ہو جانے سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے چونکہ تنسیخ ہراج کی کارروائی ناممکن ہے۔ لہذا سالگذشتہ کے لحاظ سے رقم قائم اور وصول کیجائے۔

تجویز مندرجہ بالا کی ناراضی سے گھرو صاحب نے محکمۂ ہذا میں درخواست اپیل پیش کی ہے

حکم جناب صدر المہام بہادر مال۔

تمہید۔ مثل پیش ہوئی مرافع کے جانب سے کوئی حاضر نہیں ہے۔

جبکہ مرافع نے دیگر خواہشمندوں سے سازش کرلی تھی۔ جیسا کہ صاحب ضلع نے تجویز کی ہے۔ باوجود اس کے اس کو بذریعہ نشان (۳۴۸) مورخہ ۷ ر فروردی ۳۳ ف نوٹس دیا گیا کہ بلحاظ سالگذشتہ کے مطابق رقم داخل کرے۔ ورنہ ضلع مین سہ بارہ نیلام ختم کیا جاوے گا۔ اس کے بعد وہ نوٹس کے پہونچنے سے گریز کرتا رہا۔ اور آخر اس کے مکان پر تعمیل کی گئی جبکہ معاملات ہراج مین اس طرح سازش کرلیجائے اور وہ ظاہر ہو جائے تو نقصان سرکار کے مدنظر صاحب ضلع نے جو تجویز کیا ہے وہ درست ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ قانون اس کی مدد نہیں کرتا۔ جبکہ سہ بارہ ہراج ختم ہو گیا۔ اور معاملہ سپرد ہراج گیرندہ کیا گیا اور عمل دخل بھی ہو لیا کاشت بھی کی گئی تو اس کے بعد کسی قاعدہ کے رو سے ہراج گیرندہ پر کوئی ذمہ داری عاید نہیں ہوتی اگر اس نے سازش کی ہے اور دوسروں کو حصہ نہ دیا ہے تو اسکا چارہ کار علیحدہ وہ خود اختیار کرسکتے ہیں۔ اس میں شک نہیں ہے کہ کمی رقم کیوجہ سے نقصان سرکار ہوا۔ مگر ملازم سرکار جو عمال وہاں گرداور وتعہد دار کا فرض تھا کہ قبل ختم سہ بارہ اس معاملہ میں دلچسپی کے ساتھ اضافہ کی کوشش کرتے۔ ختم معاملہ کے بعد اس طرح کی کوئی تجویز جیسا کہ صاحب ضلع نے کی ہے مبنی بر انصاف وضابطہ نہ ہو گی۔

لہذا تجویز ہوئی کہ

مرافعہ منظور۔

نشان مسل ۱۵۹ سنہ ۱۳۱۹ف
م ۱۱ بہمن ۱۳۲۰ف

صیغۂ نگرانی مال

تکا ولد اپا نگرانی خواہ بوکالت رنگ راؤ صاحب ٹیکمالکر وکیل ۔

بنام

تلسا و میسیا وغیرہ طرفثانیان بوکالت راے گن بہادر صاحب وکیل

فیصلہ ۔ فیصلہ بغیر حضوری فریق ۔ عدم جواز صدور فیصلہ بغیر حضوری فریق کے ۔

تجویز ہوئی کہ جبکہ فیصلہ بغیر حاضری فریق کے کیا گیا ہو تو اوس کا موقع ملنا چاہئے ۔

واقعات یہ ہیں کہ میسیا و تلسا وغیرہ دھیڑوں نے تحصیل میں درخواست پیش کی کہ ہم لوگ ہمیشہ خدمت سرکاری ادا کرکے جملہ حقوق دھیڑگی پاتے ہیں ۔ مگر رعایا و موضع نے ہمارے حقوق کو خارج اور رواج کو شکست دیکر مردہ جانور مانگوں کو دے رہے ہیں ۔ لہذا حسب منتدأمد قدیم مردہ جانور ہم کو دلانیکا حکم دیا جائے ۔

تحصیلدار صاحب نے رعایا کو طلب کیا تو اونہوں نے درخواست پیش کی کہ ہم دھیڑوں کو مردہ جانور اوسی صورت میں دیتے تھے کہ ہر وقت ہم کو تاڑی زراعت بنادیں اور ہمارے مردہ جانور کا چمڑا خراب نہ ہونے دیں ۔ بخلاف اس کے دھیڑوں نے چمڑا رکھ لینا شروع کر دیا جب دھیڑوں نے شرارت شروع کی تو ہم مانگوں کو مردار گوشت دینے لگے ۔ ہم کو اختیار حاصل ہے کہ جن سے کام میں سہولت ہو اون کو مردار گوشت دیں ۔

اس کے نسبت تحصیلدار صاحب نے یہ تصفیہ کیا کہ دھیڑوں کے جانب سے کوئی ثبوت پیش نہیں ہوا رعایا کے بیان سے ظاہر ہے کہ مانگ اور دھیڑ ہر دو گوشت لیتے ہیں جبکہ دھیڑوں نے چمڑا خراب کرنا شروع کر دیا تو رعایا نے مردہ جانور مانگوں کو دینا شروع کر دیا ہے ۔ لہذا علی السویہ گوشت تقسیم کر دیا جائے ۔

بناراضی تجویز تحصیل ضلع میں مرافعہ پیش ہوا تو تعلقدار صاحب ضلع نے فیصلہ کیا کہ جبکہ قدیم سے گوشت دھیڑوں کو دیا جاتا ہے جسکو تحصیلدار صاحب نے بھی تسلیم کر لیا ہے تو اب مانگوں کی شرکت اور نصف نصف ہر دو فریقین میں گوشت کو تقسیم کر کے دھیڑوں کی حق تلفی کرنا درست نہیں ہے ۔ لہذا

نگرانی بناراضی تجویز اول تعلقدار صاحب ضلع بنا[illegible] نشان فیصلہ (۱۱) بابتہ ۱۳۱۲ف مورخہ ۰ اسفندار ۱۳۱۲ف مشوا[illegible] مرافعہ منظور ہو

حکم ہوا کہ مرافعہ منظور۔ تجویز تحت منسوخ۔

ضلع کے تجویز کی ناراضی سے تکا نے صوبہ دار میں مرافعہ پیش کیا تو ابھی تصفیہ کی نوبت نہیں آئی تھی کہ سر صوبہ داری تخفیف ہوگئی۔ مِثل صوبہ داری بغرضِ تصفیہ محکمہ ہذا میں منتقل ہوئی ہے۔

تکا بنام تلسا وغیرہ

حکم جناب صدر المہام بہادر مال۔

تمہید۔ مِثل پیش ہوئی۔ مانگون کا اہم ترین عذر یہ ہے کہ اون کو بروز پیشی موقع نہیں دیا گیا بلکہ غیاب میں فیصلہ کیا گیا ہے۔ دعوے یہ ہے کہ قدامت سے یہ حصہ پاتے رہے ہیں عذر درست ہے دعوے کی دریافت و تحقیق نہ تحصیل نے کی ہے نہ ضلع نے۔ اس لئے کارروائی محتاج تکمیل ہے۔ لہذا

تجویز ہوئی کہ

نگرانی تربیتاً حسب اشارات صدر عمل کیا جاوے۔

صیغہ مرافعہ مال

بھیمر لنگ — مرافع بوکالت مولوی محمد اسحاق صاحب وکیل

بنام

گوبند راؤ — مرافعہ علیہ بوکالت پنڈت گنپت راؤ صاحب وکیل

ولی نابالغ۔ افعال ولی نابالغ کا اثر نابالغ پر۔ غفلت ولی کا اثر نابالغ پر۔ حقوق نابالغ کب تک قائم رہ سکتے ہیں؟

تجویز ہوئی کہ قانوناً ولی نابالغ کے بعدم پیروی و غفلت کا اثر نابالغ کے حقوق پر نہیں پڑ سکتا اور نابالغ کے حقوق اوس کے بلوغ کے بعد تین سال گذرنے پر زائل ہو سکتے ہیں۔

واقعات یہ ہیں کہ مسمی ہنمنت راؤ ولد شاہ راؤ پولس پٹیل موضع اونچیگانون پرگنہ کلمنوری تعلقہ ہدگانون ضلع ناندیڑ فوت ہوا۔ تحصیل نے حسب ضابطہ اشتہار جاری کیا گیا اندرون مدت ورثا رحاضر نہ ہونیسے کارروائی تحصیل داخلدفتر کردیگئی من بعد بنام حصہ داراں اجرا رہوا تو اندرون مدت بھیمراؤ حصہ دار (مرافع) حاضر ہوا۔

تحصیلدار صاحب نے بعد تحقیقات یہ رائے دی کہ بیانات گواہان سے مسمی بھیمراؤ کا نصف حصہ دار

بھیم راؤ بنام گوبند راؤ

ہونا ثابت ہے ۔ اس لئے بحالت موجودہ اوس کو مستحق پٹہ دار قرار دینے مین ۔ کوئی امر مانع نہین ہے لہذا پٹہ کوتوالی پٹیلی بنام بھیم راؤ حصہ دار ہونا مناسب ہے ۔ جب یہ کارروائی ضلع میں وصول ہوئی تو صاحب ضلع نے حسب رائے وذمہ داری تحصیل وارثت کی منظوری دیدی ۔ جسکی ناراضی سے گوبند راؤ ولد شام راؤ برادر ہنمنت راؤ پوس پٹیل متوفی نے ضلع مین مرافعہ کیا تو صاحب ضلع نے یہ فیصلہ کیا کہ تحصیل نے بجائے اس کے فریقین کے نام سمن جاری کرتی اور ہر دو کا ثبوت و تحریر دیدیکر فیصلہ کرتی صرف اجرائی اشتہار پر اکتفا کر کے بوجہ غیر حاضری فریق یکطرفہ فیصلہ کردیا ہے ۔ لہذا مثل تحصیل واپس ہے ۔ باجرائی مکرر تکمیل تحقیقات کیجائے ۔

تجویز ضلع کی ناراضی سے مسمی بھیم راؤ نے محکمۂ ہذا میں درخواست پیش کیا تو محکمۂ ہذا سے یہ حکم دیا گیا کہ تاریخ پیشی ضلع بہ یوم تعطیل مقرر کی گئی ۔ دوسرے دن مثل پیش ہوئی ۔ اوس کی اطلاع بھیم راؤ کو نہین ہوئی ۔ انصافاً فریق کو موقع دینا چاہئے لہذا درخواست منظور کیجاتی ہے ۔ صاحب ضلع اپنے اجلاس میں یہ بتقرر تاریخ بہ سماعت عذرات فریقین فیصلہ صادر فرمادیں ۔

جب صاحب ضلع نے بعد تحقیقات یہ فیصلہ کیا کہ واقعات مثل سے پایا جاتا ہے کہ رام راؤ ولی نابالغ (گوبند راؤ) نے قانونی کار کو طے کرنے میں غفلت کی ہے اس کی اصلی وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ ابتداءً اوسکو منجانب سرکار ایسی خدمت پر مقرر کر دیا گیا چونکہ وہ قابض وطن رہا اس لئے منجانب نابالغ پیروی میں غفلت کیا جس کا اثر اس وقت نابالغ پر پڑ رہا ہے ۔ غفلت ولی دعویدار کے وجہ سے کارروائی اس قابل ہوسکتی ہے کہ اس وقت دعویدار کا کوئی لحاظ نہ کیا جائے ۔ مگر قانوناً نابالغ کے حقوق پر اثر نہیں پڑ سکتا ۔ اور نابالغ کے حقوق اس کے بلوغ کے بعد تین سال گذرنے پر زائل ہو سکتے ہیں ۔ چونکہ نابالغ کو ایک شخص ثالث بھی تصور نہیں کیا جاسکتا ۔ لہذا مرافعہ منظور تجویز تحت منسوخ حسب صراحت بالا عمل مکرر تحقیقات کرنے کا کارروائی تحت کو واپس ہو ۔ اب اسی فیصلہ ضلع کے ناراضی سے بھیم راؤ نے محکمۂ ہذا میں درخواست اپیل پیش کی ہے ۔

حکم جناب صدر المہام بہادر مال ۔

تمہید ۔ مثل پیش ہوئی ۔ فریقین کے جانب سے کوئی حاضر نہیں ہیں ۔ صاحب ضلع نے تکمیل تحقیقات کا جو حکم دیا ہے وہ مبنی بر انصاف ہے ۔ اور کوئی وجہ دست اندازی کی پائی نہیں جاتی ۔ لہذا

تجویز ہوئی کہ

مرافعہ نامنظور۔

صیغہ مرافعہ مال

مسل نمبر ۸۷ سنہ ۱۳۳۲ف
۲۷ اردی بہشت ۱۳۳۲ف

پرسہ سیتارام راؤ .... مرافع

بنام

سرکار عالی۔ .... مرافعہ علیہ

سند پٹوارگری - غیر وطندار - دیرینہ کارگزاری کا اثر - خدمت پٹوارگری - غیر وطندار کو عطاء سند پٹوارگری کا عدم جواز۔

تجویز ہوئی کہ جب موضع اجارہ میں کوئی شخص پٹواری گری کے عطا کی ہو تو غیر وطندار خواہ وہ کتنے ہی سال سے کارگزار کیوں نہ ہو اوس کو سند اصلداری نہیں دیجاسکتی۔

واقعات یہ ہیں کہ مسمی پرسہ سیتارام راؤ مرافع نے بتاریخ ۱۸ ار مہر سنہ ۱۳۲۹ف تحصیل میں بدیں مضمون درخواست پیش کی کہ وہ ایک عرصہ سے موضع کارپلی کی پٹواری گری کو انجام دیرہا ہے یہ موضع سابق میں اگرہار تھا بزمانۂ اگرہار اوس کے مورث بحیثیت دیسپانڈیہ پٹواری گری کے فرائض انجام دیتے تھے۔ جب اگرہار ضبط ہوا تو اوس کا چچا خدمت پٹواری گری کو انجام دیتا تھا۔ بزمانۂ ضبطی یہ موضع سی سالہ اجارہ پر دیا گیا تو کچھ مدت اوس کے مورث بعدہٗ وہ خود پٹواری گری کی خدمت بجالاتا رہا لہذا سند پٹواری گری مرحمت فرمائی جائے۔

بربنائے درخواست مذکور تحصیلدار صاحب نے ضلع میں تحریک کی کہ مسمی مذکور من ابتدائے سنہ ۱۳۱۱ف لغایتہ الیوم موضع کارے پلی کی پٹواری گری کو بلا شکایت انجام دیرہا ہے۔ لیکن اوس کو سرکار سے کوئی اسکیل نہیں پایا جاتا ہے۔ اسوجہ سے اوس کو سند اصلداری سرکاری عطا نہیں ہوئی ہے۔ لہذا سند پٹواری گری عطا فرمائی جائے تو مناسب ہے۔

جب یہ تحریک ضلع میں وصول ہوئی تو صاحب ضلع نے یہ تجویز فرمائی کہ بہ تفصیل ٹپیات کے بنیاد پر اور نیز بسبب سالہ قبضہ سے موضع اجارہ میں پٹواری گری پر تقرر نہیں ہوسکتا اور نہ سند دیجاسکتی ہے۔

پر یہ ستیارام
بنام
سرکار عالی

اور نہ خلاف فیصلۂ سرکار عمل کیا جاسکتا ہے۔ درخواست گذار کے پاس جبکہ موضع اجارہ کے پٹواری گری دینے کے احکام سرکار نہیں ہیں تو کیسے دیجاسکتی ہے۔ لہٰذا مثل داخلدفتر کیجاتی ہے۔ کاغذات مرسلہ واپس ہیں۔

تجویز ضلع کی ناراضی سے مسمی پر یہ ستیارام راؤ نے محکمۂ صوبہ داری میں اپیل کیا تھا مگر بوجہ تخفیف صوبہ داری یہ مثل محکمۂ ہذا میں وصول ہوئی ہے۔

حکم جناب صدرالمہام بہادر مال۔

تمہید۔ مثل پیش ہوئی۔ مرافع غیر حاضر ہے۔ تحریک تحصیل و تجویز ضلع ملاحظہ ہوئی۔ جبکہ موضع اجارہ میں کوئی شرط پٹواری گری کے عطا کی نہ تھی تو غیر وطندار خواہ وہ کتنے ہی سال سے کارگذار کیوں نہ ہو اس کو سند اصلداری نہیں دیجاسکتی۔ یہ تجویز صاحب ضلع بالکل درست ہے۔ عذرات ناقابل لحاظ ہیں۔ لہٰذا تجویز ہوئی کہ

مرافع نامنظور۔

صیغۂ مرافعہ مال

سدو مرافع بوکالت رائے گنپت لال صاحب وکیل

بنام

سکھارام مرافعہ علیہ بوکالت ....

سنہ ۱۳۱۳ف میں موضع اور مزرعہ کا علیحدہ علیحدہ ارسال مرتب کرنے کا حکم۔ حکم قطعی ہو جانیکے بعد مکرر ایک ہی ارسال مرتب کرنے کا حکم۔

سنہ ۱۳۱۳ف میں یہ حکم دیا گیا کہ موضع اور مزرعہ کا ارسالنامہ علیحدہ علیحدہ مرتب کیا جائے۔ اس کے بعد حال میں حسب تحریک تحصیل صاحب ضلع نے ایک ہی ارسالنامہ مرتب کرنیکا حکم دیا۔

تجویز ہوئی کہ سنہ ۱۳۱۳ف کا حکم قطعی ہوا ہے۔ لہٰذا اب جو جدید حکم دیا گیا ہے وہ صحیح نہیں ہے۔ لہٰذا حسب حکم سنہ ۱۳۱۳ف عمل ہو۔

واقعات یہ ہیں کہ تحصیلدار صاحب تعلقہ ہنگولی ضلع پربھنی نے ذریعہ مراسلہ نشان (۶ ھ) واقع ۲۹ آذر سنہ ۱۳۳۲ف ضلع میں تحریک کی کہ موضع سنیگانوں و مزرعہ مکوڑی کا ارسالنامہ

بناراضی فیصلہ اول تعلقدار صاحب ضلع پربھنی مورخہ ۹ دے سنہ ۱۳۳۲ف مشعر اینکہ چونکہ موضع و مزرعہ ایک ہستی کی وصول ہو تو ایک ہی ارسالنامہ ہو۔

سنہ ۱۳۳۵ف
مرافعہ نمبر ۱۹۱
۱۳ اسفندار سنہ ۱۳۲۵ف

علیحدہ علیحدہ مرتب ہوا کرتا ہے ۔ تحقیقات سے معلوم ہوا کہ ارسالنامہ کے مرتب کرنیکا طریقہ ۱۳۰۲ف سے آغاز ہوا ہے ۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس موضع اور مزرعہ کی رقم ۱۳۱۳ف میں ایک ہی وقت وصول نہ ہونیکی وجہ سے تحصیلدار صاحب وقت نے پٹواری کو حکم دیا کہ اولاً موضع کا ارسالنامہ روانہ کر دیا جائے ۔ اور اوس کے بعد جب مزرعہ کوڑی کی رقم وصول ہو جائے تو اوسکو علیحدہ ارسالنامہ کے ذریعہ روانہ کر دی جائے میری رائے میں یہ عمل قابل مسدود ہی ہے موضع اور مزرعہ کا ایک ہی ارسال مرتب کرنے کے لئے حکم نافذ فرمایا جائے صاحب ضلع نے حسبہٗ منظوری صادر فرماکر تحصیل کے اختیار تمیزی پر چھوڑ دیا ۔ تجویز ضلع کی ناراضی سے مسمی سدو نے محکمہ ہذا میں اپیل کی ہے ۔

حکم جناب صدر المہام بہادر مال ۔

تمہید ۔ مرافعہ علیہ باوجود اطلاعیابی کے غیر حاضر ہے ۔ جب امر منفصلہ ہے آذر ۱۳۰۲ف م ۱۹ ذیقعدہ ۱۳۱۶ھ میں موضع اور مزرعہ علیحدہ علیحدہ قرار دئے جا کر حکم ہو چکا ہے کہ مزرعہ کوڑی کا پٹہ کھیمن مرافع کے دادا کے نام کیا جاوے ، اور اسکیل بھی اس کو ملا کرے ۔ اور اس بناء پر اس وقت تک ارسالنامہ جات علیحدہ علیحدہ مرتب ہوتے ہیں تو اب امر منفصلہ کو اس طرح عمل سے جھگڑے میں ڈالنے کی ضرورت نہیں ہے لہذا

تجویز ہوئی کہ

مرافعہ منظور ۔ حسب فیصلہ ۱۳۱۳ف عمل ہو ۔

صیغہ مرافعہ مال

محمد ہاشم　　مرافع بوکالت پنڈت گوبند راؤ صاحب وکیل

بنام

راما .... مرافعہ علیہ

تقرر گماشتہ ۔ خواندہ شخص کا تقرر کرنا ۔ ناخواندہ کا تقرر نہیں کرنا چاہیے ۔

مرافع کو تحصیل اور ڈیویژن نے گماشتہ مالی ٹیلی پر تقرر کیا ۔ ضلع نے مرافعہ علیہ کو بعد اس کے کہ وہ خواندہ ہے ۔ ترجیح دی ۔ بر طبق اپیل منجانب مرافع تجویز ہوئی کہ مرافع ناخواندہ ہے لہذا اوسکا تقرر نہیں ہو سکتا ہے ۔ گماشتہ کا تقرر اختیاری تحصیل ہے ۔ راما یا کسی دوسرے شخص خواندہ کا تقرر کیا جائے ۔

سدو بنام سکوبا رام (حاشیہ)

نشان مثل ۸/۵۶ سنہ ۱۳۳۰ف م ۴ مہر ۱۳۳۲ف (حاشیہ)

نا راضی فیصلہ اولیٰ تعلقدار صاحب ضلع اورنگ آباد مورخہ ۲۶ تیر ۱۳۳۰ف شرائط کہ مرافعہ منظور ۔

محمد ہاشم بنام راما

واقعات یہ ہیں کہ ساونڈو مالی پٹیل جاگیر موضع بانوڈ منجانب سرکار گماشتہ مالی پٹیل تھا اوس کی گماشتہ گری منسوخ ہونے پر دو شخص دعویدار ہوئے (۱) محمد ہاشم مرافع (۲) راما مرافعہ علیہ۔ تحصیل نے بوجہ آثار ظاہری محمد ہاشم کے تقرر کی سفارش کی ڈویژن نے رائے تحصیل کو منظور کیا۔ راما دینے کو حصہ دار اور خواندہ بتلا کر عذر دار ہوا۔ حصہ داری تو ثابت نہیں ہوئی لیکن یہ خواندہ ہونے سے ضلع نے اس کو ترجیح دیکر اس کا تقرر کیا نباراضی فیصلہ ضلع محمد ہاشم نے محکمۂ ہذا میں یہ مرافعہ پیش کیا ہے۔ عذرات کا ماحصل یہ ہے کہ تحصیل اور ڈویژن نے بلحاظ کارگزاری اور بلا شکایت کام انصرام پانے کے اس کا تقرر کیا تھا۔ ضلع نے فیصلہ تحت میں دست اندازی کی بےمنظوری مرافعہ فیصلہ تحت منسوخ فرمایا جائے۔

حکم جناب صدر المہام بہادر مال.

تمہید۔ مرافع کا اہم عذر یہ ہے کہ امیدوار کو حق اپیل نہیں ہے۔ یہ عذر بالکل درست نہیں ہے۔ راما مرافعہ علیہ کی حیثیت ایک شخص ثالث کی ہے۔ گماشتہ منجانب سرکار مقرر کرنے کا مسئلہ ہے۔ کبھی خواندہ کاردان کو گماشتہ کرنا چاہئے یہ لازم نہیں ہے کہ راما کا ہی تقرر کیا جائے۔ مرافع ناخواندہ محقق ہے۔ اس کا تقرر تو ہر صورت میں موزوں نہیں ہے۔ خواندہ شخص کا تقرر لازمی ہے۔ اختیار تقرر گماشتہ تحصیل کو ہے۔ تحصیل کو حکم دیا جانا چاہئے کہ کسی ایک خواندہ لایق شخص کا تقرر کرے خواندہ راما کا ہو یا جس کو کہ تحصیل موزوں خیال کرے۔ مرافع کا تقرر ہو نہیں سکتا۔ لہذا

تجویز ہوئی کہ

مرافعہ نامنظور حسب ہدایت صدر عمل ہو۔

صیغۂ مرافعہ مال

لکشمن .... مرافع

بنام

سرکار عالی .... مرافعہ علیہ

شکایات رعایا نسبت گماشتہ مقدم کوتواع۔ بلا تحقیقات علیحدہ کرنا نہ اصلدار کو نوٹس بغرض تقرر دوسرے گماشتہ کے نسبت دیدینا۔

تجویز ہوئی کہ بر بناء شکایت رعایا گماشتہ کو علیحدہ کر کے اصلدار کو حکم دیا گیا ہے۔

نباراضی فیصلہ اول تعلقدار صاحب ضلع بیڑ مورخہ ۱۴ اردی بہشت سنہ ۱۳۳۳ف شوا نیکہ اصلدار دوسرا گماشتہ جو نیک رویہ و قابل کار ہو پیش کرے

لکشمن
بنام
سرکار عالی

کہ دوسرا گماشتہ پیش کیا جائے - برطبق اپیل حکم ہوا کہ بلاتحقیقات علیحدہ کرنا صحیح نہیں ہے اور نیز جواب بھی گماشتہ کا نہیں لیا گیا ہے - لہذا جواب و ثبوت لیکر آخری تجویز کیجائے -

واقعات یہ ہیں کہ حین تنقیح تحصیل تعلقہ گیورائی تعلقدار صاحب ضلع بیڑ نے تحصیلدار صاحب کو لکھا کہ رعایا موضع ریوکی کو گماشتہ مقدم کوتوالی کے نسبت عام طور پر شکایت ہے کہ وہ انواع و اقسام کے اون پر مظالم کرتا ہے - دریافت سے معلوم ہوا کہ اس کو منجانب اصلدار گماشتگی پر مامور رکھنا مناسب نہیں ہے - پس اصلدار کو حکم دیا جائے کہ دوسرا گماشتہ جو نیک روئیہ اور قابل کار ہو پیش کرے - اس وقت تک مقدم مالی موضع کو منصرم رکھا جائے - ضلع کی تجویز کی ناراضی سے گماشتہ مقدم کوتوالی مسمی لکشمن نے محکمہ ہذا میں درخواست مرافعہ پیش کی ہے -

حکم جناب صدر المہام بہادر مال -

تمہید آیشل پیش ہوئی مرافع غیر حاضر - تجویز صاحب ضلع ملاحظہ ہوئی - عام طور پر حین تنقیح گماشتہ کے نسبت شکایات پیش ہونے کی بنا پر صاحب ضلع نے اصلدار کو نوٹس دیا ہے کہ دوسرا گماشتہ پیش کرے - اور اس وقت تک مقدم مالی کو منصرم رکھا جائے - جبکہ یہ گماشتہ ۲۳ سال سے کارگذار ہے تو عام شکایت کیا ہیں - اور ان کی کس حد تک اصلیت ہے - اس کی دریافت ضروری تھی - نیز مرافع کا جواب بھی نہیں لیا گیا ہے بلا اخذ جواب و ثبوت کافی صرف سماعی امور پر گماشتوں کی علیحدگی غور طلب ہے - اگر شکایات ہیں تو باضابطہ تکمیل کر کے تجویز آخر کرنا چاہئے - لہذا

تجویز ہوئی کہ

مرافعہ منظور -

صیغہ مرافعہ مال

عرضی نمبر ۱۹ مثل نمبر ۸۱ مورخہ ۲۵ اردی بہشت ۱۳۲۱ ف

آتما رام وغیرہ — مرافعان بوکالت پنڈت گوپال راؤ صاحب و پنڈت گندی کشن راؤ صاحبان وکلاء

بنام

سرکار عالی — مرافعہ علیہ

اراضی لاوارثی - انتظام کاشت الکسالہ - پٹیل پٹواری کے رپورٹ نہ دینے کے صلہ میں دسدار رسم

بنا اراضی فیصلہ اول تعلقدار صاحب ضلع عثمان آباد مورخہ ۱۰ رجب ۱۳۴۱ھ مشر انیکہ حسب اندازہ تحصیلدار صاحب رسم مالی پٹیل و پٹواری کی ذات سے داخل کرائے جائیں -

آتمارام وغیرہ بنام سرکار عالی

نقصان کے وصولی کا حکم ۔

بربنا تحریک شریک ناظم عدالت فوجداری ضلع تعلقدار صاحب ضلع نے تحصیل کو حکم دیا کہ اراضی سروے نمبر ۱۶۵ کے کاشت کا انتظام کیا جائے تحصیل نے ایکسالہ بہ محاصل ۸عہ ۱۳۲۵ف کے لئے انتظام کیا ۔ بالآخر اراضی ۱۳۳۲ف میں ہراج ہوئی ۔ لیکن ۱۳۲۶ف سے ۱۳۳۰ف تک پٹیل پٹواری کی غفلت سے سرکار کا نقصان ہوا ہے ۔ اس لئے صاحب ضلع نے حکم دیا کہ (صماعی) روپیہ پٹیل پٹواری سے وصول کیا جائے ۔ برطبق اپیل منجانب پٹیل پٹواری تجویز ہوئی کہ ۱۳۲۶ف سے ۱۳۳۰ف تک سرکاری محاصل ۸عہ ہو چکا ہے لہذا سرکار کا کوئی نقصان نہیں ہوا ہے ۔ سرکار کو محاصل کے علاوہ اور کوئی منافع زمین کا نہیں ملتا تھا اور جس شخص کے قبضہ میں زمین ۱۳۲۵ف میں دی گئی تھی وہی قابض تھا ۔ اوس کے قبضہ سے نکالکر دوسرے کو زمین دی جاتی تو شبہ ہو سکتا تھا ۔ مرافعہ منظور کیا گیا ۔

واقعات یہ ہیں کہ مسٹر رائے رتن چند شریک ناظم عدالت فوجداری ضلع عثمان آباد نے تعلقدار صاحب ضلع عثمان آباد کو لکھا کہ مسمی مارتنڈا ساکنہ ڈاکرتی تعلقہ پرینڈہ ضلع عثمان لاوارث فوت ہوا ہے منجملہ جائداد کے زراعت بھی ہے اور ختم کارروائی لاوارث کے لئے ایک عرصہ درکار ہے لہذا سروے نمبر (۱۶۵) موضع ڈاکرتی کا کاشت کا انتظام کیا جائے تاکہ نقصان سرکار نہ ہونے پائے ۔ بربنا تحریک عدالت فوجداری محکمۂ تعلقداری سے انتظام کاشت کے لئے تحصیل کو حکم دیا گیا اور حسب ہدایت ضلع تحصیلدار صاحب نے یکسالہ کاشت ۱۳۲۵ف کا انتظام کر دیا ۱۳۳۲ف میں سروے نمبر ۱۶۵ موازی ۲۲ ایکر ۲۲ گنٹہ محاصل ۸عہ برقم ۷ بنام گونڈیا ولد سیکھ سہ بارہ ہراج کر کے عمل دخل دلایا گیا ۔ اور نفس معاملہ کا بھی تصفیہ ہو گیا ۔ مگر نمبر مذکور کے انتظام کاشت کے نسبت تعلقدار صاحب نے یہ تجویز کی کہ مارتنڈا لاوارث فوت ہوا اور سرکاری حکم کی بنا پر پہلے زمین کا لاگن بذریعہ تحصیل و پٹواری ہوا ۔ اس کے بعد ۱۳۲۶ف سے ۱۳۳۰ف تک نہ تحصیل نے خبر لی اور نہ پٹیل پٹواری نے لاگن اراضی کا انتظام کر لیا ۔ جسکی وجہ نقصان سرکار ہوا اہلیان دیہہ کو اپنی غلطی کا

اعتراف ہے ۔ لہذا اس کا مواخذہ بدنیت اور نقصان کنندہ سے ہونا چاہئے ٹپیل پٹواری کو یہ معلوم تھا کہ اس سے پہلے لاگن زمین کا انتظام منجانب سرکار ہوا تھا ۔ اسی طرح آئندہ سالوں میں بھی لاگن کا انتظام کرتے یا تحصیل میں رپورٹ کرتے یا خواہشمندان کاشتکار کو حاضر کراتے مگر چھ سال تک خاموش بیٹھے رہے اور سرکاری نقصان کو انہوں نے عمداً گرایا ۔ لہذا اس نقصان کا بار انہیں کے ذات پر پڑھنا چاہئے تحصیلدار صاحب نے نقصان کا اندازہ کم سے کم یا ستوتک تلایا ہے ۔ اور پٹیل و پٹواری نے ہر سال کے پیداوار کا جو اندازہ پیش کیا ہے اس میں انہوں نے مبلغ (سما ؏) کی قیمت تبلائی ہے جو کم ہے ۔ پس حسب اندازہ تحصیل مبلغ (صما) مالی پٹیلی و پٹواریوں کے ذات و جائداد سے داخل کرائے جائیں فیصلہ ضلع کی ناراضی سے مسمی آتما رام پٹواری و کھنڈیراؤ مالی پٹیل نے محکمہ ہذا میں اپیل داخل کیا ہے ۔

آتمارام وغیرہ بنام سرکار عالی

حکم جناب صدر المہام بہادر مال ۔

تمہید ۔ مثل پیش ہوئی ۔ مرافعین پٹیل و پٹواری حاضر ہیں ۔ بحث وکیل صاحب کی سماعت کی گئی ۔ اہم ترین عذرات کا یہ ہے کہ ۱۳۲۶ف میں تحصیل نے دھونڈی با کو یکسالہ کاشت کے لئے زمین دی وہی شخص چونکہ آخر تک کاشتکار رہا تھا ۔ اس لئے ہر سال رپورٹ دینے کی ضرورت نہیں ۔ رقم مالگزاری سالانہ بجز دھونڈی با سے وصول کیا گئے ہیں صاحب ضلع نے پیداوار کے اندازہ پر سے (صما) کا نقصان تبلا رہے ہیں ۔ دراصل سالانہ بجز ہی محاصل سرکار ہے ۔ عذر مرافع بالکل صحیح ہے ۔ سرکار کو محاصل کے سواء اور کوئی منافع زمین سے نہیں مل رہا تھا ۱۳۲۶ف کے بابتہ بھی جو کاشت یکسالہ کا انتظام ہوا ۔ تب بھی بجہ پر زمین اوٹھائی گئی تو اب قیاس پیداوار کے اندازہ پر قائم کر کے مرافعین پر (صما) کا بار ڈالنا درست نہیں ۔ ہاں اگر سالانہ محاصل وصول نہ کرتے یا اوس شخص کے قبضہ سے جس کو کہ تحصیل نے ۱۳۲۶ف کے بابتہ قبضہ دیا تھا ۔ دوسرے شخص کو قبضہ مرافعین دلاتے تو کیگونہ شبہ ناشی ہوسکتا تھا ۔ لہذا

تجویز ہوئی کہ ۔

مرافعہ منظور ۔

صیغہ مرافعہ مال

نشان مسل ۱۳۳۳ف ۸۹ م ۲۵ فردوسی ۱۳۳۳ف

نرسنگ راؤ وغیرہ .... مرافعان

بنام

راجبیر راؤ .... مرافعہ علیہ

وراثت - خاندان منقسمہ میں بھانجہ کو بمقابلہ بھائی کے ترجیح دینا - بیوہ کے نام پٹہ ہونا دلیل خاندان منقسمہ -

مسماۃ رکما بائی کے وفات پر تین اشخاص دعویدار ہوئے ایک مرافعہ علیہ اس بیان سے دعویدار ہوا کہ وہ متوفیہ کے شوہر کے حقیقی بہن کا بیٹا ہے - اور مرافعان اس بیان سے کہ وہ شوہر متوفیہ کے حقیقی بھائی ہیں تحصیل اور ڈویژن اور ضلع نے مرافعہ علیہ کو پٹہ دیا - بر طبق اپیل منجانب برادران حقیقی شوہر متوفیہ تجویز ہوئی کہ جب رکما بائی کے نام خدمت ہوئی تو مرافع کو عذرداری کرنا چاہیے تھا - مگر نا کام رہا اور چارہ کار دیوانی کر کے خاندان شترکہ ثابت نہ کیا - لہذا مرافعہ علیہ کو بمقابلہ مرافعان ترجیح دی گئی - اور مرافعان کو ہدایت دیوانی دی گئی -

واقعات یہ ہیں کہ مسماۃ رکما بائی پٹوارنی موضع چیکا پور تعلقہ کاماریڈی فوت ہوئی حسب ضابطہ اشتہار جاری کیا گیا - مسمی راجبیر راؤ مرافعہ علیہ بدین استدعا دعویدار ہوا کہ یہ اوطان متوفیہ کے شوہری ہیں - شوہر متوفیہ مسمی رنگیش راؤ سائل کی والدہ مسماۃ رنگما کا حقیقی بھائی تھا لہذا پٹہ میرے نام فرمایا جائے مسمیان نرسنگ راؤ و راجبیر راؤ مرافعین نے بدین بیان عذردار ہوئے کہ ہم دونوں متوفیہ کے حقیقی بھائی ہیں - لہذا پٹہ ہمارے نام منظور فرمایا جائے تحصیلدار صاحب نے بعد تحقیقات یہ رائے دی کہ پٹہ وراثت راجبیر راؤ فرزند رنگما بنت حقیقی نیکنیا کے نام قابل منظوری ہے - اور ڈویژن افسر صاحب نے حسب رائے تحصیل منظوری دیدی - تجویز ڈویژن کی ناراضی سے مسمی نرسنگ راؤ اور مسمی راجبیر راؤ نے ضلع میں اپیل دائر کیا تو صاحب ضلع نے یہ فیصلہ فرمایا کہ تحت سے جو رائے وراثت راجبیر راؤ بنت نیکنا کے متعلق دی گئی ہے حق بجانب ہے - لہذا مرافعہ نامنظور - اور فیصلہ تحت بحال رہے - فیصلہ ضلع کی ناراضی سے منجانب نرسنگ راؤ اور راجبیر راؤ محکمہ صوبہ داری میں اپیل دائر کی گئی تھی مگر

نباراضی فیصلہ اول تعلقدار صاحب ضلع نظام آباد مورخہ ۲۵ شہریور ۱۳۳۰ف مشوانیکہ مرافعہ نامنظور -

بوجہ تخفیف صوبہ داری یہ مثل محکمۂ ہذا میں وصول ہوئی ہے۔

نونگ ساوی بنام مہاجیسر بہادر

حکم جناب صدرالمہام بہادر مال۔

تمہیداً۔ خاندان غیر منقسمہ ہوتا تو مرافع کا حق مرجح متصور رہتا۔ مگر جب رکما بائی کے نام خدمت ہوئی تو مرافع کو اس میں عذردار ہونا چاہئے تھا۔ اور رہا اگر جب عذرداری مال سے نامنظور ہوئی تو عدالت سے چارہ جوئی کرنا تھا نہ کی اور عذر ہے کہ اجازت و ہدایت مال سے نہ ہوئی اس لئے نہ کر سکا۔ لہذا

تجویز ہوئی کہ

مرافعہ نامنظور۔ مگر مرافع کو اجازت دیجائے کہ عدالت سے چارہ جوئی کرکے عدالت سے خاندان منقسم کہ مسلم ہوکر اولاد کو آل پر ترجیح دیجائے تو مال سے حسب عمل ہوگا۔

صیغۂ مرافعہ مال

راجہ صاحب پاپامیاں وغیرہ . مرافعان بوکالت مولوی سید اعجاز حسین صاحب وکیل

نشان مثل ۱۵۷ سنہ ۱۳۳۳ ف
م ۸ مردادسنہ ۱۳۳۴ ف

بنام

سرکار عالی .... مرافعہ علیہ

قبضہ۔ قبضہ ناجائز۔ قبضہ بر بناء بیعنامہ۔ عدم ادخال بیعنامہ۔ عدم اثبات قبضہ دیرینہ۔ لاوارث پٹہ۔ ہراج حق مقابضت۔ دعوی شکمی۔

واقعات یہ ہیں کہ سمبھاجی پٹہ دار لاولد فوت ہوا غیر اشخاص قابض ہوگئے اوس کے منجملہ ایک نمبر میں موہن لال ایک ثلث حصہ پر بر بناء بیعنامہ جمال بی بزمانہ شوہر دو ثلث حصہ پر قابض ہے۔ جمال بی کا دعوے ہے کہ موہن لال کے نام پٹہ ہوکر خود کا نام شکمی میں شریک کیا جائے۔

تجویز ہوئی کہ:۔

مرہٹواڑی میں نمبروں کی بڑی قدر ہے اس لئے ناجائز کو ترجیح نہیں دیجاسکتی حق مقابضت کا ہراج کیا جائے۔

واقعات یہ ہیں کہ مسمی سمبھاجی پٹہ دار سروے نمبر ۳۷ محاصلی ؎۹ موقوعہ موضع واڑہونہ تعلقہ ہنگولی سنہ ۱۳۱۸ ف میں فوت ہوا موضع مذکور میں متوفی کے کوئی وارث نہ ہونے سے نمبر مذکور پر غیر اشخاص قابض ہوگئے

بناراضی فیصلہ مولوی سید شمس الدین صاحب اول تعلقدار ضلع پربھنی۔

راجہ صاحب
بنام
سرکار عالی

جن کے منجملہ موہن لال اور راجہ صاحب پسر جمال بی بھی شریک ہیں موہن لال کا یہ دعوے ہے کہ نمبر مذکور کا ثلث حصہ بذریعہ بیعنامہ اوس کے قبضہ میں ہے۔ مگر اصل دستاویز پیش نہیں کی گئی جمال بی کا بیان ہے کہ سروے نمبر مذکور کا ایک ثلث حصہ موہن لال کے قبضہ میں ہے اور دو ثلث پر وہ خود اپنے شوہر کے زندگی کے زمانہ سے قابض ہے مگر قبضہ کیونکر ہوا اوس کا علم نہیں ہے۔ لہذا اب پٹہ موہن لال کے نام ہوا اور وہ شریک تشکمی کیجائے ڈویژن نے نمبر مذکور کو لاوارث قرار دیکر ہراج کر دیا جس کا مرافعہ منجانب راجہ صاحب یا پامیاں و موہن لال ضلع میں کیا گیا تو صاحب ضلع نے یہ فیصلہ فرمایا کہ تحت نے جو فیصلہ کیا ہے ہرگز لایق دست اندازی نہیں ہے۔ مرافعہ نامنظور۔ تجویز تحت بحال رہے فیصلہ ضلع کی ناراضی سے منجانب راجہ صاحب وغیرہ ضلع میں درخواست تجویز ثانی پیش کی گئی تو صاحب ضلع نے یہ فیصلہ فرمایا کہ نفس معاملہ پر مکرر نظر ڈالی گئی مگر افسوس ہے کہ تجویز ثانی خواہوں کا زاید از دوازدہ سالہ قبضہ ثابت نہیں ہوا۔ لہذا تجویز ثانی نامنظور۔ فیصلہ ضلع کی ناراضی سے منجانب راجہ صاحب وغیرہ محکمۂ صوبہ داری میں اپیل کیا گیا۔ مگر بوجہ تخفیف صوبہ داری یہ مثل محکمۂ ہذا میں منتقل ہوئی ہے۔

حکم جناب صدر المہام بہادر مال۔

تمہید۔ مرہٹواڑی میں کنمبروں کی بڑی قدر ہے اس لئے ناجائز قابض کو ترجیح نہیں دیجاسکتی۔ حق مقابضت ہراج کرنا بھی قرین صواب ہے۔ لہذا

تجویز ہوئی کہ

مرافعہ نامنظور۔ حق مقابضت ہراج کیا جائے۔

صیغۂ مرافعہ مال

رحیم خاں .... مرافع

بنام

سرکار عالی .... مرافعہ علیہ

نشان مسل ۱۷۷/۸ سنہ ۱۳۳۲ف
مورخہ ۲۷ اردی بہشت سنہ ۱۳۳۲ف

قرضہ۔ ادائی قرضہ۔ شہادت لسانی نسبت ادائی رقم۔ مجاز سماعت مقدمہ۔ ناقابل دست اندازی مقدمہ۔

واقعات یہ ہیں کہ بربناء مراسلہ صدر ناظم کوتوالی اضلاع حین انتظام جائداد

بناراضی فیصلہ اول تعلقدار صاحب ضلع اورنگ آباد مورخہ ۲۸ اسفندار سنہ ۱۳۳۱ف مشعر انیکہ ۱۲۴۱ء ضبطی جائداد رحیم خاں وصول ہو۔

رحیم خان بنام سرکار [illegible]

خان بہادر سوم تعلقدار صاحب ڈویژن اورنگ کو معلوم ہوا کہ رحیم خاں صاحب کو بغرض تجارت خاندان مبلغ ([illegible]) روپیہ خان بہادر مرحوم نے دیا تہا - بربناء اس کے کارروائی ہوئی اور رحیم خاں نے یہ جوابدہی کی کہ صرف تین سو روپیہ حاصل کیا ہوں - جس کے منجملہ ([illegible]) ادا کیا ہوں صرف [illegible] روپیہ باقی ہوں بالآخر ضلع سے حکم دیا گیا کہ کل رقم وصول کیا جائے - جس کے ناراضی سے بوجہ تخفیف صوبہ داری یہ مقدمہ محکمۂ ہذا میں پیش ہوا -

تجویز ہوئی کہ ایسے معاملات میں صیغۂ مال دست اندازی نہیں کر سکتا - نظامت کوتوالی کی تحریک کے یہ معنی نہیں ہیں کہ اگر کوئی مدیون منکر بھی ہو تو اوس سے بالجبر رقم وصول کیجائے -

واقعات یہ ہیں کہ بربناء مراسلہ مسٹر ہنکن صدر ناظم کوتوالی اضلاع وقت تعلقدار صاحب ضلع اورنگ آباد نے جاگیرداد خان بہادر میر مبارک علی صاحب مرحوم کے انتظام کی نسبت سوم تعلقدار صاحب ڈویژن اورنگ آباد کو لکھا - حین انتظام بربناء اظہار مسمی رنگ راؤ ملازم خانگی سجادہ صاحب پنچکی ظاہر ہوا کہ منجملہ اور اشخاص کے مسمی رحیم خاں مرافعہ گذار کو مبلغ ([illegible]) بغرض تجارت خاندان بہادر مرحوم نے دیا تہا - اس کے علاوہ مسمی امرت راؤ کے اظہار سے بھی واضح ہوا کہ مبلغ ([illegible]) تجارت کے لئے رحیم خاں مرافع کو دئیے گئے تھے - مگر رحیم خاں نے جوابدہی کی کہ اوس نے صرف ([illegible]) روپیہ حاصل کیا تہا منجملہ اوس کے ([illegible]) ادا کر دئے گئے اب صرف ([illegible]) باقی ہیں ڈویژن افسر صاحب نے بعد تحقیقات ضلع کو تحریر کیا کہ خاں بہادر میر مبارک علی صاحب مرحوم کی رقم سجادہ صاحب پنچکی مرحوم رحیم خاں کو بغرض تجارت جودی تھی - اوس کے نسبت رحیم خاں نے بیان کیا ہے کہ پونے تین سو روپیہ سجادہ صاحب پنچکی کو ادا کر دئے گئے مگر کوئی رسید باضابطہ نہیں ہے پیش سازی شہادت کے لئے محکمۂ ہذا میں تاریخ مقرر کی گئی تھی - رحیم خاں نے کوئی ثبوت پیش نہیں کیا - اس لئے رحیم خاں سے ([illegible]) سکۂ کلدار وصول کرنے کی تجویز کیجا کر وصولی رقم کے لئے تحصیل اورنگ آباد کو لکھا گیا - مگر بربناء حکم ضلع وصولی ملتوی کیجا کر رحیم خاں کو حسب ہدایت محکمۂ ضلع قطع بحث کے لئے ایک موقع دیا گیا تو رحیم خان نے ایک گواہ حاضر لایا اور بعد میں دو گواہوں کو پیش کیا - ان تینوں اشخاص کے بیانات قلمبند کئے گئے

رحیم خاں بنام سرکار عالی

جو اس کے ساتھ مرسل ہیں چونکہ رحیم خاں نے کوئی دستاویزی ثبوت پیش نہیں کیا۔ سجادہ صاحب فوت ہونے کے بعد اس قسم کی شہادت کا پہنچانا کوئی امر دشوار نہیں۔ اس لئے بیانات پر غور کرنے کے بعد میری تو یہ رائے ہے کہ رحیم خاں سے کامل رقم وصول ہونی چاہیئے مراسلہ مندرجہ بالا کا جواب صیغہ ضلع سے یہ دیا گیا کہ زبانی شہادت قابل قبول نہیں۔ سجادہ صاحب نے کو اگر اوس نے رقم ادا کردی تھی تو رسید پیش کرنی چاہیئے تھی۔ پس رقم اوس کی ذات و جائداد سے وصول کیجائے۔ من بعد مکرر ضلع سے دوم افسر صاحب کو فوری وصولی رقم کا حکم ذریعہ مراسلہ نشان (۴۱۰) واقع ۲۸ اسفندار ۱۳۳۱ف دیا گیا۔ تجویز ضلع کی ناراضی سے رحیم خاں نے محکمہ صوبہ داری میں اپیل دائر کیا۔ مگر بوجہ تخفیف دفتر صوبہ داری یہ مسل محکمہ ہذا میں منتقل ہوئی ہے

حکم جناب صدر المہام بہادر مال۔

تمہید مسل پیش ہوئی۔ مرافعہ غیر حاضر ہے۔ واقعات صاف ہیں ایسے معاملات میں صیغہ مال دست اندازی کر نہیں سکتا۔ نظامت کوتوالی کی تحریک کے یہ معنی نہیں ہیں کہ اگر کوئی مدیون منکر بھی ہو تو اس سے بالجبر رقم وصول کیجائے۔ لہذا

تجویز ہوئی کہ

مرافعہ منظور۔

صیغہ مرافعہ مال

سید جعفر علیخاں .... مرافع

بنام

نشان مسل ۱۴۶ سنہ ۱۳۳۲ ف
علم ۱۰ امرداد سنہ ۱۳۳۲ ف

عبدالقادر وغیرہ .... مرافعہ علیہم

مظالم جاگیردار۔ ضلع کا اختیار نسبت تحقیقات۔ صدر المہام بہادر کا اختیار بصیغۂ نگرانی۔

ممبران انجمن اتحادی نے ضلع میں درخواست پیش کی کہ جاگیردار کا ظلم ناقابل برداشت ہوگیا ہے۔ جسکی بنا پر محکمہ ضلع نے سوم تعلقدار صاحب کو تحقیقات کا حکم دیا۔ اس کی ناراضی سے جاگیردار نے مرافعہ پیش کیا۔

تجویز ہوئی کہ ضلع کو اس طرح کا حکم دینے کا اختیار نہ تھا۔ بروئے گشتی نشان ۱۲ سنہ ۱۳۲۹ف بابتہ

نارضی فیصلہ اول تعلقدار صاحب ضلع اورنگ آباد مورخہ ۲۹ آبان ۱۳۳۰ف مشعر اس کے کہ درخواست سوم تعلقدار صاحب جالنہ کے پاس بغرض تحقیقات بھیجی جائے۔

سید جعفر علیخاں بنام عبدالقادر وغیرہ

باب حکومت ایسی شکایت کے دریافت کا حکم پیشی صدر المہامی سے ہوسکتا ہے
مرافعہ منظور کیا گیا ۔ لیکن بصیغہ نگرانی حکم دیا گیا کہ حسب رائے ضلع شکایت
جاگیرداری کی دریافت کرکے رپورٹ روانہ کرنے ضلع کو لکھنا چاہئے ۔ ۱۳۳۰ ف

واقعات یہ ہیں کہ مسمیان نور محمد وغیرہ ممبران انجمن اتحادی جاگیر نکلک تعلقہ جالنہ نے بتاریخ ۱۹ آبان
تعلقداری ضلع اورنگ آباد میں درخواست بدیں مضمون پیش کی کہ موضع نکلک کا جاگیرداری کیا ہے ۔ اچھا
لوٹ مار کا بازار ہے اور ستمگیری جاگیردار جعفر علیخاں صاحب کا عام شعار ہے جاگیردار صاحب کو حکم دیا گیا کہ
وہ کسی رکن انجمن اتحادی کی اراضی نہیں چھین سکتے ۔ اگر جاگیردار انجمن کی رقم بھی داخل کردے تو اراضی
کے متعلق اون کو ضابطہ کی پابندی لازم ہوگی ۔ زمینات جن کے اون کو فوراً دیدیں ۔ جاگیردار نے اس
حکم کی کوئی پرواہ نہیں کی اراضی ممبروں کو نہ دی آخرکار وہ غریب مایوس ہوکر ترک وطن کرکے موضع
چھوڑ چلے گئے ایک تو قحط کے مارے تھے دوم جاگیردار صاحب نے اصل نمبردار سے محاصل ۱۳۲۹ ف
حاصل کرنے کے بعد بھی کاشتکار سے دوبارہ محاصل مذکور لیا اس پر قناعت نہیں کی بلکہ ہزار کھیڑے
کے ایک شخص سے پانسو روپیہ لیکر نمبرات متعلقہ انجمن اوس کو دیدئے آخر کب تک رعایا مظالم کی
برداشت کرسکتے تھے ۔ موضع ہی کو خیرباد کہدیا ۔ بقیہ ممبران پریشان ہیں ایک زمین کے دو محاصل لینے
کے رسائد موجود ہیں پانسو روپیہ دینے والے کو مفت میں کاشت کردہ زمینات مل گئے ۔ جس میں
اس وقت ہزاروں روپیہ کا مال ہے ۔ اب انجمن کا روپیہ کس طرح ادا کیا جائے بالزام عدم ادائی محاصل
رعایا کو گھروں سے نکالکر اون کے گھروں کو قفل اور چٹھیاں لگا دئے گئے ہیں پندرہ روز تک رعایا
معہ زن و بچہ سردی میں زیر سماں گذارے چٹھیاں دستخطی مالی پٹیل موجود ہیں سختی کرکے محاصل کا
روپیہ لیا گیا اور بعض رعایا کو اب تک رسائد نہیں دئے گئے کوئی رعایا حکم نہ مانتے تو جوتے لگاتے
ہیں جب انجمن اتحادی، دریافت کیا تو جواب دیا گیا کہ رعایا کو اراضی انجمن میں کاشت قبول کرنے کا حق نہ تھا
جاگیردار صاحب کو خرچ کے لئے روپیہ نہ ہو تو شکست یا بدادبی کا الزام لگاکر جرمانہ وصول کیا جاتا ہے
ہم بڑے بدنصیب ہیں کہ ایسے جاگیردار سے پالا پڑا ہے اگر دریافت ہو تو ہم ثبوت پیش کرنے کے لئے آمادہ ہیں
اگر بلاواسطہ جاگیردار صاحب محاصل اراضیات راست تحصیل میں داخل کرنے کا حکم ہوجائے تو ہم
بہت بڑے حصہ ظلم سے محفوظ ہونگے ۔ اور جاگیردار صاحب زاید روپیہ خلاف دہارہ مشخصہ بندوبست

سید جعفر علیخاں
بنام
عبدالقادر وغیرہ

وصول کرنے نہ پاویں گے ہم معتبر ساہو کی ضمانت داخل کرتے ہیں ۔ بربناء درخواست ممبران انجمن اتحادی تعلقدار صاحب نے بترسیل نقل درخواست مذکور سوم تعلقدار صاحب ڈویژن جالنہ کو تحریر فرمایا اس کی تحقیقات کرکے اسراپنی رائے سے جلد مطلع کریں ۔ صاحب ضلع کی تجویز مندرجۂ بالا کی کی ناراضی سے سید جعفر علیخاں صاحب جاگیر دار نے محکمۂ صوبہ داری میں اپیل داخل کیا مگر بوجہ تخفیف صوبہ داری یہ مثل محکمۂ ہذا میں منتقل ہوئی ہے ۔

حکم جناب صدرالمہام بہادر مال ۔

تمہید کہ مثل پیش ہوئی ۔ بروئے گشتی نشان (۱۲) ۱۳۱۹ف دفتر باب حکومت ایسے شکایات کی دریافت کا حکم پیشی صدرالمہامی سے دیا جا سکتا ہے نہ صاحب ضلع نے جو حکم دیا ہے درست نہیں ہے ۔ لہذا

تجویز ہوئی کہ

مرافعہ منظور ۔ بصیغۂ نگرانی تجویز کیجاتی ہے کہ شکایت جاگیر دار کی دریافت حسب رائے ضلع کرکے رپورٹ روانہ کرنے ضلع کو لکھا جائے ۔

صیغۂ مرافعہ مال

نشان مثل ۱۳۲ف ۱۷۳ / ۸۷ م ۲۲ اردی بہشت ۱۳۳۲ف

سکھا رام — مرافع بوکالت مولوی سید اعجاز حسین صاحب وکیل

بنام

سرکار عالی — مرافعہ علیہ

شکایت نسبت پٹیل پٹواری موضع ۔ خلاف حکم رقم برآئندہ بجائے ایک ثلث وصول کرنیکے سالم وصول کرنا ۔

رعایا موضع نے ۱۳۳۱ف میں شکایت کی کہ پٹیل و پٹواری نے رقم برآئندہ بابتہ ۱۳۳۲ف بجائے ایک ثلث وصول کرنے کے سالم وصول کرلی ہے ۔ جس کی وجہ سے ادس کے پاس سال حال کے خریف کی قسط ادا کرنے کے لئے کوئی جائداد باقی نہیں ہے ضلع نے بعد تحقیقات واقبال پٹیل پٹواری تجویز کی کہ پٹیل اس سال معطل اور پٹواری کو خدمت سے موقوف کیا جائے اس تجویز ضلع کی ناراضی سے مالی پٹیل نے مرافعہ پیش کیا ۔ پیشی صدرالمہامی سے تجویز ہوئی کہ چونکہ مالی پٹیل ناخواندہ ہے اور پٹواری کے باور کرنے پر کہ

سکھارام بنام سرکار عالی

سالم رقم کے وصولی کا حکم ہے اوس نے عمل کیا ہے - البتہ پٹواری موقوفی کا مستوجب ہے - مالی پٹیل کی نسبت دس سال کی معطلی زاید ہے - تین سال معطل رہ چکا ہے وہ کافی ہے بحال کیا جائے -

واقعات یہ ہیں کہ رعایا موضع پارڑگاؤں تعلقہ انبڑ نے بتاریخ ۲۸ اسفندار ۱۳۳۱ف ضلع میں یہ شکایت پیش کی پٹیل پٹواری نے خلاف حکم ۱۳۳۰ف کی برآئندہ شدہ سالم رقم وصول کی حالانکہ ایک تہائی وصول کا حکم ہے - اس رقم کی وصولی قسط کی اول ماہ دے میں کیگئی - جسکی وجہ سے مال پیداوار مجبوراً کم قیمت پر فروخت کرنے کی نوبت آئی بلکہ بذات تک فروخت کرتے ہوئے رقم باوجود وصول کرنے کے پٹیل پٹواری نے اپنے پاس رکھا خزانہ میں نہیں بھیجے - رقم سے کاروبار کیا - اس سالم رقم ۱۳۳۰ف کے وصولی کیوجہ سے رعایا کے پاس سال حال کی قسط خریف دینے کے لئے کوئی جائداد باقی نہیں - اکثر رعایا کو وصولی رقم کی رسید نہیں دیگئی - وغیرہ بربناء درخواست مذکور تعلقدار صاحب نے تحقیقات کرکے یہ تجویز فرمائی کہ الزامات منسوبہ سے خود پٹیل و پٹواری کو اقبال ہے - پس مالی پٹیل دس سال کے لئے خدمت سے معطل کیا جائے اور پٹواری برطرف کیا جائے - فیصلہ ضلع کی ناراضی سے مسمی سکھارام مالی پٹیل نے صوبہ داری میں اپیل کیا تھا - مگر بوجہ تخفیف صوبہ داری یہ مثل محکمہ ہذا میں وصول ہوئی ہے -

حکم جناب صدر المہام بہادر مال -

تمہیداً - بحث سماعت کی گئی - پٹواری کا بالضرور قصور ہے اور قصور بھی ایسا کہ جو سزا موقوفی از خدمت دیگئی ہے وہ بہت کم ہے کیونکہ ان کے ناجائز عمل سے رعایا کی پیداوار اور اجناس موروثی متاثر ہوئیں - وکیل مرافعہ کے عذرات لائق لحاظ ضرور ہیں - یہ شخص ناخواندہ پایا جاتا ہے پٹواری کے بیان سے ظاہر ہے کیونکہ اس نے یہ باور کرایا تھا کہ تحصیل سے اقساط برآئندہ کے سالم وصولات کا حکم ہوا تھا اور پٹیل نے اوس کو باور کرایا - پٹواری گماشتہ ہے پٹیل اصلدار ہے پٹواری کے اعتماد پر عمل ہوا ہے وہ سالہ معطلی از خدمت سخت ہے پٹیل تین سال خدمت سے علیحدہ رہے - لہذا

تجویز ہوئی کہ

مرافعہ جزیاً منظور کہ تین سال کی معطلی کافی ہے اب اوس کو بحال کر دیا جائے -

نشان ۶۷ مسل ۸۲ سنہ ۱۳۳۰ ف
م ۲۴ بہمن سنہ ۱۳۳۰ف

صیغۂ مرافعہ مال

شنکر راؤ .... مرافع

بنام

سرکار عالی .... مرافعہ علیہ

باؤلی کھودنا ۔ شکم تالاب میں باؤلی تیار کرنے کا اثر ۔ دہارہ باغات ۔

تجویز ہوئی کہ چونکہ قبل حصول پٹہ باؤلی تیار کی گئی اور وہ شکم تالاب میں واقع ہے ۔ مرافعہ نے صریحاً کوئی منظوری تیاری باؤلی کی حاصل نہیں کی ہے لہذا تالاب کا ہی پانی متصور ہوگا تحصیل ۔ ڈیژن اور ضلع نے دہارہ جو باغات کا قائم کیا ہے وہ درست ہے ۔

واقعات یہ ہیں کہ مرافع سروے نمبر ۲۷ ۱۳ اکا پٹہ دار ہے اراضی مذکور میں اس نے اپنے ذاتی مصارف سے باؤلی کھودی اور اس میں باغات اور نیشکر کی کاشت کی باؤلی تالاب کے قریب ہونے سے تالاب کی مدد ملتی ہے بوجہ کاشت باغات و نیشکر تحصیل نے باغات کا دہارہ قائم کیا ناظم جمعبندی نے بھی رائے تحصیل سے اتفاق کیا عندالمرافعہ صاحب ضلع نے بھی بعد معائنہ موقع بوقت دورہ فیصلہ تحت کو بحال رکھا ۔ نباراضی فیصلہ ضلع محکمۂ ہذا میں یہ مرافعہ پیش ہوا ہے ۔

حکم جناب صدر المہام بہادر مال ۔

تمہیداً قبل حصول پٹہ باؤلی تیار کی گئی ۔ اور یہ باؤلی جس نمبر میں ہے وہ شکم تالاب کا ہے محض کاشت ایک سالہ کی اجازت سے مدامی حق پٹہ دار کو حاصل نہیں ہوتا ہے ۔ یہ پٹہ دار کا کام تھا کہ پہلے وہ اپنے حق کو مستحکم کر لیتا ۔ پھر اوس زمین میں باؤلی اور اس کی استواری کی فکر کرتا ۔ باؤلی شکم تالاب میں ہے تو پانی تالاب ہی کا متصور ہوگا ۔ ایسے مواقع پر باؤلی کی تیاری کی منظوری صراحتاً حاصل کرنا چاہیے تھا جو نہیں کی گئی ہے ۔ حکام تحصیل و ڈویژن ضلع نے رقم باغات قائم کرنے پر متفق ہیں ۔ اور تعلقدار صاحب ضلع نے خود موقع کا بھی ملاحظہ کر لیا ہے اور اوس کے بعد تجویز صادر کیا ہے ۔ ہماری رائے میں فیصلہ ضلع واجبی ہے ۔ لہذا

حکم ہوا کہ

مرافعہ نامنظور ۔

نباراضی فیصلہ حافظ محمد یٰسین صاحب اول تعلقدار ضلع عادل آباد ۔

نشان مسل ١١٥ اسفندار ١٣٣٢ ف
م۔ بگم خورداد ١٣٣٣ ف

صیغۂ مرافعہ مال

پدم ملیا مرافع

بنام

گندم پدارا جیگا وغیرہ مرافعہ علیہم

اراضی انعام سیت سندی۔ قدیم قابض کو بیدخل کرکے سیت سندی کو نہ دیا جانا۔ نقد رقم ایصال کرنا یا دوسری اراضی فارغ القبضہ دیا جانا۔

تجویز ہوئی کہ مرافع کے نام اراضی کا پٹہ ہے اور وہ چالیس سال سے قابض اور رقم سرکاری ادا کرتا ہے اگر یہ صحیح ہے تو اون حقوق قدیم سے جو غفلت یا سازش عمال دیہی یا کسی اور کی وجہ سے حاصل ہوئے ہوں محروم نہیں کیا جاسکتا۔ اراضی سیت سندی تعریف اراضی انعام میں ہرائے نام ہے اراضی باقی نہ رہی ہو تو دوسرے اراضی فارغ القبضہ سے یا نقدی معاوضہ سے دیا جانا چاہئے۔

واقعات یہ ہیں کہ پدم ملیا ولد نیکیا نے تحصیل میں درخواست پیش کی کہ قطعہ نشان (٧٠) موازی ایکڑ ٢٥ گنٹے رقمی ٥ روپیہ پر قریب ٣٠۔٣٥ سال سے میرا قبضہ بلا شرکت غیری ہے رقم سرکاری پٹواری کو ادا کرتا ہوں۔ اب اصلاح تقرر سیت سندیوں سے ظاہر ہوا کہ پدرا جیگا سیت سندی کو بعوض خدمت قطعہ مذکور دیا گیا ہے۔ بلحاظ قبضہ دیرینہ سیت سندی کا قبضہ کیونکر ہوسکتا ہے۔ لہذا استدعا ہے کہ دیرینہ قبضہ میں کسی کو دخل نہ دینے مقدم پٹواری کے نام حکم صادر فرمایا جائے اس پر تحصیلدار صاحب نے تجویز کی کہ سرمادگنڈہ کے سنکریوں کے جھگڑے کی مثل ہیکورٹ ڈویژن سے یہ تصفیہ ہوا کہ کوئی شخص کو سرکاری انعام کی زمین پر جو ادائی خدمت کے لئے دیگئی ہو قبضہ نہیں کرسکتا اگر کوئی غیر شخص سوائے مشروطی انعامدار کے قبضہ کرلیا ہے تو وہ زمین اوس کے قبضہ سے نکالکر انعامدار سیت سندی کو دلائی جائے گی۔ اس تجویز کی ناراضی سے ضلع میں مرافعہ پیش ہوا تو تعلقدار صاحب نے تجویز کی کہ جو تجویز تحصیل سے ہوئی ہے وہ اصولاً صحیح ہے کسی طرح قابل دست اندازی نہیں پائی جاتی۔ لہذا مرافعہ نامنظور فیصلہ تحت بحال۔ تعلقدار صاحب ضلع کے تجویز کی ناراضی سے محکمۂ صوبہ داری

بناراضی فیصلہ اول تعلقدار صاحب ضلع کریم نگر مورخہ ۳ آذر ۱۳۳۳ ف۔

میں مرافعہ پیش کیا گیا ۔ ابھی تصفیہ نہ ہونے پایا تھا کہ محکمۂ صوبہ داری تخفیف ہو گیا ۔ مثل صوبہ داری تصفیہ کی غرض سے محکمۂ ہذا میں وصول ہوئی ہے ۔

حکم جناب صدر المہام بہادر مال ۔

تمہید ا مثل پیش ہوئی ۔ فریقین غیر حاضر ہیں ۔ روئداد صاف ہے ۔ اس لئے فیصلہ لکھدیا جاتا ہے اہم ترین عذر مرافعہ یہ ہے کہ مرافعہ کے نام پٹہ ہے ۔ اور چالیس سال سے قابض و کاشتکار ہے ۔ رقم سرکاری مرافعہ ہی داخل کرتا ہے جو نقد مرافعہ علیہ کو دیجاتی ہے ۔ عذرات مرافع اگر صحیح ہوں تو اوس کو اون حقوق قدیم سے جو غفلت یا سازش عمال دیہی یا کسی اور کی وجہ سے حاصل ہوئے ہوں محروم نہیں کیا جا سکتا اس میں شک نہیں ہے کہ اراضی انعام کے پٹہ یا قبضہ کا دوسرے کو حق نہیں ہے ۔ مگر یہ زمین تعریفاً اراضی انعام میں برائے نام ہے ۔ بمعاوضہ خدمت سیت سندہی گری سرکار نے اراضی انعام مقرر کی ۔ اجیاناً اگر کوئی زمین باقی نہ رہی ہو تو اوس کا معاوضہ نقد دوسری اراضی فارغ القبضہ سے دیا جاتا ہے ۔ اگر اسی موضع میں دوسری زمین فارغ القبضہ ہو تو معاوضہ دیا جانا چاہیئے ۔ بصورت ثانی نقد رقم مرافعہ علیہ کو دیجانی چاہیئے ۔ لہذا

تجویز ہوئی کہ

مرافعہ منظور ۔

صیغہ مرافعہ اول

نشان مثل ۴۳ بابتہ سنہ ۱۳۳۰ ف م ۲۷ مہر سنہ ۱۳۳۴ ف

ویدیا گنڈ رما — مرافع

بنام

سرکار عالی — مرافعہ علیہ

وطندار کے فوتی کے بعد زوجہ کے نام وطن حین حیاتی بحال کرنا ۔ شرط تا حیات ناواجب ہونا ۔

ایک مقدم مالی دکوتوالی کے وفات پر تحصیل نے اوس کے زوجہ کے نام اس شرط پر خدمت کا پٹہ دیا کہ اوس کے وفات پر وطن لاوارث ہوگا یہ تجویز ڈیویژن اور ضلع سے بحال رہی بر طبق اپیل تجویز ہوئی کہ شرط حیات لگانا ناواجب ہے ۔

نبار اضی فیصلہ مولوی محمد نسین صاحب اول تعلقدار ضلع عادل آباد مورخہ ۱۴ اردے سنہ ۳۲ ف

ویدیا گنڈما بنام سرکار عالی

واقعات یہ ہیں کہ مسمی نرسنگ راؤ مقدم مالی وکوتوالی مواضعات سندال ۔ کاجن پلی ۔ چیتل پلی ۔ برائی چیھ سنگارم کے فوتی کی رپورٹ منجانب اہل دہ تحصیل تعلقہ چینور میں وصول ہوئی تو حسب ضابطہ اشتہار جاری کیا گیا ۔ مسماۃ ویدیا گنڈ مار جوع ہوکر درخواست پیش کی کہ سائلہ کا شوہر مسمی نرسنگ راؤ فوت ہوچکا ہے ۔ لہذا اوطان مذکور کا پٹہ سائلہ وارثہ کے نام فرمایا جائے ۔ تحصیلدار صاحب نے بعد دریافت یہ رائے دی کہ مواد شمل سے ثابت ہے کہ متوفی کی کوئی اولاد نرینہ نہیں ہے اور نہ اولاد اناث سے کوئی ہے ۔ اور کوئی ایسا قریبی یا بعیدی رشتہ دار بھی نہیں ہے ۔ صرف ایک زوجہ مسماۃ ویدیا گنڈما ہے ۔ وطن متوفی کا پیدا کردہ ہے ۔ ایسی حالت میں تحصیل کی رائے یہ ہے کہ تاحیات زوجہ متوفی اسکے نام وراثت منظور کیجائے ۔ اور اوس کے انتقال کے بعد وطن لاوارث قرار دیا جاکر شریک خالصہ کرلیا جائے ۔ جب یہ کارروائی ڈویژن میں پیش ہوئی تو صاحب ڈویژن نے یہ تجویز کی کہ متوفی کا کوئی دعویدار بجز ایک زوجہ کے نہیں ہے اور نہ کوئی قریبی یا بعیدی وارث جو قانوناً دعویدار ہوسکتا ہے موجود ہے ۔ ایسی حالت میں اوطان مقدم مالی وکوتوالی زوجہ متوفی پر تاحیات منظور کئے جاتے ہیں ۔ بعد انتقال زوجہ متوفی اوطان شریک خالصہ ہونگے ۔ اور ان کا انتظام منجانب سرکار عمل میں لایا جاتا رہے گا ۔ تجویز ڈویژن کی ناراضی سے مسماۃ ویدیا گنڈمانے ضلع میں درخواست اپیل پیش کی تو صاحب ضلع نے یہ فیصلہ کیا کہ زوجہ متوفی کا یہ عذر ہے لیس حین حیاتی جو منظوری دی گئی ہے ۔ وہ قبل از وقت ہے ۔ اور ایسی قید انعامی معاملات وجاگیرات میں لگائی جاسکتی ہے ۔ لیکن اوطان میں ایسی قید نہیں ہوسکتی مگر یہ استدلال درست ہے شاستراً بیوگاں کے حقوق حین حیاتی ہیں ۔ علاوہ ازیں اس مقدمہ میں کوئی وارث بھی موجود نہیں ہے تو کوئی قریبی رشتہ دار رجوع ہوا اور نہ کوئی بعید کا رشتہ دار اور نہ ورثا دعوی ظاہر و ثابت ہوئے لہذا نگرانی نامنظور ۔ اب اس فیصلہ ضلع کی ناراضی سے مسماۃ ویدیا گنڈمانے محکمہ ہذا میں درخواست اپیل پیش کی ہے

حکم جناب صدر المہام بہادر مال ۔

تمہید کہ شرط حیات لگانا ناواجب ہے ۔ اگر اس کی وفات پر کوئی وارث جائز نہ ہوگا تو خود لاوارث میں داخل سرکار ہوگا ۔ لہذا

تجویز ہوئی کہ

مرافعہ منظور ۔ مگر خلاف شاستر مرافعہ گذارہ کو حق انتقال نہ ہوگا ۔

صیغہ مرافعہ مال

شیخ محبوب مرافع

نشان مثل ۴۰ / ۸۸ بابتہ ۱۳۴۳ف

بنام

فاطمہ بی مرافعہ علیہا

۲۸ م / ۴ ۱۳۴۳ف

شریک نام شکمیدار۔ حصہ دار کا اپنا حق حصہ منتقل کردینا۔ بعد انتقال حصہ اوس کا نام شریک شکمیداری کرنا۔ رضامندی پٹہ دار۔

تجویز ہوئی کہ پٹہ دار کی رضامندی سے ایسے شخص کا نام شریک شکمیداری میں نہیں کیا جاسکتا ہے۔ جس نے اپنا حصہ فروخت کردیا ہے۔ اسمیں شک نہیں ہو کہ پٹہ دار مجاز ہے۔ مگر منظور کنندہ افسر کا فرض ہے کہ اصلی واقعات کے دریافت کے بعد تجویز کرے۔ لہذا حالت سابقہ قائم رکھی جائے۔ اور مرافع کو دیوانی کی ہدایت دیجائے۔

واقعات یہ ہیں کہ مسمی اسمعیل مرافعہ علیہ نمبر۲ تحصیل میں درخواست پیش کی کہ میرے نام سروے نمبر ۲۲۵ موازی ۲۴ ایکر ۲۲ گ محاصلی ۲۵ ۴۳ کا پٹہ ہے جس میں حسب ذیل حصہ دار ہیں۔

(۱) درخواستگزار بقدر ۲/ (۲) فرید وبرہان ۴/ (۳) ولی محمد ۲/ (۴) شیخ رحمان ۲/ (۵) محمد صاحب ۳/ (۶) شیخ محبوب ۳/ ۔ لہذا اسمیان مذکور کی دوامی شکمی منظور ہو۔ تحصیلدار صاحب نے بعد کارروائی ضابطہ حسبہ منظوری صادر کردی۔ مسماۃ فاطمہ بی مادر علاتی اسمعیل صاحب پٹہ دار مرافعہ علیہا نمبر۱ نے ڈویژن میں درخواست پیش کی کہ شیخ محبوب نے دھوکہ دیکر حلفنامہ کی تصدیق کرایا کہ میرا حصہ علی حالیہ قائم رہے گا۔ لہذا جائداد کی تقسیم حسب ذیل کیجائے۔

(۱) ولی محمد ۲/ (۲) رحمن صاحب ۲/ (۳) جنت بی ۴/ (۴) فرید صاحب واسمعیل صاحب فرزندان مہتاب صاحب ہیں۔ جو فاطمہ بی کا شوہر ہے۔ فرید صاحب فاطمہ بی کا فرزند ہے۔ اسمعیل صاحب فاطمہ بی کا فرزند علاتی اور اراضی زیر بحث کا پٹہ دار ہے۔ ڈویژن افسر نے اصل درخواست بغرض تحقیقات تحصیل میں بھیجدی۔ تحصیلدار صاحب نے بعد تحقیقات سابقہ بقدر نوی درخواست پٹہ دار و حکم شکمی جاری ہونا ظاہر کرتے ہوئے یہ تجویز کی کہ اسمعیل پٹہ دار کی درخواست پر رائے نجمت بہادر صاحب

بنا راضی اول تعلقدار صاحب ضلع عثمان آباد مورخہ ۴ مہر ۱۳۳۳ف۔

شیخ محبوب بنام فاطمہ بی

منصرم تحصیلدار نے شکمی کا حکم دیا تھا - فاطمہ بی بر بناء دعوےکہ وہی کارروائی سابقہ ہونا بتلائی ہے دعوےکہ شیخ محبوب دینا ظاہر کرتی ہے - افسوس اس کا ہے کہ پائنٹ جو اہم تر تھا پوری طرح ثابت نہیں کیا گیا اور مثل ڈویژن میں روانہ کردیگئی - جب مثل ڈویژن افسر کے پاس پیش ہوئی تو رائے تحصیل کی منظوری دیدی - مسماۃ فاطمہ بی نے اپنے مظلومی کا اظہار کر کے ضلع میں درخواستیں پیش کیں تو صاحب ضلع نے بطلب مثل تحصیل تجویز کی کہ یہ امر مسلمہ ہے کہ شیخ محبوب اپنا ذاتی حصہ کا ممبر فروخت کرچکا ہے - اور اب اس خاندانی معاش میں اوس کا کوئی حصہ باقی نہیں ہے - فاطمہ بی کو جو ایک حصہ دار کی زوجہ اور اس کی علاتی ماں ہے اس نے خوشامد درآمد سے اور بہت سے اقرارات کی بناء پر اس امر پر راضی کرلیا کہ وہ اوس کو حصہ داروں میں شریک کرنے پر راضی ہوجائے تحصیل نے بلا تحقیقات مکمل شیخ محبوب کا نام شکمی میں شریک کردیا - اصولاً یہ کارروائی غلط ہے - حقیقتاً نہ فاطمہ بی کی رضامندی شیخ محبوب کا کوئی حق پیدا کرتی ہے نہ بغیر حقوق سابقہ (بجز بیع یا ہبہ وغیرہ کے) کسی کا نام کاغذات سرکاری میں شریک کیا جاسکتا ہے - اور پھر بغیر اخذ ثبوت تحصیل کا یہ حکم کہ شیخ محبوب کا نام شکمی میں شریک کیا جائے خلاف اصول ہونے کی بناء پر منسوخ کیا جاتا ہے - اس سے قبل حصہ داری کی جو صورت تھی - وہی کاغذات سرکاری میں قائم رکھی جائے - فیصلہ ضلع کی ناراضی سے مسمیان شیخ محبوب و محمد صاحب نے محکمۂ ہذا میں اپیل کی ہے -

حکم جناب صدر المہام بہادر مال -

تمہیداً مثل پیش ہوئی - فریقین باوجود اطلاعیابی کے غیر حاضر ہیں - پٹہ دار ایک شخص ہے اور حصہ دار متعدد تو صرف پٹہ دار کی درخواست پر بلا حصول استرضاء دیگر حصہ داران ایک ایسے شخص کا نام جس نے کہ اپنا حصہ فروخت کرلیا ہو شکمی میں شریک نہیں کیا جاسکتا ہے - اس میں شک نہیں ہے کہ پٹہ دار پورا مجاز ہے مگر منظور کنندہ افسر کا فرض بھی ہے کہ اصلی واقعات کے دریافت کے بعد تجویز کرے - بہرحال جب عذرداری اس عمل کے نسبت پیش ہوئی تو بہترین طریقہ یہی ہے کہ حالت سابقہ قائم رکھی جائے - شیخ محبوب کو حصول ڈگری عدالت کی ہدایت دیجاوے عدالت جسقدر حصہ کی ڈگری اوس کو دیگی اوس کی تعمیل مال سے ہوسکتی ہے لہذا

تجویز ہوئی کہ

مرافعہ نامنظور -

صیغۂ مرافعہ مال

ن ان مسل ۱۹ ے ۲۱ ۸ بابتہ سنہ ۱۳۳۳ ف م نمبر بہمن سنہ ۱۳۳۲ ف

چین بسیا وغیرہ **مرافعان بوکالت پنڈت راما چاری صاحب وکیل**

بنام

سرکار عالی. **مرافعہ علیہ** ....

اراضی انعام تاحیات بحال - پٹہ اراضی - وراثت - شہادت کا موقعہ دیا جانا -

مرافعہ نے محکمہ اول تعلقداری میں درخواست پیش کی کہ اوس کے پدر کے نام ایک اراضی کا پٹہ اور دو اراضیات انعام ہے - پٹواری موضع نے اوس سے ایکسو روپیہ لیکر اطمینان دلایا کہ اوس کے نام پٹہ کرا دیگا - لیکن اب وہ انکار کرتا ہے اور کارروائی وراثت کی کیا حالت ہوئی معلوم نہیں ہے ضلع نے تحصیل کی مثل معہ رپورٹ طلب کی تو تحصیل نے رپورٹ کی کہ کوئی وارث نہیں ہے - حق مقابضت ہراج کی منظوری دیجائے - ضلع نے حق مقابضت کے ہراج کی منظوری دی اور کارروائی بمقابلہ پٹواری بوجہ نثبوت نہونیکے داخل دفتر کرنیکا حکم دیا - صوبہ داری نے بر بنا اپیل مزید ثبوت پیش کرنے کا موقع دیا باوجود اس کے مرافع نے کوئی ثبوت نہیں دیا تو ہراج کا حکم ہی بحال رکھا گیا - اور یہ تجویز دوبارہ صوبہ داری تک بحال رہی برطبق اپیل پیشی صدر المہامی سے حکم ہوا کہ اراضیات انعام تاحیات انعامدار بحال تھے - وہ شریک خالصہ کرلیجاے - اراضی کے پٹہ کی حد تک ایک آخری موقع ثبوت دیکر تجویز آخر کیجائے -

واقعات یہ ہیں کہ چین بسیا مرافع نے محکمہ تعلقداری ضلع رائچور میں بتاریخ یکم دے ۱۳۲۷ ف ایک قطعہ درخواست بدیں مضمون پیش کی کہ پدر سائل کے نام موضع یابل مرچیڑ تعلقہ مانوی میں اراضیات پر سا ہولہ کا پٹہ اور مڑے ہولہ اور ننگی ہولہ انعام تھا - پدر سائل کو فوت ہوکر چار ماہ کا عرصہ ہوتا ہے وراثت کی کارروائی تحصیل میں جاری ہے یا نہیں اوس کا علم تک نہیں - بھیمراؤ پٹواری نے اراضیات مذکور کا پٹہ کرا دینے کی امید دلاکر مبلغ ایکسو روپیہ بمائل سے حاصل کرلیا - چار ماہ گذرنے پر میں تقاضا کیا تو نامبردہ انکار کر دیا - لہذا ثبوت پیش کرتا ہوں - پٹواری موقوف اور اراضیات کا پٹہ فرمایا جائے - ضلع سے

بنا راضی فیصلہ صوبہ دار صاحب صوبہ گلشن آباد میدک مورخہ ۴ رخورداد سنہ ۱۳۳۱ ف

چین لسپیا بنام سرکار عالی

مثل متعلقہ اور پٹواری مذکور طلب کیا گیا۔ بترسیل مثل تحصیلدار صاحب نے لکھا کہ منتخب اراضی انعام تاحیات تین اشخاص کے نام بحال تھا۔ تینوں اشخاص فوت ہو چکے ہیں۔ متوفیوں کو کوئی اولاد ذکور یا اناث نہیں ہے۔ لہذا شریک خالصہ کردیگئی۔ تا وقتیکہ وارث احق پیدا نہ ہوں۔ اون اراضیات کا غیر شخص ہرگز مستحق نہ ہوگا۔ لہذا اہراج حق مقابضت کا حکم صادر فرمایا جائے۔ بر بنا رپورٹ تحصیل تعلقدار ضلع نے حکم دیا کہ ان اراضیات کا اہراج حق مقابضت کردیا جائے۔ اور پٹواری کے نسبت جو شکایت کی گئی تھی۔ اوس کے نسبت کوئی ثبوت پیش نہیں کیا گیا۔ لہذا یہ کارروائی داخلدفتر کیجائے۔ تجویز بالا کا مرافعہ صوبہ داری میں کیا گیا تو یہ فیصلہ فرمایا گیا کہ اس امر کا اطمینان ضلع کو فرمالینا چاہئے کہ آیا مرافعہ گذار کو بروئے دھرم شاستر حق توریث پہنچتا ہے یا نہیں محل ثمر درست حالت میں ہے یا نہیں۔ اور شرط خدمت ادا ہو رہی ہے کہ نہیں لہذا اوسکی تعمیل فرمائی جائے۔ ضلع نے بتقرر تاریخ مرافع کو طلب کیا۔ لیکن اوس نے کوئی ثبوت وغیرہ پیش نہ کرنے سے تعلقدار صاحب ضلع نے یہ فیصلہ کیا کہ درخواست گزار نے کوئی ثبوت اپنے حق توریث کے نسبت پیش نہیں کیا ہے لہذا درخواست نامنظور۔ تجویز بالا کی ناراضی سے مرافع نے ضلع میں درخواست نظر ثانی پیش کیا۔ وہ بھی نامنظور کردیگئی۔ فیصلہ ضلع کی ناراضی سے محکمۂ صوبہ داری میں مرافعہ دائر کیا گیا تو صوبہ دار صاحب نے یہ فیصلہ فرمایا کہ مرافع کو ثبوت توریث پیش کرنے کے لئے ضلع میں کافی موقع دیا جا چکا ہے۔ لیکن جبکہ اوس سے فائدہ نہیں اوٹھایا اور کوئی ثبوت پیش نہیں کیا تو بار بار مثل کو لوٹانے اور مزید رعایت کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہو سکتی۔ اہراج مقابضت کے لئے تین تعلقدار صاحبان وقت کی تجویز ہو چکی ہیں جو ناقابل ترمیم ہے۔ لہذا مرافعہ نامنظور۔ فیصلہ ضلع بحال رہے۔ فیصلہ صوبہ داری کی ناراضی سے مسمی چین لسپیا نے محکمۂ ہذا میں اپیل دائر کیا ہے۔

حکم جناب صدر المہام بہادر مال۔

تمہیداً مثل پیش ہوئی۔ اراضی انعام کی حد تک عذرات مرافع غیر قابل لحاظ ہیں۔ جب منتخب میں صراحت چین حیات کی ہے۔ اور ہر سہ صاحبان منتخب کا انتقال ہو گیا ہے تو اب مزید کارروائی کی ضرورت پائی نہیں جاتی ہے۔ ہاں اراضی پٹہ کی حد تک ایک آخری موقع بلحاظ عذرات مرافع کو دیجانی نامناسب نہیں ہے تا حجت رفع ہو۔ لہذا تجویز ہوئی کہ

مرافعہ اراضی پٹہ کی حد تک جزئیاً منظور بعد ایصال موقع آخری یہ مرافعہ تجویز کیجائے۔

صیغۂ نگرانی مال

بھروجی — نگرانیخواہ

نبام

رکما بائی — طرفثانی

مثل ۱۰۷ شاہ ۹۸ ف
پیا پنجشنبہ ۱۳۳۴ ف
م ۱۳ بہمن سنہ ۱۳۳۴ ف

اشتراک خاندان کا عذر۔ مال کی حدتک تجویز کا جواز۔

کارروائی وراثت پٹہ داری میں زوجہ رجوع ہوئی اور مقدم پٹواری نے بھی رپورٹ میں زوجہ کو وارث ظاہر کیا تھا۔ متوفی کا بھائی جائداد مشترکہ کے عذر سے عذرداری پیش کی۔

جملہ محکمہ جات تحت نے خاندان منقسمہ ثابت قرار دیا۔ جسکی ناراضی سے محکمہ سرکار میں نگرانی پیش ہوئی۔

تجویز ہوئی کہ حکام مال کی حدتک جو رائے قائم کی ہے وہ بالکل درست ہے اگر اشتراک کا دعوےٰ ہو تو عدالت میں رجوع ہو سکتا ہے۔

واقعات یہ ہیں کہ موضع پرگاؤں کا ممبردار مسمی ہنمنتو فوت ہوا۔ ملازمین دیہی نے رپورٹ کی کہ وارث رکما بائی زوجہ ہے اوس کے نام پٹہ ہونا مناسب ہے۔ جسپر تحصیلدار صاحب نے پٹہ ہونے کی رائے دی اوس کے بعد مرافع (بھروجی) نے عذرداری کی کہ میں متوفی کا بھائی ہوں۔ جائداد مشترکہ ہے۔ میرے نام پٹہ کیا جائے۔ اسپر تحقیقات عمل میں آئی۔ بعد تحقیقات تحصیلدار صاحب نے تجویز کی کہ تحقیقات میں جائداد منقسمہ ثابت ہوئی۔ اس لئے پٹہ اراضی متنازعہ وراثتاً رکما بائی زوجہ کے نام منتقل ہونا مناسب ہے جب تختہ وراثت بغرض منظوری ڈویژن میں گیا تو سوم تعلقدار صاحب نے تحصیل کی رائے سے اتفاق کرکے تجویز صادر کی کہ جب جائداد منقسمہ ہے تو شاستراً اولاد کے بعد بیوہ کا درجہ ہے۔ اس لئے حسب تجویز تحصیل بیوہ رکما بائی کے نام پٹہ کی منظوری دیجاتی ہے۔ اس تجویز ڈویژن کا مرافعہ ضلع میں کیا گیا جو ڈویژن میں منتقل کردیگئی۔ لیکن سوم تعلقدار صاحب حال کو اختیارات سماعت مرافعہ نہ ہونے سے مثل محکمۂ ضلع میں منتقل ہوئی۔ تعلقدار صاحب ضلع نے بعد سماعت بحث فریقین یہ تصفیہ کیا کہ کارروائی وراثت ہے۔ زوجہ اور برادر دعویدار وراثت ہیں۔ تحقیقات تحصیل میں خاندان منقسمہ ثابت ہونے سے زوجہ کے

بناراضی فیصلہ اول تعلقدار صاحب ضلع پربھنی۔ مورخہ ۲۵ مہر ۱۳۳۳ ف۔

ہرد جی بنام رکما بائی

نام پٹہ کا حکم دیا گیا ہے۔ جس سے ڈویژن کو اتفاق ہے۔ اس لئے مرافعہ نامنظور۔ تجویز تحصیل متفقہ ڈویژن بحال۔ اس تجویز ضلع کی ناراضی سے صوبہ داری میں مرافعہ دائر کیا گیا۔ ابھی تصفیہ نہ ہونے پایا تھا کہ محکمۂ صوبہ داری تخفیف ہوئی۔ مثل محکمۂ ہذا میں منتقل ہوئی۔

حکم جناب صدر المہام بہادر مال۔

تمہید۔ مثل پیش ہوئی۔ فریقین غیر حاضر ہیں۔ ۱۳۱ف سے فریقین حاضری کی پروا نہیں کرتے معاملہ صاف ہے۔ حکام مال کی حد تک جو رائے قائم کی ہے وہ بالکل درست ہے۔ اگر مرافع کو انتزاک کا دعوے ہے تو عدالت میں رجوع ہو سکتا ہے۔ لہذا

تجویز ہوئی کہ

نگرانی نامنظور۔

صیغہ نگرانی مال

نشان مثل ۹۸ بابتہ ۱۳۳۱ف م ۲۱ امرداد ۱۳۳۲ف

ستنتوبا نگرانیخواہ بوکالت راؤ گنپت لال صاحب وکیل

بنام

گونیداو غیرہ نگرانی علیہم بوکالت مولوی قمر الزمان صاحب وکیل

غلطی نقشہ۔ نقشہ میں غلطی ہونے سے قابض پر اثر۔ قابض کی بیدخلی کا عدم جواز غلطی نقشہ کی وجہ سے۔

تجویز ہوئی کہ:۔

بندوبست کے سہو عمل سے جو نقشہ غلط مرتب ہوا ہے اس کی وجہ سے نزاع پیدا ہوئی۔ قابض قدیم غلطی نقشہ کی وجہ سے علیحدہ نہیں کیا جا سکتا۔

واقعات یہ ہیں کہ مسمی دھونڈی ولد ارجنا بدر نگرانیخواہ) تحصیل تعلقہ نیلنگہ ضلع بیدر میں درخواست پیش کی کہ سروے نمبرات ۹۰-۹۲-۹۳-موازی ۱۷ ا ۔ ایکر محاصلی ... موقعہ موضع سوگلی تعلقہ نیلنگہ کا سائل پٹہ دار ہے۔ اور سروے نمبر ۹۱ کا پٹہ دار مہادو اور شکمیدار گونیدا ہے۔ سائل مہادو کے نمبرات میں باندھ حد حاصل ہے۔ سائل کے نمبرات میں درختان نیم۔ ببول اور آم ہیں۔ سائل کو کی اراضی میں سے دس ہاتھ زمین گونیدا اور مہادو نے اپنی اراضی میں شریک کر لی ہے اور درختوں پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں۔ لہذا باندھ حسب سابق درست کرا دیا جائے۔ بربناء درخواست مذکور تحصیلدار صاحب

بنا راضی فیصلہ نواب سردار نواز جنگ بہادر صوبہ دار صوبہ گلبرگہ مورخہ ۲۴ دے ۱۳۳۱ف

سنتوبا
بنام
گونیداوغیرہ

نے کلاسر کو حکم دیا کہ بعد پیائش درستی کردیجائے۔ بہ تعمیل حکم تحصیل گرداور نے رپورٹ معہ پنچنامہ پیش کردئے کہ ریویژن حالیہ میں مدعی کی زمین موازی ۹ گنٹہ مجاصلی ۳۰ مدعی علیہ کے نمبر میں شریک ہوگئی ہے جس میں ایک درخت آم بھی ہے۔ پنچ لوگ مدعی کا قبضہ اس اراضی پر دیرینہ بتاتے ہیں اور ثمرہ سے مدعی متمتع ہونا بھی ظاہر کرتے ہیں۔ مگر ریویژن میں جو عمل کیا گیا ہے۔ اوس کی درستی اب ذرا مشکل ہے مگر تحصیلدار صاحب نے یہ لکھکر کہ مدعی کو بعد ریویژن کوئی شکایت ہو تو وہ علیحدہ کارروائی کرسکتا ہے مثل کو داخلدفتر کرنے کا حکم دیا۔ مگر بعد میں بر بناد درخواست دھونڈی بانکرر تحقیقات آغاز کی گئی اور اس بارہ میں سررشتہ بندوبست سے دریافت کیا گیا۔ مگر محکمۂ بندوبست نے نقول ٹپن مطلوبہ روانہ کرکے یہ ہدایت کی کہ اون کے نقول تا شنوائی کسی فریق کو نہ دئے جائیں اس اثناء میں دھونڈی با پدر نگرانی خواہ فوت ہوگیا تو کارروائی بہ قائم مقامی سنتوبا نگرانی خواہ آغاز کی گئی اور تحصیلدار صاحب نے یہ فیصلہ کیا کہ سنتوبا کا قبضہ مسلمہ ہے۔ لہذا نامبردہ کا قبضہ اوٹھایا نہیں جاسکتا۔ مہادو و ادر گونیدا کو چاہئے کہ بذریعہ عدالت دیوانی استقرار حق کا فیصلہ حاصل کرے اور حدود درست کرادئے جائیں۔ فیصلہ تحصیل کی ناراضی سے گونیدا اور مہادو نے ضلع میں مرافعہ کیا تو صاحب ضلع نے یہ فیصلہ فرمایا کہ سررشتہ بندوبست نے اراضی متنازعہ کے حسب حدود قائم کردئے ہیں تو سررشتہ مال کو دخل دینے کی ضرورت نہیں۔ لہذا مرافعہ نامنظور۔ تجویز تحت منسوخ۔ فیصلہ ضلع کی ناراضی سے محکمۂ صوبہ داری میں منجانب سنتوبا اپیل کیا گیا تو صاحب صوبہ نے فیصلہ فرمایا کہ ریویژن میں جو عمل ہوا ہے اوس کے خلاف محکمۂ ہذا سے تجویز نہیں کیجاسکتی۔ مرافع کو اگر ریویژن کے عمل سے کوئی نقصان ہوا ہے تو اوس کی اصلاح محکمۂ مجاز سے کرا سکتا ہے۔ لہذا مرافعہ نامنظور فیصلہ ضلع بحال رہے۔ تجویز صوبہ داری کی ناراضی سے سنتوبا نے محکمۂ ہذا میں درخواست نگرانی پیش کی ہے۔

حکم جناب صدر المہام بہادر مال۔

تمہید۔ مثل پیش ہوئی وکلاء صاحبان فریقین حاضر۔ بحث سماعت کیگئی مہتمم صاحب بندوبست صمت حیدرآباد کا مراسلہ نشان ۱۱۹۱ مورخہ ۲۹ ارد ی بہشت ۱۳۳۳ ف موسومہ محکمۂ ہذا پڑھا گیا جو حسب ذیل ہے۔

نقل ریویژن یک نمبر بابہ البحث سے واضح ہے کہ اس نمبر کی موقعی تنقیح و تجویز بوقت ریویژن

مستغیثان بنام گوبند او غیرہ

مسٹر گوپال راؤ جو مددگار وقت نے کی ہے کہ یہ متروکہ زمین حسب تجویز علیحدہ سروے نمبر (۹۰) میں شریک کردیجائے۔ اور بوقت جسبہ درستی ہو۔ علاوہ بریں اس خصوص میں کلاسر ریویژن کنندہ رپورٹ کرنا واضح ہے کہ یہ متروکہ اراضی (۶) گنٹہ موضع نیلکنٹھ واڑی اور موضع ... کے درمیان بندوبست اول کے وقت سے سہواً چھوٹ گئی تھی بعد اسپر نمبردار سروے نمبر (۹۰) سابق سے کاشت کررہا ہے تو ایسی حالت میں عمل ریویژن حسب احکام درست ہے۔ چنانچہ جملہ کاغذات ریویژن میں حسب ضابطہ عمل ہوکر اوس کی شنوائی بھی ہوچکی ہے۔ البتہ مراسلہ ضلع بیدر شریف نشان ۹۹۶ مورخہ ۲۴ آبان ۱۳۳۲ف سے پایا جاتا ہے کہ بوقت طبع نقشہ جات پارچہ میں سہواً اس کا عمل متروک ہوا ہے۔ جس کے اصلاح کی کارروائی جاری ہے۔ اس مراسلہ کے معائنہ سے واضح ہوتا ہے کہ بندوبست کے سہوے عمل سے جو نقشہ غلط مرتب ہوا ہے۔ اس کی وجہ سے نزاع پیدا ہوئی۔ تجویز تحصیل مبنی بر انصاف ہے کسب قابض قدیم غلطی نقشہ کی وجہ سے علیحدہ نہیں کیا جاسکتا۔ بندوبست نے اصلاح کی جانب توجہ کی ہے۔ جلد تر نقشہ کی درستی کردیجانی چاہئے۔ لہذا

تجویز ہوئی کہ

نگرانی منظور۔ فیصلہ تحت منسوخ حسب سابق نمبردار (۹۰) کا قبضہ اراضی زیر نزاع پر بدستور قائم رہے۔

صیغہ مرافعہ مال

بھگونت مرافع بوکالت رائے گنپت لعل صاحب و پنڈت نارائن راؤ صاحب وکلاء

بنام

سرکار عالی .... مرافعہ علیہ

مرافعہ نمبر ۱۴۳ بابتہ ۱۳۳۲ف م ۲ بہمن ۱۳۳۲ف

نیک نیتی - خلاف ورزی احکام کروڑگیری - تاوان -

الف نے بمبئی سے طلاء خرید کر لایا لیکن اوس نے بوقت روانگی بمبئی اس کی اطلاع امین کروڑگیری کو نہ دی - جب وہ بمبئی سے واپس ہوا تو اوس نے اپنے تمام مال کی جھڑتی دی لیکن سونا کمر کو باندھ کر اپنے مکان چلا گیا اوس کے ایک گھنٹہ کے بعد وہ سررشتہ کروڑگیری میں اس غرض سے حاضر ہوا کہ

نسبار اراضی فیصلہ ناظم صاحب کروڑگیری مورخہ ۲۵ مرآبان ۱۳۳۲ف - شمر اس کے کہ وہ جرمانہ انتفاعاً کیا جائے -

بھگونت
بنام
سرکار عالی

مال کا فیصلہ کرائے ۔ امین کروڑگیری نے یہ فیصلہ کیا کہ خلاف قانون و قواعد سررشتہ کروڑگیری بیوپاری مال اپنے مکان لیگیا ہے ۔ اس لئے اس سے تاوان لینا چاہئے ۔ ناظم صاحب نے الف کو (۵۰) روپیہ جرمانہ داخل کرنے حکم دیا۔

تجویز ہوئی کہ الف کا فعل نیک نیتی پر مبنی ہے لہذا وہ جرمانہ کا مستوجب نہیں ہے۔

واقعات یہ ہیں کہ بتاریخ ۲۵ خورداد ۱۳۳۱ف مسمی بھگونت راؤ مرافع نے بمبئی سے اسٹیشن پربھنی پہونچا ۔ اور اپنے ساتھ (...) کا طلاء لایا ۔ مرافع نے خریدی طلاء کے نسبت بمبئی سے روانہ ہونیکے قبل امین صاحب پربھنی کو اطلاع نہیں دیا ۔ اسٹیشن پربھنی سے اترنے کے بعد ناکہ کروڑگیری پر طلاء کا ہمراہ لانا ظاہر نہیں کیا ۔ دوسرا ہمراہی سامان بتلاکر چلاگیا ۔ اور بعد میں بطور خود ناکہ کروڑگیری میں بغرض فیصلہ حاضر ہوا تو امین صاحب نے بپاداش خلاف ورزی ملزم سے علاوہ تعین محصول مال کے نصف قیمت مال بطور تاوان وصول کرنے کی رائے دی ۔ مہتمم صاحب کروڑگیری نے امین صاحب کی رائے سے اتفاق کرکے مثل نظامت میں منتقل کردیا ۔ جب یہ کامد روائی مددگار صاحب کے اجلاس پر پیش ہوئی تو یہ تجویز کی کہ گو ملزم کا ریل سے اترنے کے ایک گھنٹہ بعد مال کا بغرض فیصلہ پیش کرنا ثابت ہے ۔ لیکن اوس سے مدعی علیہ کی بدنیتی کا نتیجہ اخذ نہیں کیا جاسکتا ۔ لہذا مدعی علیہ سے طلاء درآمد کا عین محصول وصول کیا جائے ۔ تجویز بالا کے نسبت بربناء تحریک امین صاحب کروڑگیری مہتمم صاحب نے نظامت کو لکھا کہ یہ تجویز غور مکرر کی محتاج ہے ۔ بیوپاری کو اس فعل ناجائز کے پاداش میں کچھ سزا و جرمانہ تجویز ہونا چاہئے تاکہ سررشتہ کا رعب داب قائم رہے ۔ ورنہ قوانین و ضوابط سررشتہ کی بے وقعتی ہوجائیگی ۔ ناظم صاحب کروڑگیری نے اس مقدمہ کو بصیغہ نگرانی نمبر پر لیکر یہ فیصلہ صادر فرمایا کہ یہ واقعہ مقبولہ ہے کہ نگرانی علیہ نے بمبئی سے سونا درآمد کیا اور راستے سے گھر میں پوشیدہ کرکے آبادی میں چلاگیا ۔ اور ایک گھنٹہ کے بعد خود ہی ناکہ کروڑگیری پر حاضر ہوکر ادائی محصول پر آمادگی ظاہر کی ۔ مگر احکام یہ ہیں کہ بمجرد خریدی ذریعہ تار عہدہ دار کروڑگیری کو اطلاع دیں نگرانی علیہ نے اوس کو ترک کیا ۔ لہذا نگرانی علیہ پر (۵۰) جرمانہ کیا جاتا ہے ۔ حسب ضابطہ وصول اور بحق سرکار جمع ہو ۔ فیصلہ نظامت کروڑگیری کی ناراضی سے بھگونت نے محکمہ ہذا میں مرافعہ کیا ہے

بھگونت بنام نرسکا علی

حکم جناب صدر المہام بہادر مال۔

تمہیدا۔ مثل پیشی ہوئی واقعہ خورداد ۱۳۳۱ف کا ہے اور گشتی نشان (۲۲) مورخہ ۲۷ اسفندار ۱۳۳۱ف کو شایع ہوئی۔ مگر مرافع کا عذر یہ ہے کہ گشتی مذکور جریدہ اعلامیہ بابتہ ۲۱ بہمن ۱۳۳۲ف میں شایع ہوئی ہے۔ جس کا علم عوام کو اوس وقت ہوا ہے۔ اس لئے مقدمہ مابہ النجث پر تاریخ اجراء کی گشتی کا اثر پڑ نہیں سکتا۔ عذر ایک حد تک درست ہے قطع نظر اسی عذر کے مرافع کا فعل یعنے خود اس کا اطلاع کا لیکر حاضر ہونا اس کے نیک نیتی کے ثبوت کے لئے مان لیا جانا چاہئے۔ اگر یہ حاضر نہ ہوتا تو پتہ بھی نہ چلتا۔ لہذا

تجویز ہوئی کہ

مرافعہ منظور۔

صیغہ مرافعہ مال

امر چند ۔ مرافع

بنام

سمندرا بائی ۔ مرافعہ علیہا

نشان پیشی بابتہ ۱۳۳۲ف م کیم خورداد ۱۳۳۴ف

فیصلہ عدالتی۔ عدالتی فیصلہ کی پابندی سر رشتۂ مال پر۔ محکمۂ مال فیصلہ عدالت کے خلاف تجویز کرنے کا مقتدر نہ ہونا۔

تجویز ہوئی کہ صیغۂ مال فیصلہ عدالت سے متجاوز تجویز کر نہیں سکتی۔

واقعات یہ ہیں کہ مسمی امر چند ولد توک چند مارواڑی سکنہ چوسالہ تعلقہ بیڑ نے بانسلاک نقل فیصلہ و نقل منتخب مصدرہ عدالت دیوانی ضلع بیڑ بابتہ ۱۳۳۳ف جو بمقابلہ ڈھوبا وغیرہ صادر ہوا تھا۔ محکمہ ضلع میں پیش کر کے حسب ڈگری سروے نمبرات ۱-۱۸-۱۷-۲۲-۲۳-۲۷-۳۰ و ۳۱ کا پٹہ اپنے نام ہونے کا خواستگار ہوا۔ بربنار درخواست مذکور بتقرر تاریخ پیشی فریقین کی طلبی عمل میں آئی اور مرافعہ علیہم کا بیان قلمبند کیا گیا۔ اس کے بعد صاحب ضلع نے جو تجویز صادر فرمائی وہ حسب ذیل ہے۔

(ابتدائی)
مدیونان کا بیان قلمبند کیا گیا جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ منجملہ رقم ڈگری کے بدفعات مبلغ

ابتدائی فیصلہ مولوی معشوق حسین صاحب اول تعلقدار ضلع بیڑ مورخہ ۲ شہریور ۱۳۳۳ف

امرچند بنام سعندرا بائی

روپیہ ادا کردئے گئے تھے اور باقی رقم کی ادائی باقساط سالانہ دوصد روپیہ ادا کرنے کے لئے آمادہ ہیں واقعات مثل پر غور کرنے سے مدیونان پر درواڑیون کے مظالم ہیں۔ ابتداً مدیونان کے پدر کو (سماء) روپیہ قرض دئے گئے تھے۔ بذریعہ رہن نمبرات کے اور اب متوفی کے بیٹوںن سے تین ہزار روپیہ ذریعہ معاش بجز نمبرات مدعوعہ کے اور کوئی نہیں ہے۔ پس بنظر انصاف حکم دیا جاتا ہے کہ درخواست ڈگریدار کرایانے پٹہ سے متعلق نامنظور۔ امرچند مارواڑی ڈگریدار نے فیصلہ ضلع کی ناراضی سے محکمۂ صوبہ داری میں اپیل دائر کیا تو صاحب صوبہ نے یہ فیصلہ فرمایا یہ کارروائی بغور ملاحظہ کیگئی۔ حقیقت میں یہ حالت سخت افسوس ناک ہے کہ ایک زمانہ ماقبل کی پدر مرافعہ علیہم کے قرضہ کی بابتہ یہ ڈگری پیش کیجارہی ہے۔ اور بعد حصول سود صدہا روپیہ (۷) قطعات اراضی جو مرافعہ علیہم کی پوری جائداد ہے اور جن پر اون کی خوشحالی منحصر ہے وہ کل اون سے چھین لیجاتی ہے۔ مولوی سید اعجاز حسین صاحب تعلقدار وقت نے گو وظیفہ پر علیحدہ ہوئے ہیں۔ لیکن اون کی یہ کارروائی ضرور قابل تحسین ہے۔ ورنہ یہ غریب مرافعہ علیہم اگر عدالتی ڈگری کی تعمیل سررشتۂ مال سے پوری پوری کیجاتی تو بالکل تباہ و برباد ہوجاتے مرافع کی جانب سے آتمارام صاحب وکیل جو پیروی کیلئے حاضر آئے تھے۔ اونہوں نے محض اپنے محنتانہ کی طرف خیال کیا اور بہت اصرار کے ساتھ کل (۷) قطعات اراضی کا پٹہ مرافع کے نام کرانے بحث کی۔ لیکن غریب مرافعہ علیہم کے ساتھ اونہوں نے کوئی مطلق ہمدردی نہیں کی۔ جسکا محکمۂ ہذا کو افسوس ہے۔ بہت غنیمت ہے کہ مرافع اصالتاً حاضر ہے اور گو قوم کا مارواڑی ہے۔ لیکن محکمۂ ہذا کے سمجھانے پر کہ اون غریبوں کی خوشحالی کے لئے اون کے واسطے کچھ اراضی چھوڑ دیجائے تو مرافع نے نہایت فیاضانہ طور پر دو قطعات سروے نمبرات ۲۲ و ۲۷۔ ۳ مرافعہ علیہم کے نام بدستور قائم رہنے رضامندی ظاہر کیا ہے۔ ایسی صورت میں باقی قطعات ۱۔ ۳۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۲۳ بموجب ڈگری عدالت پٹہ مرافع کے نام منتقل کر دیا جائے۔ فیصلہ محکمۂ صوبہ داری تعمیلاً محکمۂ تحصیل میں بھیجدیا گیا۔ مگر مراسلات تحصیل ڈویژن سے ظاہر ہوا کہ سروے نمبرات ۱۷۔ ۱۸۔ ۱ کا پٹہ ڈگریدار کے نام کر دیا گیا۔ اور سروے نمبر ۳ کا پٹہ بدستور مدیونان کے نام قائم رکھا گیا۔ مگر سروے نمبرات ۳۔ ۲۲۔ ۲۳ کا پٹہ مدیونان کے نام نہیں ہے۔ بلکہ بجائے سروے نمبر ۳ کے ۔ ۲۲ کا پٹہ ہے۔ اور قطعات ۲۲۔ ۲۳ کا پٹہ شخص ثالث کے نام ہے۔ بربنا درخواست ڈگریدار

امر چند بنام مسند ریابائی

صاحب ضلع نے مسل تحصیل طلب کر کے حسب ذیل فیصلہ صادر فرمایا۔

اس وقت جن دو نمبرات (۳ - ۲۳) کے پٹہ کرانے کی کارروائی پیش ہے۔ وہ دونوں نمبرات فی الحقیقت مدیوناں کے نام پٹہ نہیں ہیں۔ بلکہ بجائے نمبر ۳ کے ۳/۲ کا پٹہ ہے۔ اور سروے نمبر ۲۳ کا پٹہ قبل نزاع فریقین ایک شخص ثالث مسمی دادا کے نام کرا دیا گیا ہے۔ جس کا عمل ورگ مبادلہ تحصیل میں ہو گیا۔ اور کاغذات میں مسمی داد کا ہی نام ہے تو ایسی حالت میں فریقین کے نزاعات اور فیصلہ عدالت کا اثر ایک شخص ثالث پر پڑ نہیں سکتا۔ جبکہ نمبر ۲۳ مدیونان کے قبضہ وحق میں ہی نہیں ہے تو کس طرح ڈگریدار کو دلایا جا سکتا ہے جس وقت یہ ورگ مبادلہ کا عمل ہوا اوس وقت عدالت میں دعوے ہی رجوع نہیں ہوا تھا۔ اس لئے صیغۂ مال سے شخص ثالث کا نمبر ڈگریدار کے نام منتقل نہیں ہو سکتا۔ اور نہ فیصلہ صوبہ داری کا یہ منشاء ہے۔ اسبارہ گیا نمبر ۳ اس نمبر کا پٹہ مدیونان کے نام ہی نہیں ہے بلکہ بجائے اوس کے سروے نمبر ۳/۲ کا پٹہ ہے۔ اور نمبر ۳ کا پٹہ دار کون شخص ہے اور تجزیہ کی نہ عدالتی ڈگری ہوئی اور نہ ڈگریدار نے درخواست ابتدائی میں اوس کا اظہار کیا۔ اور نہ حین مرافعہ محکمۂ عالیہ صوبہ داری سے اوس کا تصفیہ فرمایا گیا تو ایسی حالت میں صیغۂ مال خلاف استدعا و فیصلہ جات عدالت و مال کیسے عمل ورگ مبادلہ کر سکتا ہے۔ بہر حال یہ دونوں نمبرات کی اصلاح و تصفیہ صیغۂ عدالت سے ہونے کے بعد صیغۂ مال سے عمل ورگ مبادلہ ہو سکتا ہے فیصلہ ضلع کی ناراضی سے امر چند ڈگریدار نے محکمۂ صوبہ داری میں اپیل کیا تھا۔ مگر بوجہ تخفیف صوبہ داری یہ مسل محکمۂ ہذا میں وصول ہوئی ہے۔

حکم جناب صدر المہام بہادر مال:

تمہیداً مسل پیش ہوئی۔ فریقین باوجود اطلاعیابی کے غیر حاضر ہیں۔ واقعات صاف ہیں اس لئے انتظار کی ضرورت نہیں ہے۔ صاحب ضلع نے سروے نمبرات ۳ و ۲۳ کی نسبت جو صراحت سے فیصلہ کیا ہے وہ بالکل درست ہے۔ جب نمبر ۲۳ کا پٹہ قبل از ارجاع نالش دوسرے کے نام ہو گیا تھا تو ڈگریدار پر لازم تھا کہ مشتری کو اس نمبر کی حد تک فریق گردانکر عدالت میں طلب کرتا۔ سروے نمبر ۳ کا وجود نہیں ہے۔ بلکہ نمبر ۴/۲ جس کا ذکر عرضی دعوے میں تھا نہ ڈگری اوسکی نسبت صادر ہوئی ہے اگر مرافع چاہے تو عدالت میں رجوع ہو سکتا ہے۔ صیغۂ مال فیصلۂ عدالت سے

متجاوز تجویز کر نہیں سکتی ہے - لہذا

حکم ہوا کہ

مرافعہ نامنظور -

نشان تسلسل ۲ بابتہ ۱۳۲۲ف مرافعہ ۲۸ اردی بہشت ۱۳۲۳ف

صیغۂ مرافعہ مال

کوٹم بالیا مرافع بوکالت پنڈت گنیش راؤ صاحب وکیل

بنام

سرکار عالی مرافعہ علیہ ....

شکم تالاب کا ہراج - اشتہار کے بعد ہراج - دوبارہ ہراج کر کے اوس کے تکملہ کا حکم دیا جانا شرعاً صحیح نہیں ہے -

ایک شکم تالاب کا ہراج بعد اجراء اشتہار مرافع کے نام سنہ بارہ بر قم (۲۰ ع) روپیہ ختم کیا گیا - بر بناء درخواست شکایتی ضلع نے تحصیل کو دریافت اور رپورٹ پیش کرنے کا حکم دیا - تحصیل نے رپورٹ کی کہ ہراج گیرندہ نے ایک یکہ زمین کاشت کی ہے اور ہو یکہ زمین باقی ہے قطعہ داری ہراج علیحدہ علیحدہ کیا گیا تو کاشت شدہ کی رقم (۱۳ عہ) اور غیر کاشت شدہ (۱۱ عہ) جملہ (۱۳ عہ) پر بولی ہوتی ہے - اس پر ضلع نے حکم دیا کہ کاشت شدہ قطعہ اراضی کی رقم (۱۳ عہ) کا تکملہ مرافع سے کر لیجائے - اور قطعہ باقی شدہ کو اگر مرافع (۱۱ عہ) پر لینا چاہتا ہو تو دیجائے ورنہ دوسرے کو دیجائے - اس تجویز کی ناراضی سے ہراج گیرندہ اولی نے مرافعہ پیش کیا -

تجویز ہوئی کہ عذرات مرافع موجہ ہیں - احیاناً اگر کوئی بے ضابطگی ہوئی ہو یا سازش تو عمال دہی یا ملازمین سرکاری اوس کی ذمہ دار ہوگی - اون سے رقم سرکاری کی پابجائی ہونی چاہئے - اگر ایسا نہ کیا جا کر اہل معاملہ پر نااہل یا سازش ملازمین کا اثر ڈالا جائیگا تو سرکاری عہد و قول کی

نباراضی فیصلہ اول تعلقدار صاحب ضلع محبوب نگر مورخہ ۱۰ امرداد سنہ ۱۳۳۲ف -

کوٹم بالیا
بنام
سرکار عالی

وقعت باقی نہ رہے گی بعد از دریافت جو خالی قرار پائے اوس سے
رقم وصول کرلیجانی چاہیئے ۔

حکم جناب صدر المہام بہادر مال ۔

مثل پیش ہوئی ۔ وکیل صاحب مرافع کوٹم بالیا ولد سندریا حاضر ہیں ۔ جملہ کاغذات تحت کے نقول باضابطہ منسلک درخواست ہیں ۔ واقعات یہ ہیں کہ موضع ناگول تعلقہ ناگر کرنول کے شکم تالاب کی اراضی کے نسبت یہ درخواست پیش ہوئی کہ پانی کاشت تابی کے لئے کافی نہیں ہے ۔ اس لئے حسب سنین گذشتہ جو پانی موجود ہے اوس کو کتوہ کو لوٹہ اور پوچیا توم میں محفوظ کرکے شکم تالاب کی زمین کاشت کے لئے ہراج کیجائے ۔ بربناء درخواست ڈویژن نے بعد از دریافت حسب عمل ماضیہ پانی محفوظ کرکے زمین کے ہراج کا حکم گرداور کو دیا اور اشتہار تکمیل ضابطہ کے لئے ڈویژن ہی سے بتقرر تاریخ جاری کئے گئے ۔ عمال دہی نے اشتہار کی تعمیل کرکے واپس کیا ۔ گرداور نے (۱۵۱ عہ) میں دوبارہ ہراج کرکے سہ بارہ کے لئے ڈویژن میں رپورٹ کی ۔ ڈویژن نے سہ بارہ (۱۸۰ عہ) میں بنام کوٹم بالیا ختم کرکے عمل ودخل کا حکم ۱۲ ر بہمن ۱۳۳۳ف کو دیا ۔ بعد کارروائی صدر ۸ ر اسفندار ۱۳۳۳ف کو ضلع میں درخواست شکایتی یہ پیش ہوئی کہ تالاب کا پانی بیجا طور پر رائیگاں کیا جاکر کاشت کرائی جارہی ہے ۔ ضلع نے اس درخواست پر دریافت کا حکم دیا تو تحصیل نے ایک طولانی رپورٹ یکم فروردی کو کی ۔ اس رپورٹ میں یہ لکھا کہ ہراج گیرندہ (مرافع) نے ایکر زمین پر کاشت کرلیا ہے ۔ بقیہ ایکر زمین باقی ہے ۔ قطعہ داری ہراج علیحدہ علیحدہ کیا گیا تو کاشت شدہ اراضی کی رقم (۱۸۰ عہ) اور غیر کاشت شدہ کی (۱۵۱ عہ) جملہ (۳۳۱ عہ) بولی ہوتی ہے ۔ صاحب ضلع نے کاشت شدہ رقبہ کی بابتہ ہراج گیرندہ اول سے مزید (۱۵۱ عہ) تکمیلہ (۳۳۱ عہ) کے بابتہ وصول کرنے یا بصورت استرضاء (۳۳۱ عہ) کا تکمیلہ اس سے کرکے کل زمین پر اسی کا قبضہ رکھنے کا حکم دیا ۔ بصورت ثانی غیر کاشت شدہ پر ہراج گیرندگان مابعد کو قبضہ دلا کر (۱۵۱ عہ) اون سے اور مرافع سے صرف (۱۵۱ عہ) تکمیلہ (۳۳۱ عہ) میں وصول کرنے حکم دیا ۔ اس تجویز ضلع کا یہ مرافعہ ہے ۔ مرافعہ کا اہم ترین عذر یہ ہے کہ اس نے باضابطہ جس ہراج میں بولی کہکر رقم داخل کی ۔ اور زمین پر قبضہ کرلیا ۔ اور بہت سارے رقبہ میں کاشت بھی کرلیا ہے تو اس سے نہ زائد رقم وصول کیجاسکتی ہے نہ غیر کاشت شدہ سے اُس کو بیدخل

کیا جاسکتا ہے۔ اس وقت تک اوس کا کل رقبہ پر قبضہ ہے۔ اور کاشت کر رہا ہے۔ عذرات مرافعہ موجہ ہیں۔ احیاناً اگر کوئی بیضابطگی ہوئی ہو یا سازش تو عمال دیہی یا ملازمین سرکاری اوس کے ذمہ دار ہونگے۔ اون سے رقم سرکاری کی بازیابی ہونی چاہئے اگر ایسا نہ کیا جاکر اہل معاملہ پر بنا اہل یا سازش ملازمین کا اثر ڈالا جائیگا تو سرکاری عہد و قول کی وقعت باقی نہ رہے گی۔ بعد از دریافت جو خاطی قرار پائے اوسی سے رقم وصول کیجانی چاہئے۔ لہذا

تجویز ہوئی کہ

مرافعہ منظور۔

صیغہ مرافعہ مال

بھیما شنکر — مرافع

بنام

رام دیو — مرافعہ علیہ

پٹواری کا زاید رقم وصول کرنا۔ مالی پٹیل کی ذمہ داری وصول رقم میں۔ پٹواری کا زاید رقم وصول کرنا ثابت ہونیکا اثر۔

تجویز ہوئی کہ:۔

پٹواری مرافع کا زرمالگزاری سے زاید رقم وصول کرنا ثابت ہے تو پھر مرافع کا یہ عذر کہ وصولی رقم کی ذمہ داری مالی پٹیل کی ہوتی ہے۔ ایک عذر لنگ ہے۔

واقعات یہ ہیں کہ رام دیو مرافعہ علیہ نے تحصیل میں بھیما شنکر پٹواری سندھی کالیگاؤں کی شکایت بدین مضمون پیش کیا کہ پرچہ رویژن بندوبست گم ہونے کے وجہ سے اوس نے پٹواری سے رقم مالگزاری دریافت کیا۔ پٹواری نے (؏؏) بتائی۔ مرافعہ علیہ نے رقم پٹواری کو ادا کر دیا۔ رقم مالگزاری کے اندراج کے لئے پٹواری سے جب مرافعہ علیہ کہتا ہے تو رسید رقم کا اندراج چوپڑی پر نہیں کرتا اور پرچہ رویژن طلب کرتا ہے۔ پرچہ رویژن گم ہوگیا ہے۔ اس وجہ سے شبہ ہے کہ رقم زاید لیگئی۔ پس بعد دریافت رسید دلائی جائے۔

بنا راضی تجویز تعلقدار صاحب اورنگ آباد۔

کوٹم بالیا بنام سرکار عالی

نشان ۲۱۳ شمل ۸۷ف بابتہ ۳۲ ف م ۲۲ اردی بہشت ۳۴ ف

بھیما شنکر بنام راہم دیو

تحصیلدار صاحب نے کاغذات سے جانچ کیا۔ رقم مالگزاری ۱۴/ واجب الادا ٹھیری مبلغ (عہ) زاید وصول نکلا۔ تحصیلدار صاحب نے بعد دریافت برطرفی پٹواری کی رائے کی اور ڈویژن سے منظوری حاصل کرنے کی تجویز کی۔ مگر مثل بغرض منظوری ڈویژن میں نہیں بھیجی گئی۔ ایک عرصہ کے بعد منصرم تحصیلدار صاحب نے پٹواری پر جرم ناثابت قرار دیکر اختتام کارروائی کی رائے کے ساتھ مثل محکمۂ ڈویژن میں بھیجدی۔ ڈویژن افسر صاحب نے باختلاف رائے تحصیل چھ ماہ کے معطلی کی تجویز کی۔ اور رقم ایزاد وصول شدہ مرافعہ علیہ کو دلوانیکا حکم صادر کیا۔ ڈویژن کی ناراضی سے بھیما شنکر پٹواری نے ضلع میں مرافعہ کیا۔ صاحب ضلع نے عذرات مرافع کو ناقابل لحاظ قرار دیکر مرافعہ نامنظور اور تجویز تحت بحال رکھا۔

فیصلہ ضلع کی ناراضی سے بھیما شنکر نے محکمۂ صوبہ داری میں اپیل کیا تھا۔ مگر بوجہ تخفیف صوبہ داری یہ مثل محکمۂ ہذا میں وصول ہوئی ہے۔

حکم جناب صدر المہام بہادر مال۔

تمہید کا مثل پیش ہوئی مرافع غیر حاضر ہے مرافعہ علیہ بھی حاضر نہیں ہے ۱۴/عہ وصول کیا جانا جب ثابت ہوا تو بالزام (عہ) زاید وصول چھ ماہ کے معطلی کی سزا مرافع کو دی گئی ہے۔ مرافع کا یہ عذر لنگ کہ وصول رقم کی ذمہ داری مالی پٹیل کی ہوتی ہے ہرگز قابل لحاظ نہیں ہے۔ مرافع کو سزا مجوزہ کو غنیمت خیال کرنا چاہئیے ورنہ فعل تو اسکا ایسا تھا کہ سزا سخت دیجاتی ہو۔

تجویز ہوئی کہ

مرافعہ نامنظور۔

صیغۂ نگرانی مال

پانڈورنگ وغیرہ . نگرانیخواہاں بوکالت راگھونیدر راو صاحب وکیل

نشان مثل ۱۱/۹۹ بابتہ سنہ ۱۳۳۳ ف مرقومہ ۲۴ تیر سنہ ۱۳۳۴ ف

گوودبھائی . نگرانی علیہ بوکالت مولوی محمد صدر الدین صاحب وکیل

کمیشن کے ذریعہ کاغذات کی جانچ کا عدم جواز۔ زر مالگزاری غیر پٹہ دار سے وصول کرنے کا اثر۔ کاغذات دہی میں غلط اندراج۔ گشتی نشان (۴۹) سنہ ۲۵ ف

واقعات یہ ہیں کہ پ دل مدعیاں نے اپنے کو قابضان اراضی ظاہر کرکے

نباراضی تجویز مولوی محمد ظہور الدین احمد صاحب صدیقی تعلقدار ضلع بیڑ۔

پانڈورنگ بنام گودو بھائی

بمقابلہ گ پٹہ دار دعوے رفع مزاحمت کا دائر کیا۔ مدعی علیہ نے انکار کیا مدعی نے اپنے ثبوت میں کردی۔ کھاتہ نمبر ۳ پہانی۔ تختہ بیع و رہن شی کے بذریعہ کمیشن جانچ کرائی۔ اور شہادت لسانی پیش کی ضلع کے موازنہ شہادت سے اتفاق کرتے ہوئے۔

تجویز ہوئی کہ پٹواری نے غیر معمولی طور پر ایک ساہو کی تائید میں اپنے دفتر کے اندراجات کرئے ہیں۔ اور احکام سرکار کے خلاف پٹہ دار سے رقم وصول کرنے کے بجائے غیر شخص سے رقم وصول کی ہے۔ اور کاغذات کی جانچ بذریعہ کمیشن جو کرائی گئی ہے وہ کس اصول پر ہے۔ جو عمل کاغذی پٹواری نے کیا ہے اس کے نسبت بلحاظ گشتی نشان (۴۹) شبہ ۲۵ ف تجویز مناسب کیجائے۔

واقعات یہ ہیں کہ مسمیان پانڈورنگ، و نسی لعل نگرانیخواہوں نے تحصیل تعلقہ موسن آباد میں درخواست پیش کی کہ سروے نمبرات ۳ ۵۹ و ۴ ۵۹ و ۵ ۶۰ و ۴ ۵۰ موازی ما عہ یکر ۴ ۳ گنٹہ محاصلی ۵ ۶ موقوعہ مزرعہ کران واڑی تعلقہ موسن آباد کے پٹہ دار مسمی گودو بھائی ولد محمد بھائی تھے نامبردہ نے اراضیات مذکور کو بمعاوضہ مبلغ (الــــ) روپیہ سائیلین کے ہاتھ بیع کر کے قبضہ دیدیا ہے۔ مگر سائیلین کے جانوروں کو چرانے سے مزاحمت کرتا ہے۔ اور اپنے جانوروں کو چراتا ہے۔ لہذا مزاحمت دور فرمائی جائے۔

مسمی گودو بھائی کی جانب سے جوابدہی کیگئی کہ اراضیات متدعویہ کا پٹہ من مدعی علیہ کے نام ہو کر میرا حقیقی برادر ہر کا حصہ دار و تنکیدار رہے۔ اور زمانہ دراز سے اراضیات کی استواری کر کے ہم دونوں پیداوار سے مستفید ہوتے ہیں۔ لہذا مدعی کا دعوے خارج فرمایا جائے۔

تحصیلدار صاحب نے بعد تحقیقات یہ تجویز کی کہ مدعیان کا (۲۲) سالہ قبضہ بلا مزاحمت ان کو مالک جائداد بنانے کے لئے کافی ہے۔ اور قانون غافلوں کی مدد نہیں کرتا۔ اور نہ ۲۲ سالہ قبضہ مال سے اٹھ سکتا ہے۔ لہذا اراضیات متدعویہ کامل مدعیان کے قبضہ میں حسب سابق رہے۔ اور مدعی علیہ کی مزاحمت دور کیجائے۔

باپاڈ ورنگ بنام گودو بھائی

تجویز مندرجۂ بالا کے ناراضی سے مسمی گودو بھائی نے ضلع میں مرافعہ کیا تو صاحب ضلع نے برائے مثل تکمیل تحقیقات کا حکم دیا تو تحصیلدار صاحب نے بعد تحقیقات یہ فیصلہ کیا کہ شہادت سے ثابت ہے کہ جانوروں کو گودو بھائی نے چرانے سے مزاحمت کیا ہے۔ پس مزاحمت ثابت ہے۔ لہذا حسب رائے سابقہ قبضہ مدعیان بحال رہے۔ اور مدعی علیہ کی مزاحمت دور کیجائے۔

تجویز تحصیل کا مرافعہ منجانب گودو بھائی ڈویژن میں کیا گیا تو صاحب ڈویژن نے یہ فیصلہ کیا کہ مرافعہ علیہ کی شہادت سے اوس کا قبضہ ثابت ہے۔ لہذا مرافعہ نامنظور فیصلہ تحصیل بحال رہے۔

فیصلہ ڈویژن کی ناراضی سے ضلع میں درخواست اپیل پیش کیگئی تو صاحب ضلع نے یہ فیصلہ کیا کہ دفعہ ۴۷ قانون مال کے تحت یہ دعوے رجوع کیا گیا ہے۔ اس دفعہ کا منشا یہ ہے کہ بیدخلی یا مزاحمت کے تاریخ سے چھ ماہ کے بعد نالش کیجائے تو وہ قابل سماعت مال نہیں ہے۔ عرضید عوے سے ثابت ہے کہ بتاریخ یکم مہر ۱۳۳۰ف مدعیان مرافعہ علیہم کی بیدخلی اراضی متدعویہ سے عمل میں آئی اور مزاحمت کی گئی۔ بیدخلی اور مزاحمت کے ثابت کرنے کے لئے دو گواہ مدعیان نے پیش کئے ہیں۔ یعنے گنگا رام اور کاسی رام۔ گنگا رام گواہی دیتا ہے کہ اوس نے اس واقعہ کو سنا ہے۔ لیکن اوس کا چشم دید واقعہ نہیں ہے۔ لہذا اس گواہ کا بیان بے اثر ہوجاتا ہے کاسی رام بیان کرتا ہے کہ گودو بھائی نے جب قبضہ کر کے بنسی لعل مدعی کے جوان کو نکالدیا ہے وہ مہینہ اساڑھ کا تھا پونم کے بعد کب واقعہ ہوا مجھے معلوم نہیں۔ میں نے اپنے کھیت سے یہ واقعہ سنا مگر میں موقع پر نہیں گیا۔ مگر سوال مکرر میں بیان کرتا ہے کہ میں نے اپنے کھیت میں سے گودو بھائی اور بنسی لال کے جوانوں میں تکرار دیکھا ہوں یہ دو بیانات پر غور کرنے کے بعد واضح ہوگا کہ ہر دو میں تضاد واقع ہوا ہے۔ قطع نظر اس کے لہ مدعی نے تاریخ واقعہ عرضید عوے میں یکم مہر ۱۳۳۰ف ظاہر کیا ہے اس کے گواہ کا بیان ہے کہ مہینہ اساڑھ کا تھا۔ پونم کے بعد یہ واقعہ ہوا ہے۔ جنتری بابتہ ۱۳۳۰ف ملاحظہ کی گئی۔ یکم مہر کو تیرادن کی (نہ) سدی ہے۔ اس اختلاف سے صاف ظاہر ہے کہ یہ گواہ اس واقعہ کا نہیں ہے۔ اور نہ اس کے سامنے واقعہ ہوا ہے۔ صرف مدعیوں کی ہمدردی میں وہ شہادت اون کے تائید میں ادا کرنے آمادہ ہوا ہے۔ بہر حال جس دفعہ کے تحت دعوے۔ جس عنوان سے پیش ہوا ہے وہ ثابت نہیں ہے۔ لہذا مرافعہ منظور۔ تجویز تحت منسوخ۔ اب یہی فیصلہ ضلع زیر نگرانی

پانڈو رنگ بنام گودو بھائی

محکمۂ ہذا ہے۔

حکم جناب صدر المہام بہادر مال۔

تمہید۔ مثل پیش ہوئی وکلا فریقین کی بحث سماعت کی گئی۔

رفع مزاحمت کی کارروائی ہے۔ ضلع میں اس مقدمہ کا دوسرا دورہ تھا۔ تجویز ضلع کی ناراضی سے نگرانی پیش ہے۔

نمبرات زیر بحث کا پٹہ دار طرفثانی ہے جو فوت ہو چکا ہے بعد داخل کرنے نگرانی کے۔ اور اوس کا لڑکا اس کا قائم مقام ہے۔ مثل تحصیل میں بیعنامہ شامل ہے۔ جس کے معائنہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ سنہ ۱۳۰۹ف میں یہ مرتب اور درج رجسٹر ہوا۔ اس میں صراحت ہے کہ جب راضینامہ اور قبولیت کیلئے درخواست پیش کیجائیگی تو میں اس کی تکمیل کردونگا۔

بمعائنہ مثل تحصیل ظاہر ہے کہ پٹواری نے حسب ذیل کاغذات ادائی شہادت کے لئے لایا تھا کردی وکھاتہ من ابتدائے سنہ ۱۳۱۵ف لغایتہ سنہ ۱۳۲۳ف۔

تختہ نمبر ۲ پہانی سنہ ۲۷ف و سنہ ۲۹ف و سنہ ۳۱ف۔

تختہ بیع و رہن سنہ ۱۳۲۲ف۔

ان کی جانچ کمشنر نے کی ہے اور رپورٹ کے ان نمبرات کا پٹہ گودو بھائی کے نام ہے۔ ان نمبرات کی رقم (۱۵ روپیہ ۸ آنہ) سن ابتدائے سنہ ۱۵ف لغایتہ سنہ ۲۷ف نبکٹ لعل ساہوادا کرنا پایا جاتا ہے اور سنہ ۲۸ف و سنہ ۲۹ف کو ہتے منبی لعل اور سنہ ۳۰ف نبکٹ لعل اور سنہ ۳۱ف پانڈو رنگ لکھا ہوا ہے

ف۔ تختہ نمبر ۳ کے خانہ قابض میں نبکٹ لال کا نام درج ہو کر نمبرات زیر بحث لکھے ہوئے ہیں۔

ف۔ تختہ بیع و رہن سنہ ۲۲ف میں خرید لینے والا نبکٹ لال یعنی لال اور فروخت کرنیوالا گودو بھائی لکھا ہوا ہے۔

جبکہ سنہ ۱۳۰۹ف میں بیعنامہ ہوا تھا اور شرط اہم درج تھی کہ بوقت عمل دخل خارج پٹہ دار کرادیگا تو کون امر مانع تھا کہ اس عمل ضروری کی کارروائی کیجاتی۔ سالہائے سال کے سکوت کے بعد سنہ ۲۲ف میں دفتر دیہی میں اندراج بیع کرادینے سے کیا مفاد تھا۔ اور اگر ایسا عمل ہی تعہد سمجھا گیا تھا تو کیوں

پانڈورنگ بنام کودنڈ بھائی

سنہ ۱۳۰۹ف یا سنہ ۱۳۱۰ف میں یہ عمل نہیں کرایا گیا اور اگر کرایا گیا تھا تو وہ کیوں پیش نہیں کرایا گیا اور
جب کردی کھاتہ سنہ ۱۳۱۵ف سے پیش کرائے گئے تو کاش اس ہی سال کا یہ رجسٹر یا اندراج ہی پیش
کرایا جاتا۔ تختہ جات نمبر ۳ پہانی سنہ ۱۳۱۵ف سے مسلسل یا اس سے قبل سے پیش ہونے کے بجائے
صرف سنہ ۱۳۲۷ف و سنہ ۱۳۲۹ف و سنہ ۱۳۳۰ف کے پیش ہونا اور اس میں خانہ قابض میں نبکٹ لال کا نام درج
ہونا اور اراضی کے افتادگی کا اندراج بھی عجیب ہے۔

اسی طرح کردی وکھاتہ کا حال ہے کہ محاصل من ابتدائے سنہ ۱۳۱۵ف لغایۃ سنہ ۱۳۲۷ف نبکٹ لال
ادا کرنا پایا جاتا ہے۔ تبلایا گیا ہے۔ اور ایکسال کسی کے ہستے ہے۔ اس کے بعد ایک سال پانڈورنگ
کا نام درج ہے۔ جس طرح نبکٹ لال کے ادائی رقم بہ حیثیت قابض تبلائی گئی ہے تو کیوں نہ پانڈورنگ
کو آخر قابض اس لحاظ سے تصور کیا جائے کہ ہستے کی صراحت نہیں ہے۔ اور نہ کوئی وجہ بھی درج ہے
ایسے مواد پر سے سرسری نظر پر یہ رائے قائم کیجا سکتی ہے کہ پٹواری نے غیر معمولی طور پر ایک ساہو
کی تائید میں اپنے دفتر کے اندراجات کرلئے ہیں۔ اور غریب رعایا و پٹہ دار کی تباہی کا موئد
ہو رہا ہے۔

سنہ ۱۳۲۲ف کے رجسٹر بیع وشری میں کس حکم کی بنا د پر عمل کیا گیا۔ غیر ظاہر ہے۔ اور قبل عمل
سنہ ۱۳۲۲ف کس طرح اور کن احکام اور کس اطلاع کی بناء پر سنہ ۱۳۱۵ف سے نبکٹ لال سے مالگزاری وصول
وعمل کرتا رہا۔ غور طلب ہے۔ حالانکہ احکام سرکار پٹہ دار سے رقم وصول کرنے کی نسبت صاف
ہیں۔ اور اس سے کوئی پٹواری لاعلم نہیں ہے۔

ان کاغذات کی جانچ بذریعہ کمیشن جو کرائی گئی وہ کس اصول کی بناء پر معلوم نہیں ہوتا شہادات
جو نگرانی خواہ کے جانب سے تحصیل میں پیش ہوئی ہے۔ اس کا جو نتیجہ صاحب ضلع نے اخذ کیا ہے
وہ بالکل صحیح اصول پر ہے۔ اور جن معقول وجوہ پر نگرانی خواہ کے خلاف رائے قائم کی ہے وہ
مبنی بر انصاف و ناقابل دست اندازی ہے۔ لہذا

تجویز ہوئی کہ

نگرانی نامنظور۔ صاحب ضلع کو چاہئے کہ اس مقدمہ میں جو عمل پٹواری نے کاغذات دیہی
میں کیا ہے ان کی کامل جانچ کرانے کے بعد بلحاظ گشتی نشان (۹۴) سنہ ۱۳۲۵ف تجویز مناسب صادر

کریں کہ ایسے غلط عملیات غریب رعایا کے تباہی کے باعث ہوتے ہیں۔

صیغہ مرافعہ مال

نشان مثل ۱۲ بابتہ ۳۲ف م ۴۳۴ ۳۳ف

ایشونتا — مرافع

بنام

شنکر وغیرہ — مرافعہ علیہم

شودروں میں تبنے اور صلبی بیٹے کا حصہ۔ وطن قابل تقسیم ہے۔ وطن کی تقسیم آمدنی سے ہوتی ہے۔ تقسیم وطن کا امکان۔

تجویز ہوئی کہ :-

اور پش اور دتک بیٹے کا حصہ شودروں میں مساوی ہوتا ہے مگر پٹہ فرزند کلاں صلبی کے نام ہو کر ۱/۲ حصہ۔ اسکی وہ پائیگا اور ۱/۲ میں مساوی کے حصہ دار قرار دئے جائیں گے۔ جائداد نا قابل تقسیم ہوتی تو نان و نفقہ کی تجویز صحیح ہوئی۔ وطن کی آمدنی ہوتی ہے۔ جس کی تقسیم آمدنی سے ہوتی ہے۔

واقعات یہ ہیں کہ امرتا موضع سوتاری تعلقہ مدہول کا پٹہ دار مالی پٹیل تھا۔ اوس کا انتقال ہوگیا۔ تحصیل سے حسب ضابطہ اشتہار جاری ہوا۔ دعویدار اور عذر دار رجوع ہوئے۔ مگر متعدد پیشیوں پر فریقین حاضر نہ ہونے سے بزمانہ نارائن صاحب تحصیلدار یہ تجویز ہوئی کہ مثل بوجہ عدم حضوری دعویدار خارج اور عذر دار کی عذر داری بعدم پیروی خارج۔ اور اشتہار اجرا کرا دیا جائے۔ تحصیل سے اشتہار جاری ہونے پر متوفی کے پسران صلبی مسمیان شنکر و نارائن بولایت مادران حقیقی اور پسر تبنے منظور مسمی ایشونتا تحصیل میں رجوع ہوئے۔ تحصیل میں تحقیقات عمل میں آئی۔ اور تختہ وراثت مرتب ہوا۔

تحصیلدار صاحب قوم شودر میں، تبنے اور صلبی بیٹے کے حقوق مساوی ہونا تسلیم کرکے یہ رائے دی کہ بوجہ کلانیت مسمی ایشونتا فرزند متبنے کا تقرر ور اثتاً منظور اور مسمیان شنکر و نارائن نابالغوں کے نام بقدر مساوی شکمی قائم کیجائے۔

بناراضی تجویز اول تعلقدار صاحب ضلع ناندیڑ نشان فیصلہ (۱۵) بابتہ ۱۳۳۲ف

ایشوتما بنام شنکر وغیرہ

جب مثل ڈویژن میں گئی تو ڈویژن افسر صاحب نے اس تبدیل و ترمیم کے ساتھ منظوری دی کہ متبنے ایسی صورت میں وارث قرار پاتا ہے کہ جبکہ اولاد صلبی نہو۔ جب اولاد صلبی ہوجائے تو بمقابلہ اولاد صلبی کے متبنے کے حقوق مرجح قرار نہیں پاتے تحصیل نے جو رائے دی ہے وہ مبنی بر ثواب نہیں ہے۔ لہذا در انتقام تا مالی پٹیل موضع شوماری شنکر فرزند کلاں کے نام بہ شکمی فرزند خرد وسمی نارائن نبسٹر پرورش زوجہ متوفی و متبنے منظور۔

تجویز ڈویژن کی ناراضی سے ایشوتمانے ضلع میں مرافعہ پیش کیا تو تعلقدار صاحب ضلع نے فیصلہ کیا کہ مرافع کے جو عذرات ہیں۔ وہ کسی قانون پر مبنی نہیں ہین۔ اور نہ کوئی قانونی سقم ظاہر ہوتا ہے۔ جائداد ناقابل تقسیم ہے۔ اس کے لئے دھرم شاستر سنہ ۱۹۱۶ء کا دفعہ صاف ہے (دفعہ ۱۰۴ جائداد ناقابل تقسیم ہونے کی صورت میں قاعدہ) اوس میں جو طریقہ ہے درست ہے۔ اس لحاظ سے متبنے کو صرف نان ونفقہ کا حق ہے۔ جو تجویز تحت نے کیا ہے درست ہے۔ کوئی دست اندازی کی ضرورت نہیں ہے لہذا مرافعہ نا منظور فیصلہ تحت بحال۔

ایشوتمانے فیصلہ ضلع کی ناراضی سے محکمۂ ہذا میں مرافعہ پیش کیا ہے۔

حکم جناب صدر المہام بہادر مال۔

تمہید۔ بروئے مکتب مدراس اورس بیٹوں کا $\frac{4}{5}$ حصہ اور متبنے کو $\frac{1}{5}$ حصہ قرار پاتا ہے۔ بمبئی بھی اس مکتب کے تابع ہے۔ مگر اقوام شودر کے نسبت یہ لکھا ہے کہ اورس اور دتک دونوں کا حصہ مساوی ہوگا۔ مقدمہ مرہٹواڑی کا ہے جو تابع احکام مدراس و بمبئی ہیں۔ اور فریقین بھی قوم شودر سے ہیں۔ لہذا حصہ تو مساوی ملنا چاہئے۔ مگر چونکہ فرزند کلاں صلبی کے نام ہوکر $\frac{1}{4}$ اسکیل خدمت کا وہ پائے گا۔ اور $\frac{3}{4}$ میں فرزندان صلبی اور متبنے مساوی کے حصہ دار قرار دئے جاویں گے۔ صاحب ضلع نے جو نان و نفقہ کی تجویز کی ہے۔ وہ کسی اصول پر درست نہیں ہے اگر جائداد ناقابل تقسیم ہوتی تو درست تھا۔ وطن کی آمدنی ہوتی ہے۔ جس کی تقسیم آنہ داری سے ہوتی ہے۔ لہذا۔

تجویز ہوئی کہ

مرافعہ منظور۔ حسب ہدایت صدر عمل کیا جاوے۔

نشان نمبر ۵ مثل ۱۳۳۳ ف م مہ پرودے ۱۳۴۳ ف

صیغہ مرافعہ مال

بہاؤ راؤ مرافع بوکالت مولوی محمد اسحاق صاحب وکیل

بنام

مادھو راؤ مرافعہ علیہ بوکالت پنڈت گنپت راؤ صاحب وکیل

درخواست سرسری پر احکام حاصل کرنے کا عدم جواز۔ نگرانی نامنظور ہونے کا اثر۔

تجویز ہوئی کہ:۔

جبکہ نگرانی محکمۂ سرکار سے نامنظور ہو جائے تو سرسری درخواست پیش کرکے احکام حاصل کرنا صحیح نہیں ہے۔

واقعات یہ ہیں کہ ساتہ بھاگرتی بائی زوجہ نانا پٹہ دارہ مالی پٹیلی موضع ادنچگاؤں پرگنہ کلنوری تعلقہ حدگاؤں ضلع ناندیڑ فوت ہری تحصیل سے اشتہار جاری کیا گیا۔ مگر ورثا حاضر نہ ہونے سے کارروائی ختم کردیگئی۔ اور اشتہار بنام حصہ داران اجرا کیا گیا تو اندرون مدت مسمی بہاؤ راؤ حصہ دار مرافع حاضر ہوا۔

تحصیلدار صاحب نے بعد تحقیقات یہ رائے دی کہ شہادت پیش شدہ سے مسمی بھاؤ راؤ کا نصف حصہ دار ہونا پایۂ ثبوت کو پہنچ گیا ہے۔ پس کوئی وجہ اوس کو محروم الارث کرنے کے لئے نہیں پائی جاتی۔ لہذا پٹہ مالی پٹیلگی بنام بہاؤ راؤ حصہ دار منظور ہونا مناسب ہے۔ جسکی منظوری صاحب ضلع نے دے دی۔

منظوری ضلع کے ناراضی سے مسمی مادھو راؤ نے اپنے کو متبنٰی ظاہر کرکے ضلع میں درخواست اپیل پیش کیا تو صاحب ضلع نے مرافع کی چار ماہ غیر حاضری معاف کرکے باخذ ثبوت تبنیت فیصلہ صادر کرنے کا تحصیل کو حکم دیا۔ فیصلہ ضلع کی ناراضی سے بہاؤ راؤ نے محکمۂ ہذا میں درخواست پیش کیا کہ بھاگرتی بائی فوت ہونے کے بعد حسب ضابطہ اشتہار جاری کیا گیا۔ مگر ورثا رجوع نہ ہونے سے سائل کے نام پٹہ کر دیا گیا۔ مگر مادھو راؤ کے درخواست کے بناء پر ضلع سے بلا وجہ تائید کیجا رہی ہے۔ لہذا اب مزید کارروائی نہ کرنے تحصیل و ضلع کے نام حکم صادر فرمایا جائے۔

محکمۂ ہذا سے یہ حکم دیا گیا کہ تاریخ پیشی ضلع بہ یوم تعطیل مقرر کیا گیا دوسرے دن مثل پیش ہوئی

بنارا ضی کی تجویز رحمت اللہ شریف صاحب منتظم تعلقدار ضلع ناندیڑ۔

بھاؤ ڈراؤ
بنام
مہادو راؤ

اس کی اطلاع بھیمراؤ کو نہیں ہوئی ۔ انصافاً فریق کو موقع دیا جانا چاہئے ۔ لہذا درخواست منظور کیجاتی ہے ۔ صاحب ضلع اپنے اجلاس پر تقرر تاریخ بعد سماعت عذرات فریقین فیصلہ کریں ۔

صاحب ضلع نے اس مقدمہ میں یہ فیصلہ کیا کہ ایک ہی موضع انجیگاؤں کے مالی و پولیس پٹیل کی کارروائی مخلوط ہوگئی ہے محکمہ سرکار میں مالی وکوتوالی پٹیل ایک ہی درخواست کے ذریعہ رجوع ہوئے ۔ پولیس پٹیل کی کارروائی سے کے حد تک حکم محکمہ سرکار صاف ہے ۔ جس سے تجویز ضلع کی تنسیخ اور اجلاس ضلع پر مکرر بحث کا موقع فریقین کو دیا جا کر فیصلہ کرنے کا حکم ہے ۔ مگر مالی پٹیلگی کی کارروائی میں محکمہ سرکار سے یہ حکم دیا گیا ہے کہ حسب مراسلہ نشان (۱۴۴۲) مورخہ ۴ ر اسفندار ۱۳۳۲ف عمل کیا جائے مراسلہ مذکور کے الفاظ یہ ہیں کہ تاریخ پیشی ضلع بہ یوم تعطیل مقرر کیا گیا ۔ دوسرے دن مثل پیش ہوئی اس کی اطلاع بھیمراؤ کو نہیں ہوئی ۔ انصافاً فریق کو موقع دیا جانا چاہئے ۔ لہذا درخواست منظور کیجاتی ہے آپ اپنے اجلاس پر بہ تاریخ بہ سماعت عذرات فریقین فیصلہ صادر فرماویں ۔ تجویز مذکورۂ بالا سے صاف طور پر ظاہر ہوتا ہے کہ اس کا تعلق وطن پولیس پٹیلگی سے ہے نہ کہ فیصلہ ضلع متعلق وطن مالی پٹیلگی سے ہے اس لحاظ سے تجویز ضلع قائم اور حسبہٖ تکمیل تحقیقات کے لئے مثل مالی پٹیلی تحت کو واپس ہونے کے قابل ہے ۔ لہذا مثل بغرض تکمیل تحقیقات تحت کو واپس کیجائے ۔ اب اسی فیصلہ ضلع کے ناراضی سے بہاؤ ڈراؤ نے محکمۂ ہذا میں درخواست اپیل پیش کیا ہے ۔

حکم جناب صدر المہام بہادر مال ۔

تمہیداً مثل پیش ہوئی ۔ فریقین کے جانب سے کوئی حاضر نہیں ہیں ۔ محکمۂ ہذا سے جو مراسلہ بصیغۂ انتظامی جاری ہوا تھا ۔ اس کا جو جواب ضلع نے دیا وہ صحیح ہے خصوصاً جبکہ نگرانی محکمۂ ہذا سے نامنظور کردی گئی تھی تو کوئی وجہ ایسے سرسری درخواست پیش کرکے احکام کے حاصل کرنے کی نہیں ہے ۔ جبکہ صاحب ضلع کی تجویز سے فریقین کے حق میں مزید انصاف کی توقع ہے تو کوئی وجہ اس میں دست اندازی کی نہیں پائی جاتی ۔ لہذا

تجویز ہوئی کہ

مرافعہ نامنظور ۔

صیغہ مرافعہ مال

مثل نشان ۲۳۰ ۴۴ بابتہ سنہ ۱۳۳۲ف م ۱۰ فردے سنہ ۱۳۳۴ف

مرافع ‏ **ایڑلہ انتیا وغیرہ**[1]

بنام

مرافعہ علیہ ‏ **سرکار عالی**

قولدار کے حقوق ۔ قول کے مدت ختم پر رعایت کا عدم جواز ۔ قولدار و پٹہ دار کے مراعات میں فرق

تجویز ہوئی کہ:۔

جن لوگوں نے تعمیر باؤلی کا قول حاصل کیا ہے ۔ بعد اختتام مدت قولی کوئی رعایت دہارہ میں نہ ہوگی گشتی نشان ۴۴ سنہ ۱۳۳۲ف کی ترمیم ہوچکی ہے ۔ عام پٹہ داران کے متعلق جو مراعات سرکار نے کیا ہے اس سے قولدار مستفید ہونگے ۔

حکم جناب صدر المہام بہادر مال ۔

گشتی نشان ۴۴ بابتہ ۱۳۳۲ف کی ترمیم بابت حکومت نے ہوچکی ہے ۔ آئندہ جن لوگوں نے ذریعہ اقوال باؤلی کی تعمیر کا قول حاصل کیا ہے ۔ بعد اختتام مدت قول کوئی رعایت دہارہ میں نہ ہوگی اور نہ عام پٹہ داروں کے متعلق جو مراعات سرکار نے کیا ہے ۔ اوس سے قولدار مستفید ہوسکیں گے ۔ البتہ جو لوگ اس وقت تک مستفید ہوچکے ہیں ۔ اون کے حق میں وہ رعایت بحال رہیگی ۔ اس لئے

حکم ہوا کہ

مرافعہ نامنظور ۔

ضیغہ مرافعہ مال

مثل نشان ۱۲ ۴۸ بابتہ سنہ ۱۳۳۲ف م ۲۲ دے سنہ ۱۳۳۴ف

مرافع ‏ **گنگنالہ لچھما ریڈی**[2]

بنام

مرافعہ علیہ ‏ **سرکار عالی**

پٹہ ہونے کے پہلے متعدد خواہشمند پیدا ہونے کا اثر ۔ ہراج پٹہ کا لزوم ۔

تجویز ہوئی کہ پٹہ ہونے کے قبل خواہشمند پیدا ہوجائیں تو حق متقابلت

---

[1] بنا راضی تجویز مولوی محمد اکرام الدین خاں صاحب معتمد اول تعلقدار و ناظم جمعبندی ڈویژن بھونگیر مورخہ ۲۲ دی بہمن ۱۳۳۲ف مشعر اینکہ مدت قول اضافہ منظور ۔ [2] بنا راضی تجویز مولوی سید احمد صاحب قادری تعلقدار ضلع کریم نگر ۔

کنگنالہ لچھمار یڈی بنام سرکار عالی

کا اخراج لازم ہے۔

واقعات یہ ہیں کہ مسمی کنگنالہ لچھمار یڈی مرافع نے بتاریخ ۲۱ خورداد ۱۳۳۰ ف تحصیل تعلقہ سرسلہ میں درخواست پیش کی کہ قصبہ سرسلہ میں سروے نمبر ۸۰ موازی ۹ ایکر ۲ گنٹہ محاصلی ۲۰ خارج از کھاتہ افتادہ ہے۔ لہذا سائل کے نام پٹہ فرمایا جائے۔

بربناء درخواست مندرجہ بالا تحصیل سے بتاریخ ۲۴ خورداد ۱۳۳۰ ف حسب ضابطہ اشتہار جاری کیا گیا۔ جس کی تعمیل ۲۷ خورداد ۱۳۳۰ ف کو ہوئی مدت اشتہار ختم ہونے کے بعد بتاریخ ۳ شہریور ۱۳۳۰ ف منجانب چا کلہ بالو گیا اور بتاریخ ۹ شہریور ۱۳۳۰ ف منجانب عمر طولہ ملیا نمبر زیر بحث کے نسبت درخواستیں پیش ہوئیں بتاریخ ـ فروردی ۱۳۳۱ ف لچھمار یڈی مرافع نے درخواست پیش کی کہ سائل سروے نمبر ۸۰ کے نسبت قبل ازیں درخواست پیش کیا تھا حسب ضابطہ اشتہار جاری کیا گیا۔ اشتہار کی مدت ختم ہوگئی اوس کے بعد درخواست عذرداریاں پیش ہوئی ہیں۔ جو لایق قبول نہیں ہیں۔ لہذا پٹہ سائل کے نام فرمایا جائے۔ چنانچہ تحصیل سے پٹہ کا حکم دیدیا گیا۔

مسمیان منڈایا وغیرہ کے درخواست کے بنا پر صاحب ضلع نے ذریعہ مراسلہ نشان (۲۲۹) واقع ۲۶ اردی بہشت ۱۳۳۱ ف تنسیخ پٹہ کا حکم ڈویژن افسر صاحب کو دیا۔

حین جمعبندی تحصیلدار صاحب نے سروے نمبر زیر بحث کے نسبت یہ رائے دی کہ نمبر مذکور کے نسبت حکم پٹہ دیدیا گیا ہے۔ لہذا افتادہ اضافہ لائق منظوری ہے۔ مگر ناظم صاحب جمعبندی نے بربناء حکم ضلع اس اضافہ کو نامنظور کردیا۔ جسکا مرافعہ لچھمار یڈی نے ضلع میں کیا تو صاحب ضلع نے یہ فیصلہ کیا کہ نقشہ اور سیت وار کے ملاحظہ سے ثابت ہے کہ نمبر زیر مرافعہ مزروعہ قطعات کے درمیان واقع ہے۔ ایسا قطعہ باغراض بنجرائی مختص کرنا بے سود ہے۔ کیونکہ اس کے متصل اور کوئی قطعہ بنجرائی یا پرمپوک نہیں ہے۔ پس نمبر زیر مرافعہ بموجب احکام نافذہ پٹہ پر دیا جاسکتا ہے۔

مرافع کی یہ حجت کہ اوس کی درخواست اول پیش ہوئی ہے اور دوسری رعایا کی درخواستیں بعد انقضاء مدت پیش ہوئے ہیں۔ اس لئے پٹہ خود کے نام کیا جائے۔ اس وجہ سے لائق تسلیم نہیں ہے کہ عموماً ملازمین دیہی سے کسی کارسازی کے وجہ سے اشتہارات کی تعمیل باضابطہ نہیں ہوتی۔

بلکہ کسی کو علم بھی نہیں کرایا جاتا ۔ چونکہ متعدد درخواستیں پیش ہوئی ہیں تو باضابطہ حق مقابضت کا اخراج ہونا چاہیے لہذا مرافعہ ترمیماً منظور رحسب صراحت بالا عمل ہو ۔ اب اس فیصلہ ضلع کی ناراضی سے لچھما ریڈی نے محکمۂ ہذا میں درخواست مرافعہ پیش کیا ہے

کنگنا لچھما ریڈی بنام سرکار عالی

حکم جناب صدر المہام بہادر مال ۔

تمہیدا ۔ قبل اس کے مرافع کے نام پٹہ ہو ۔ جاوے خواہشمند پیدا ہو جاوے تو کوئی وجہ نہیں ہے کہ حق مقابضت کے بدل سے سرکار کو محروم کر کے مفت حوالہ کسی کے کر دیا جائے ۔ لہذا

تجویز ہوئی کہ

مرافعہ نا منظور ۔ فیصلہ ضلع بحال ۔

صیغۂ نگرانی مال

گشٹیا نگرانخواہ بوکالت ایم رامچندر راؤ صاحب و بی کیشو راؤ صاحب وکلا

بنام

سرکار عالی نگرانی علیہ ....

بستان او ل شوال بابتہ ۱۳۳۲ف م ۲۶ ۔ ۱۳۳۵ف

مشترک ذریعہ کے اخراج کا عدم جواز ۔ جمعبندی میں رعایت کا جواز ۔ ذریعہ مشترک تالاب و باؤلی

تجویز ہوئی کہ :-

جبکہ ذریعہ مشترک ہو تو اس کا اخراج نامناسب ہے ۔ البتہ جس سال تالاب کا پانی ابتداء سے نہ ملے اور باؤلی سے یہ نمبر کاشت ہوں تو بلحاظ موٹ کشی دوبارہ میں حسب گشتی نشان ۴۴ رعایت نصف دوبارہ تک جمعبندی میں کیجا سکتی ہے ۔

حکم جناب صدر المہام بہادر مال ۔

مثل پیش ہوئی و وکیل صاحب نگرانی خواہ کی بحث سماعت کی گئی ۔

واقعات یہ ہیں کہ سروے نمبرات ۵۵۳ و ۵۵۴ موازی صہ ایکر ۲۷ گنٹہ رقمی ماعہ کا ذریعہ آبی تالاب و باؤلی اور تابی تالاب و باؤلی مشترکہ طور پر قائم ہے اور باغات کے تختہ میں باؤلی دو موٹ کی درج ہے ۔ رعایا نے درخواست کی کہ سروے نمبر ۵۵۴ موازی ایکر رقمی طلسہ کو دو موٹ کے لئے تعین کر کے نمبر ۵۵۳ موازی عصہ ایکر ۳۴ گنٹہ کو باؤلی کے ذریعہ سے الگ

مرافعہ بنا ماضی تجویز مہتمم صاحب بندوبست حیدرآباد مورخہ ۲۲ اسفندار ۱۳۳۲ف مشعر اینکہ جو عمل دو درجن کے مددگار اہلکار نے کیا اصولاً صحیح ہے

کشٹیا بنام سرکار عالی

خارج اور زیر تالاب یکفیصلہ قائم فرمایا جائے۔

مہتمم صاحب نے تجویز کی کہ نمبرات زیر بحث کا ذریعہ تالاب و باؤلی ہے۔ حالت مشترکہ ذریعہ کا جو تعبیر قرار دیا گیا ہے۔ وہ درست ہے۔ کیونکہ باؤلی اندرون ایاکٹ ہے۔ اور کلاں تالاب و باؤلی کی امداد ہے۔ اگر فی الحقیقت باؤلی کا ذریعہ ہوتا تو دو یکر کے حساب سے ہو سکتا تھا۔ جو عمل ریویژن کے مددگار صاحب نے کیا ہے وہ اصولاً صحیح ہے۔

اس تجویز کی ناراضی سے نگرانی پیش ہے۔

یہ نمبرات کرتال کنٹہ کے شکم کے اور اپنا چر د کے ایاکٹ کے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ تالاب چھوٹا ہے۔ اور سالم ایاکٹ بمشکل کاشت ہوتا ہے۔ اور غیر ہنگام میں جب بوجہ قلت آب تالاب اراضی افتادہ رہے تو اس وجہ سے کہ ذریعہ مشترک ہے۔ سالم دہارہ اراضی دینا پڑتا ہے باوجودیکہ آب تالاب کلاں کے لئے ہی نہیں پہونچتا۔ نگرانی خواہ کا یہ عذر کہ ذریعہ مشترک ایک نمبر کے ساتھ مخصوص کردینا درست نہیں ہے۔ جس سال تالاب کا پانی ابتدا سے نہ ملے اور باؤلی سے یہ نمبر کاشت ہوں تو بلحاظ موٹ کشی دہارہ میں حسب گشتی نشان ۴۴ سنہ رعایت نصف دہارہ تک کیجا سکتی ہے۔ اس کی پابندی بوقت جمعبندی ہو تو رعایا کی شکایات رفع ہو سکتی ہے۔ ذریعہ کا اخراج نامناسب کہ مشترک واقع ہوا ہے۔ صرف یکروکی کاشت بذریعہ مشترکہ تالاب و باؤلی محال نہیں ہے۔ لہذا

تجویز ہوئی کہ

نگرانی ترمیماً منظور۔ حسب صراحت صدر حالات معائنی کے مدنظر عمل ہوا کرے۔

صیغہ مرافعہ مال

نشان مثل ۱۸۷ بابتہ سنہ ۱۳۳۱ ف م ۲۴ مہر دے سنہ ۱۳۳۴ ف

محمد زین الدین مرافع بوکالت مولوی محمد صدر الدین صاحب وکیل

بنام

سرکار عالی مرافعہ علیہ

بنجرائی۔ رقبہ قابل چرائی۔ بنجرائی کے وصولی کا عدم جواز۔ بنجرائی کب وصول کیجا سکتی ہے۔

بناراضی فیصلہ مولوی سید احمد قادری صاحب اول تعلقدار ضلع کریم نگر۔ مورخہ ۱۱ آذر سنہ ۱۳۳۲ ف

محمد زین الدین
بنام
سرکار عالی

سیس بنچرائی۔

تجویز ہوئی کہ :۔

سررشتہ جنگلات سے پٹہ کا تصفیہ نہیں ہوا ہے اور اس رقبہ میں جانور چرتے ہیں تو سیس بنچرائی کا وصول واجبی ہوگا ۔ اور اگر چرائی نہیں ہوتی ہے اور کوئی ایسا رقبہ موجود نہیں ہے جسمیں مویشی چریں تو وصول بنچرائی ناواجبی ہے۔

واقعات یہ ہیں کہ محمد زین الدین بالمقطعہ دار موضع سریرام پور تعلقہ مہادیور ضلع کریم نگر نے بتاریخ ۵ آبان ۳۲ ف محکمۂ تعلقداری ضلع کریم نگر میں درخواست پیش کی کہ موضع سریرام پور بالمقطعہ واقع تعلقہ مہادیور کا سائل مقطعہ دار ہے۔ بحین بندوبست اہالیان بندوبست نے اس موضع میں بنچرائی کے واسطے کوئی حصہ مختص کر کے نہیں چھوڑا اور نہ اس موضع میں قطعات خارج از کھاتہ و اراضی گائران ہے کہ جانوران چرائی جاسکیں۔ بریں ہمہ خلاف گشتی ۱۵ واقع ۱۴ اسفندار ۱۳۳۱ ف مجریہ محکمۂ معتمدی سرکار عالی صیغۂ مالگزاری بنچرائی سیس وصول کیجارہی ہے جو نہایت سختی بجق درخواست گذار ہے۔ لہذا تحصیل کو حکم دیا جائے کہ بنچرائی سیس وصول نہ کیجائے۔ محکمۂ تعلقداری ضلع سے بترسیل نقل درخواست متذکرہ صدر ذریعہ مراسلہ نشان (۶۴۳) واقع ۱۰ آبان ۳۲ ف تحصیل کو لکھا گیا کہ بوقت تصفیہ حقوق اجارہ دار صاحب محکمۂ سرکار سے اس طرح حکم ہوا ہے کہ معوازی معمہ ۱۸ ایکر ۳۰ گنٹہ اجارہ دار صاحب کو بالمقطعہ فرمایا جائے۔ اور بقیہ رقبہ قابل زراعت کا پٹہ اگر سررشتہ جنگلات کو اعتراض نہ ہو تو یکمی دہارہ فی روپیہ ۲ ر پٹہ پر دیا جائے۔ اس کے بموجب جمعبندی میں عمل ہوا ہے یا نہیں۔ علاوہ اس کے اس موضع کا کل رقبہ کسقدر ہے۔ ازانجملہ کسقدر رقبہ اس وقت پٹہ پر ہے۔ اور کیا اس موضع میں کوئی رقبہ خارج از کھاتہ موجود نہیں ہے۔ اور حسب منشاء گشتی نشان (۱۵) بابتہ ۳۲ ف بالمقطعہ دار صاحب سے سیس بنچرائی وصول نہ کرنے کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے۔ تحصیلدار صاحب نے ذریعہ نشان ۱۲ واقع ۳ اسفندار ۳۳ ف ضلع کو یہ جواب ادا کیا کہ بموجب جمعبندی ۱۳۲۵ ف میں اس موضع کا رقبہ معمہ ۱۶۰ ایکر ۱۲ گ

محمد زین الدین
بنام
سرکار عالی

بروئے تختہ مرتبہ پٹواری حسب منظورہ سرکار نشان ۱۷۹۷ مورخہ ۸ خورداد ۱۳۲۵ ف رقبہ مزروعہ سابق کل رقبہ سے منہا اس وجہ سے کیا جاتا ہے کہ اسپیشل عہدہ دار صاحب نے بغرض منظوری بالمقطعہ جو رپورٹ کی ہے۔ اس میں رقبہ قولی ... بیگہ بتلایا ہے۔ جس کے ... یکر ۲۰ گ ہوتے ہیں۔ حسب احکام سرکار رقبہ دوچند قولی ... یکر قرار پایا ہے۔ اور اسپیشل عہدہ دار صاحب کی یہ رائے کہ بشمول رقبہ مزروعہ سابق بالمقطعہ کا عمل ہو حکم سرکار میں ... یکر کی منظوری اس شرط سے ہو چکی ہے کہ بعد وضع رقبہ مزروعہ سابق النصف محاصل پر بالمقطعہ کا عمل کیا جائے اسمیں ... یکر ۲۸ گنٹہ کی کمی ہے سابق مزروعہ رقبہ ... یکر ۴ ۳ گنٹہ ہے اوس کا دوچند ... یکر ۲۸ گنٹہ ہوتا ہے جو اسپیشل عہدہ دار صاحب کی رائے سے ... یکر ۸ ا گنٹہ کی کمی ہے رقبہ وضع کرنے کے بعد بھی ... یکر ۳ گنٹہ کے لئے بالمقطعہ کی منظوری ہوتی ہے۔ اس لئے اب منظورہ رقبہ سے وضعات کی ضرورت ہوئی ہے۔ مقطعہ دار صاحب کو محکمۂ صوبہ داری سے انتخاب کا حق دیا گیا ہے اس لئے حسب انتخاب کل رقبہ سے بروئے نمبرات ۲ ۸ ۴ وغیرہ موازی ... یکر ۴ ۳ گنٹہ محاصلی ... سابق مزروعہ منہا ہونے کے بعد ... یکر ۳۰ گنٹہ محاصلی ... باقی رہتے ہیں۔ جس سے رقبہ بالمقطعہ ... یکر ۳۰ گنٹہ محاصلی ... قرار داد ہو کر انعام سیت سندھی کے بابتہ ... یکر ۳ گنٹہ محاصلی ... منہا ہوں تو ... یکر ۷ ۲ گنٹہ محاصلی ... باقی رہتے ہیں۔ اس رقبہ میں بحکم تالاب کے بابتہ ... یکر ۳ ا گنٹہ بحساب فی یکر ... روپیہ قائم ہوا تھا۔ مگر قولدار کے مرافعہ کے بنا پر فی یکر ۸ ر کے لئے حکم ہوا ہے۔ اس لئے ... قائم رکھکر ... بدعین کمی منظور کئے جاتے ہیں۔ رقم متذکرہ کے وضع کے بعد ... یکر محاصلی ... سے نصف رقم ... بابتہ حصہ مقطعہ دار بدعین کمی اور بقیہ نصف بابتہ حق سرکار ہے۔ اس موضع کا کل گٹ نمبر ... پر فی یکر ۸ ر دہارہ قائم ہوا ہے۔ مگر قولدار کے مرافعہ کی بناء پر رقم قائم شدہ معاف ہو چکی۔ گٹ نمبر کے نسبت قولدار کا بیان ہے کہ محصورہ میں شامل ہے۔ اور دہارہ رعایتی فی روپیہ ۲ ر پر پٹہ چاہتے ہیں۔ مگر اس وقت تک جنگلات سے مشورہ نہیں کیا گیا ہے۔ اس موضع میں خارج از کھاتہ و پرمیوک و گائران نہیں ہے۔ کل رقبہ از رائے سیتوار

محمد زین الدین بنام سرکار عالی

للعمہ ۱۱۰ یکڑا، گنٹہ ہے۔ گشتی محکمۂ سرکار میں سیس بنچرائی کے معافی کی نسبت کوئی صراحت نہیں ہے بلالحاظ مدارج کل تعلقات کے لئے ۲ سیس بنچرائی قرار دیگئی ہے۔ میری رائے میں سیس بنچرائی کے لئے کوئی رعایت نہ ہونی چاہئے۔ البتہ فیس بنچرائی کے لئے جب اس موضع میں گٹ پرمیوک وخارج از کھاتہ نہ ہو تو رقم معاف ہوسکتی ہے۔ لیکن چونکہ تماکہ ایکر ۵ گنٹہ محاصلی ۱۱ روپیہ جسکی نسبت کمی یکسالہ کا عمل کیا جارہا ہے۔ چوبینہ موجود ہے۔ اس لئے ایسی حالت میں سیس کی رقم معاف ہونی چاہئے۔ بربناء مراسلہ تحصیل و محکمہ ضلع سے ذریعۂ نشان ۲۹۔ مورخہ ۳ آذر ۱۳۳۳ف تحصیل کو جواب دیا گیا کہ آپ کی رائے درست ہے۔ گشتی نشان ۱۵ بابتہ ۱۳۳۲ف معافی سیس بنچرائی کے لئے کوئی صراحت موجود نہیں ہے جبکہ مقطعہ دار کو بھی فہمائش دیدیگئی تجویز ضلع کی ناراضی سے درخواست مرافعہ پیش کی گئی ہے۔

حکم جناب صدرالمہام بہادر مال۔

تمہید۔ تماکہ ایکراب رقبہ اس اجارہ میں موجود ہے جو کبھی دوبارہ پٹہ پر دینے کی تجویز ہے جس کا محاصل ۱۱ روپیہ سالانہ بعد کمی ایک سالہ مجرا دیا جارہا ہے کہ سررشتہ جنگلات سے پٹہ کا تصفیہ نہیں ہوا ہے۔ اگر اس رقبہ میں مویشی چرائے جاتے ہیں تو سیس بنچرائی کا وصول واجبی ہوگا۔ اور اگر چرائی نہیں ہوتی ہے اور کوئی ایسا رقبہ موجود نہیں ہے۔ جس میں مویشی چریں تو وصول بنچرائی ناواجبی ہے۔ لہذا

حکم ہوا کہ

مرافعہ ترمیماً منظور۔

ضیغۂ مرافعہ مال

نشان مثل ۶۲ باتہ ۱۳۳۰ف ۹ دے ۱۳۳۰ف

رائی رایشر ما مرافع بوکالت مولوی سید اعجاز حسین صاحب وکیل

بنام

لنگا ریڈی وغیرہ مرافعہ علیہم

پانی لینے کا عمل درآمد۔ مقطعہ دار کے حقوق پانی لینے کے متعلق۔ پانی لینے میں رعایائے مقطعہ وخالصہ کے حقوق کب مساوی ہوتے ہیں۔ بندوبست سے ایا کٹ کا مساوی طور پر قائم کرنا۔

ناراضی فیصلہ مولوی محمد عبداللہ صاحب رضوی اول تعلقدار ضلع میدک مورخہ ۸ بہمن ۱۳۳۳ف۔

رانی رامیشر
بنام غ
لنگا ریڈی غیرہ

تجویز ہوئی کہ :-

بقطع نظر حقوق متعلقہ دار حسب عملدر آمد قدیم بندوبست نے موضع خالصہ اور متعلقہ کے ایاکٹ کو مساوی قرار دیا تو اس کے خلاف ⅔ و ⅓ کا حصہ قائم کرنا درست نہیں۔

واقعات یہ ہیں کہ مسمیان گجلہ متیا و زہری و گونڈ کاری کشٹیا وغیرہ نے تحصیل میں درخواست پیش کی کہ موضع دلال پور تعلقہ سدی پیٹھ کے تالاب کا پانی زمانہ قدیم سے عملدر آمد موضع سیری پلی کے نمبرات کو ملتا تھا۔ امسال رعایا موضع دلال پور نے ہمارے نمبرات موقوعہ موضع سیری پلی کو پانی دینا بند کر دیا ہے۔ جس سے نقصان ہو رہا ہے۔ لہذا حسب دستور پانی دینے کے لئے پٹواری موضع دلال پور کے نام حکم دیا جائے۔ بر بناء درخواست رعایا تحصیل سے مقدم پٹواری کو اس بارہ میں کیفیت پیش کرنے کا حکم دیا گیا۔ پٹواری نے جو رپورٹ کی ہے اس سے ظاہر ہے کہ زمانہ قدیم سے موضع سیری پلی کے زمینات کو موضع دلال پور کے تالاب کا پانی دیا جاتا ہے۔ چنانچہ ۱۳۱۶ف و ۱۳۲۰ف و ۱۳۲۴ف میں پانی دیا گیا ہے۔ بر بناء رپورٹ پٹواری تحصیل سے گرداور کو حکم دیا گیا کہ جب کبھی موضع دلال پور کے تالاب میں پانی آتا ہے تو دونوں مواضعات سری پلی و دلال پور تہ بندی میں شریک ہوتے ہیں۔ اس لئے سال حال بھی پانی دونوں مواضعات کو ملنا چاہئے۔ اب رہا یہ کہ کس حساب سے پانی ملنا چاہئے۔ اس کا تصفیہ اس طریقہ سے کیا جاتا ہے کہ تختہ جات ایاکٹ دیکھنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ رقبہ تابی یک فصلہ دلال پور کے تحت الـ ایکر ہے اور سیری پلی میں ۷۸ ایکر اور دو فصلہ رقبہ دلال پور میں کم ہے۔ اور سیری پلی میں زیادہ ہے۔ مگر اس کے ساتھ سیری پلی متعلقہ ہے۔ اور دلال پور خالصہ۔ اور سابقہ تہ بندی کے تختہ جات دیکھنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ تقریباً دو ثلث حصہ دلال پور کو اور ایک ثلث سیری پلی کو دیا گیا ہے۔ لہذا امسال حال بھی دو ثلث رقبہ دلال پور کا اور ایک ثلث رقبہ سیری پلی کا شریک تہ بندی کیا جائے۔ بر بناء تجویز تحصیل مسمیان لنگا ریڈی وغیرہ رعایا دلال پور نے ضلع میں درخواست پیش کی کہ موضع دلال پور کے تالاب کے تحت

رانی رامیشرما
بنام
لنگاریڈی وغیرہ

مادہ بکر کا رقبہ ایاکٹ میں شریک ہے ۔ سیر ہنگام میں رقبہ ایاکٹ کاشت ہونے کے بعد پانی زاید ہونے کی صورت میں موضع سیری پلی مقطعہ علاقہ دوباک زیر نگرانی کورٹ کو پانی دیا جاتا ہے ۔ اس وقت تالاب میں ۲½ گز پانی موجود ہے ۔ جس سے تقریباً (مادہ بکر) زمین خصل تابی کاشت ہوسکتی ہے ۔ مگر تحصیل سے گرداور کو حکم دیا گیا ہے کہ دو ثلث اراضی موضع دلال پور اور ایک ثلث اراضی سیری پلی کی کاشت کرائی جائے ۔ مگر یہ حکم موجب نقصان سرکار ہے ۔ سنہ ۱۳۲۹ف میں تہ بندی ہوئی تھی ۔ بقدر آب صرف موضع دلال پور کے زمینات کاشت کرائے گئے تھے ۔ موضع سیری پلی کے زمینات کو پانی نہیں دیا گیا تھا ۔ پس ایسی صورت میں یہ جدید عمل صحیح نہیں ہوسکتا ۔ لہذا موضع دلال پور کے زمینات شریک تہ بندی کرنے اور موضع سیری پلی کے نمبرات شریک نہ کرنے کے لئے حکم صادر فرمایا جائے ۔ بربناء درخواست متذکرہ صدر صاحب ضلع نے تحصیل سے واقعات دریافت کیا تو تحصیلدار صاحب نے یہ جواب دیا کہ بربناء درخواست رعایا موضع سیری پلی کے پٹواری سے داخلہ طلب کر کے یہ تصفیہ کر دیا گیا کہ دلال پور کو دو ثلث اور سیری پلی کو ایک ثلث پانی دیکر تہ بندی کیجائے ۔ مگر رعایا موضع دلال پور کی یہ خواہش ہے کہ تمام پانی ان کے موضع کے لئے مخصوص رہے ۔ یہ ان کی خود غرضی ہے ۔ دونوں مواضعات بندوبست شدہ ہیں ۔ انصافاً دونوں مواضعات کے حقوق بالکل مساوی ہیں ۔ تحصیل میں رانی صاحبہ سمستان دوباک نے بھی ایک درخواست پیش کی ہے ۔ جسکی نقل مرسل ہے ۔ میری رائے میں تو از روئے انصاف وبلحاظ ایاکٹ ہر دو مواضعات کے حقوق مساوی ہیں ۔ اور رانی صاحبہ کی درخواست لائق منظوری ہے ۔ تحصیل کو ضلع سے یہ جواب دیا گیا کہ مقطعہ کو پانی دینے کا رواج ہے تو خالصہ کو دو ثلث اور ایک ثلث مقطعہ کو دیا جائے ۔ اس کے خلاف عمل ہو تو مزاحمت کرنیوالوں کا چالان عدالت ہونا پڑیگا ۔ تجویز ضلع کی ناراضی سے رانی رامیشرما نے محکمۂ ہذا میں اپیل کی ہے ۔

حکم جناب صدر المہام بہادر مال ۔

تمہید ۔ مثل دیکھی گئی ۔ مراسلہ تحصیل نشان (۱۹۴) مورخۂ ۸ بہمن سنہ ۱۳۳۳ف موسومہ ضلع وجواب ضلع نشان (۱۰۲) دورہ مورخۂ ۹ بہمن سنہ ۱۳۳۳ف قابل ملاحظہ ہیں ۔ تحصیل نے

رانی راممہترا
بنام
سنگاریڈی وغیرہ

بعد از معائنہ کاغذات و دریافت کامل یہ لکھا ہے کہ ۱۔ تالاب ارلاچرو (زیر بحث) ساؤرن یعنے موروثی سمستان کا ہے ۲۔ موضع ولال پور سیری بلی مقطعہ ہر دو کا ایاکٹ مساوی مقررہ بندوبست ہے ۳۔ ہر دو مواضعات کے نہرات بھی بلا فصل ملے ہوئے ہیں۔ اس لئے ہر دو مواضعات کا حق مساوی رہنا چاہئے۔ وغیرہ مگر رعایتاً دو ثلث ایک ثلث حصہ قائم۔ صاحب ضلع نے اس سے اتفاق مورخہ ۹ بہمن سنہ ۱۳۳۳ ف کو کیا۔ مگر تجویز زیر مرافعہ ۸ بہمن سنہ ۱۳۳۳ ف گویا ایک روز قبل کی لکھی ہے۔ مرافع کا اہم ترین عذر یہ ہے کہ تالاب موروثی مقطعہ کا ہے۔ بہ قطع نظر حقوق مقطعہ دار حسب عملدرآمد قدیم بندوبست نے موضع خالصہ اور مقطعہ کے ایاکٹ کو مساوی قرار دیا تو اوس کے خلاف تحصیل و ضلع کو ⅓ و ⅔ کا حصہ قائم کرنا درست نہیں ہے۔ عذر مرافعہ بالکل واجبی ہے۔ جب خود تحصیل جملہ حقوق مرافعہ کو تسلیم کرتی ہے۔ بلکہ ثابت بتلا رہی ہے تو امر مثبتہ کے خلاف اپنے اختیار سے موضع خالصہ کا حصہ دو چند مقرر کرنا انصاف کے سخت خلاف ہے۔ لہذا

تجویز ہوئی کہ

مرافعہ منظور۔ بروئے ایاکٹ مقرر کردہ بندوبست عمل کیا جائے۔

صیغہ مرافعہ مال

نشان مسل ۱۱۳/۴۷
بابتہ سنہ ۱۳۱ ف
مورخہ ۴ بہمن سنہ ۱۳۳۵ ف

ونکٹیش نرسنہول ۔ مرافع

بنام

سرکار عالی ۔ مرافعہ علیہ

مرافعہ۔ بصیغہ مرافعہ سزا میں زیادتی۔ عدم جواز زیادتی سزا بصیغہ مرافعہ۔

تجویز ہوئی کہ :۔

بصیغہ مرافعہ مرافع کی درخواست پر زیادہ سخت تجویز کردیا جانا

بنا راضی منفیصلہ اول تعلقدار صاحب ضلع گلبرگہ شریف مورخہ ۳۰ امرداد سنہ ۱۳۳۴ ف

ونکٹیش زسہوان (بنام) سرکارعالی

آئین انصاف کے خلاف ہے۔

واقعات یہ ہیں کہ سروے نمبر ۲۰۵/۱ موقوعہ موضع گندیلی خشکی میں تری کاشت ہونے سے دینکٹیش نرسہوان پٹہ دار پر جمعبندی ۱۳۲۷ف میں ناظم صاحب جمعبندی نے تری کا دہارہ قائم کیا۔ پٹہ دار نے ناظم جمعبندی کے تجویز کی ناراضی سے ضلع میں مرافعہ کیا۔ تعلقدار صاحب ضلع نے بعد سماعت عذرات تجویز کی کہ پٹواری کی شرح مندرجہ نمونہ نمبر ۳ ۱۳۲۷ف کے ملاحظہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس نمبر ۲۰۵/۱ میں کپاس کی کاشت ہوئی ہے۔ گرداور تری کی کاشت ہونے کی تصدیق کرتا ہے یہ ایک اہم اختلاف ہے اس کی جانچ ہونی چاہئے۔ کہ شرح گرداور صحیح ہے۔ یا شرح پٹواری تحصیلدار صاحب تعلقہ شاہ پور کو فی الفور موقع پر پہونچکر اس کی تحقیقات موضع میں کرنی چاہئے کہ فی الواقع خشکی کی کاشت ہوئی یا تری کی۔ اگر پٹواری کی شرح صحیح ہے تو گرداور کو غلط شرح نویسی کی پاداش میں سخت ترین سزا دلانے کی کارروائی تحصیلدار صاحب کو کرنا چاہئے۔ اگر گرداور کی شرح صحیح ہے تو پٹواری کو غلط شرح نویسی کی پاداش میں عبرتاً تدارک کرانے کے لئے ڈویژن میں رپورٹ کرنا چاہئے۔ رپورٹ گرداور صحیح ثابت ہونے کی صورت میں مرافعہ گذار سے محاصل تری مقررہ جمعبندی وصول کرنا چاہئے۔ مرافعہ منظور۔ تجویز تحت منسوخ حسب اشارات مندرجۂ بالا عمل ہو۔ اور تحصیل سے رپورٹ وصول ہونے پر ناظم صاحب جمعبندی مجدداً فیصلہ صادر کریں۔ اس کے بعد تحصیلدار صاحب نے تعلقدار صاحب ضلع کو جواب دیا کہ نمبر زیر مرافعہ کے متعلق صرف گرداور کی شرح نہیں ہے۔ بلکہ تحصیلدار صاحب وقت نے بھی پھانی پر بعد معائنہ موقع تری تالاب سے کاشت ہونا تجویز کیا ہے تصدیق تحصیل کا حوالہ دے کر کاغذات جمعبندی میں رقم قائم کی گئی ہے۔ جبکہ گرداور و تحصیلدار وقت نے باتفاق تری ہونے کی تصدیق کی ہے تو مزید تحقیقات کی ضرورت نہیں۔ مرافعہ گذار نے تصدیق تحصیل کی نقل پیش نہیں کی۔ اسی وجہ سے فیصلہ میں ذکر نہیں ہے۔ اگر اسپر بھی مزید تحقیقات کا حکم ہوتا ہے تو تعمیل کی جاتی ہے ضلع سے بترسیل نقل مراسلہ تحصیل ڈویژن افسر صاحب کو لکھا گیا کہ تحصیلدار صاحب

وینکٹیش نرسیہوا بنام سرکار عالی

سنے سروے نمبر ۲۰۵/۱ میں تری کاشت ہونے کی تصدیق کی ہے - چونکہ بصیغۂ اپیل تجویز جمعبندی ضلع سے منسوخ کردی گئی ہے - اس لئے بعد اطمینان مجدداً فیصلہ کیا جائے - فریق متضرر کو محکمۂ مجاز میں اپیل کا حق رہے گا - ڈویژن افسر صاحب نے یہ رائے ظاہر کی کہ سروے نمبر ۲۰۵/۱ خشکی میں تالاب کے پانی سے تری کاشت کے متعلق تحصیلدار صاحب وگرداور نے بعد معائنۂ موقع نمونہ (۳) میں شرح لکھی ہے اور معلوم ہوا کہ اس نمبر کا پٹہ دار خود پٹواری ہے - اور اوس نے پہانی میں بجائے تری کے زمین مذکور میں خشکی کاشت ہونے کی غلط شرح لکھدی - اگر تحصیلدار صاحب وگرداور کی بر وقت تنقیح نہ ہوتی تو پٹواری موضع پٹہ دار اراضی کے اس ناجائز فعل سے نقصان سرکار ہوتا - میری رائے میں گرداور او تحصیلدار کے موقعی تنقیح کے لحاظ سے بوقت جمعبندی وصول دہارہ تری کے نسبت جو تجویز ہوئی ہے - وہ نا قابل ترمیم ہے - البتہ پٹواری موضع جو زمین کا خود پٹہ دار ہے اور جس نے عمداً غلط شرح لکھی ہے - عبرتاً تدارک کے قابل ہے لہذا مسمی نرسیہواں وینکٹیش پٹواری موضع پر اس جرم کے پاداش میں (صـ) جرمانہ کیا جاتا ہے - فوراً وصول جرمانہ کے لئے تحصیل کو لکھا جائے مرافعہ گذار نے تجویز مندرجۂ بالا کی ناراضی سے ضلع میں مرافعہ پیش کیا تو تعلقدار صاحب ضلع نے فیصلہ کیا کہ پٹہ دار خود پٹواری ہے اپنے پٹہ زمین میں تری کی کاشت کر کے خشکی کی کاشت کا غلط اندراج کا غذات دیہی میں کیا تھا -

تحصیلدار صاحب وقت نے موقعی تنقیح کر کے تری کاشت کئے جانے کی تصدیق درج کردی - ناظم صاحب جمعبندی نے اوس پر تری کا دہارہ قائم کیا ضلع میں مرافعہ کیا گیا تو عہدہ داران مقامی کو اس اہم معاملہ پر توجہ دلا کر مزید تحقیق کا حکم دیا گیا تھا - ڈویژن افسر صاحب نے مکرر تجویز کی کہ دہارہ مجوزہ تری قابل ترمیم نہیں ہے - اور پٹواری اپنی ذاتی نمبر کے متعلق غلط اندراج کیا ہے - لہذا اوس پر (صـ) جرمانہ کیا جانا چاہئے اس میں شک نہیں ہے کہ کاشت تری کی تصدیق خود تحصیلدار نے بر سر موقع کردی اور ناظم صاحب جمعبندی نے دہارہ تری قائم کیا اس حد تک کسی ترمیم کی

وینکٹیش نرسیا
بنام
سرکار عالی

ضرورت نہیں ہے ۔ البتہ ذاتی نمبر کے متعلق تری کاشت کرکے جو اخفا کیا گیا اوس کے نسبت جرمانہ کی تجویز بہت ملائم و نرم سزا دی ہے ۔ بلکہ ایسا بدنیت پٹواری لائق خدمت و بھروسہ نہیں ہے ۔ لہذا حکم ہوا کہ درخواست مرافعہ خارج اور تجویز ناظم صاحب جمعبندی تا بجائے قیام دہارہ تری بحال اور بعلت غلط اندراج کاغذات سرکاری پٹواری خدمت سے موقوف کیا جائے ۔ مرافعہ گذار نے فیصلہ ضلع کی ناراضی سے صوبہ داری میں مرافعہ پیش کیا ۔ ابھی تصفیہ نہ ہونے پایا تھا کہ صوبہ داری تخفیف ہوگئی ۔ اور مثل صوبہ داری بغرض تصفیہ محکمہ ہذا میں وصول ہوئی ہے ۔

حکم جناب صدر المہام بہادر مال ۔

تمہید ۔ مثل پیش ہوئی ۔ پٹواری مرافع بغیر حاضر واقعات صاف ہیں اس لئے فیصلہ کردیا جاتا ہے ۔ سروے نمبر ۲۰۵/۱ مرافع کے پدر کے نام پٹہ ہے اور مرافع نے تری کاشت کیا ۔ مگر خشکی فصل کپاس کاشت کرنا درج کیا ۔ گرداور و تحصیلدار صاحب تنقیح کرکے کاشت تری درج کیا ہے ۔ اور جمعبندی میں تری رقم قائم کی گئی ۔ پٹواری مرافع کے مرافعہ پر یہ مقدمہ تحت میں مکرر بھیجا گیا ۔ اور اوس وقت ڈویژنل افسر کو ظاہر ہوا کہ پٹہ دار پٹواری ہے تو اوہنوں نے علاوہ رقم تری کے (صہ) جرمانہ کیا ۔ اسی تجویز کا مرافع ضلع میں ہوا تو تعلقدار صاحب ضلع نے فیصلہ تحت بحال رکھکر پٹواری کو خدمت سے علیحدہ کردیا ہے جس کا مرافعہ صوبہ داری میں ہوا ۔ بوجہ تخفیف صوبہ داری یہ مثل یہاں منتقل ہوئی ہے ۔ عذرات مرافع سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ پٹواری پدر مرافع دو سال سے معطل ہے ۔ اور منجانب سرکار گماشتہ مامور ہے ۔ اور وہی کام کررہا ہے ۔ مگر جب یہ اصلدار ہے تو ضرور اوس کی سازش سے گماشتہ نے خلاف موضع اندراج کاغذات میں کردیا ہے ۔ اس لئے اسمقدمہ میں جو جرمانہ ڈویژنل افسر صاحب نے (صہ) کا کیا ہے یہ واجبی ہے گماشتہ سرکار کے فعل کی کامل ذمہ داری جبکہ وہ منجانب سرکار ہے مرافع کے دوش پر عاید نہیں ہوسکتی ہے مرافع کا یہ بھی عذر ہے کہ اس وقت تک وہ کھیت افتادہ رکھا ہے اور اوس سے اس کا امتیاز کیا جاسکتا ہے کہ خشکی کی کاشت ہوتی تھی

ڈیکٹیشن نمبر... بنام سرکار عالی

یا تری ۔ ۱۳۲۵ف کی یہ تجویز ہے اور اب اس قدر زمانہ کے بعد عہدہ دار سرکار کی تصدیق ہو جانے کے بعد پھر تحقیقات کرانا اور کوئی مفید نتیجہ برآمد ہونا محال ہے ۔ اس لئے اس مقدمہ میں واقعات کے نظر کرتے جو فیصلہ ڈویژنل افسر نے صادر کیا ہے ۔ وہ موجہ ہے ۔ اس سے زیادہ سخت تجویز بصیغہ مرافعہ مرافع کی درخواست پر کر دیا جانا آئین انصاف کے خلاف ہے ۔ لہذا

حکم ہوا کہ

مرافعہ ترمیماً منظور ۔ رقم تری کے سواد (صہ) جرمانہ جو ڈویژنل افسر نے کیا ہے وہ بحال علیحدگی خدمت کی جو تجویز ضلع نے کی ہے وہ منسوخ ۔